e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
روزنامہ LUCKNOW
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 327 Sunday , August 30 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۲۷) لکھنؤ، بروز اتوار ۳۰-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۶-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

زیادہ شکر اور تیل والی کھانے پینے کی اشیا پر لگے گی وارننگ

نئی دہلی (ایجنسی) اگر کھانے پینے کی کسی پیکٹ بند اشیا میں نمک، شکر یا سیچوریٹڈ فیٹ کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ ہوئی تو پیکٹ پر سرخ ہیکساگون یعنی چھ کونوں والا نشان ہوگا۔ اس پر وارننگ بھی درج ہوگی۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے یہ تجویز سپریم کورٹ میں پیش کی ہے۔ اس کا مقصد ایسی غذائی اشیا کے بارے میں لوگوں کو محتاط کرنا ہے۔ FSSAI کی تجویز کے مطابق یہ وارننگ لیبل سرخ رنگ کے ہیکساگون کی شکل میں ہوگا۔ اسے پیکٹ کے سامنے والے حصے پر لگایا جائے گا۔ دراصل ”3S اینڈ آور ہیلتھ سوسائٹی“ نامی ایک پبلک چیریٹیبل ٹرسٹ نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر کے ڈبہ بند یا پیکٹ والے کھانے پر لازمی وارننگ لیبل لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس معاملے کی گزشتہ سماعت 13 اگست کو ہوئی تھی۔ اس دوران جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے قواعد بنانے میں تاخیر پر FSSAI کو پھٹکار لگائی تھی۔

سنجے سنگھ ضابطہ اخلاق معاملے کی سماعت ملتوی

سلطان پور، (یواین آئی) اتر پردیش کے سلطان پور ضلع کی ایم پی-ایم ایل اے کورٹ میں عام آدمی پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ سنجے سنگھ کے خلاف درج ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے معاملے کی سماعت ہفتہ کے روز ملتوی کر دی گئی ہے۔ عدالت سے غیر حاضر رہنے کی وجہ سے اب اس معاملے میں اگلی سماعت 7 ستمبر کو ہوگی۔ ایڈووکیٹ مدن پرتاپ سنگھ نے آج یہاں بتایا کہ سنجے سنگھ کے خلاف سلطان پور کے بندھوا کلاں تھانے میں یہ مقدمہ درج ہوا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں عدالت میں چارج شیٹ داخل کر دیا ہے اور مقدمے کی سماعت کا عمل (ٹرائل) مکمل ہو چکا ہے۔ اس دوران ضابطہِ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ 313 کے تحت ملزم سنجے سنگھ کا بیان درج کیا جانا ہے۔ یہ معاملہ 13 اپریل 2021 کو سہ سطحی پنچایت انتخابات کے دوران مثالی ضابطہِ اخلاق کی خلاف ورزی سے متعلق ہے۔

مدھیہ پردیش کے چترکوٹ میں سیلاب

300 میٹر طویل بڑا پل بہہ گیا: یوپی کے 47 اضلاع میں بارش کا الرٹ، راجستھان کے 15 اضلاع میں درجہ حرارت 35 ڈگری سے پار

چترکوٹ (ایجنسی) مدھیہ پردیش میں مسلسل بارش کی وجہ سے ستنا، چترکوٹ، ٹیکم گڑھ، چھترپور اور پنا میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ چترکوٹ میں 18 گھنٹے سے ہو رہی موسلادھار بارش کے باعث بھیانک سیلاب کی صورتحال ہے۔ مندا کنی ندی تقریباً 30 فٹ کی اونچائی پر بہہ رہی ہے۔ تیز بہاؤ میں رام گھاٹ کا 300 میٹر طویل پل بہہ گیا۔ ٹونس ہائیڈل پروجیکٹ سے پانی چھوڑے جانے سے قبل 36 گاؤں میں الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اتر پردیش، بہار سمیت ملک کی 4 ریاستوں میں شدید بارش کا الرٹ ہے۔ اتر پردیش کے 47 شہروں میں آندھی اور بارش کا امکان ہے۔ اوڈیشہ کے تین اضلاع میں 67 ہزار سے زائد افراد سیلاب سے متاثر ہیں، جبکہ محکمہ موسمیات نے ریاست کے شمالی اور ساحلی علاقوں میں 2 ستمبر تک شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے، جس سے صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ وہیں بہار میں گنگا اور گنڈک ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔ یہاں 50 ہزار سے زیادہ گھر پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ ادھر ہماچل پردیش میں 67 سڑکیں بند ہیں۔ دہرادون میں جمعہ کی دوپہر کے بعد مسلسل دو گھنٹے تک ہوئی زوردار بارش سے اہم سڑکیں پانی میں ڈوب گئیں اور شہر کے کئی حصوں میں گھٹنوں تک پانی بھر گیا۔

تاشقند میں پی ایم مودی، یانگی ازبکستان پارک میں پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا

تاشقند (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند پہنچ گئے ہیں۔ تاشقند پہنچنے پر ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف نے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم مودی کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ دونوں رہنماؤں کی ملاقات کے دوران ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان مضبوط ہوتے تعلقات کی جھلک بھی دیکھنے کو ملی۔ اپنے دورے کے دوران وزیر اعظم مودی ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف کے ساتھ وفود کی سطح پر مذاکرات کریں گے۔ دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے یہ ملاقات اہم سمجھی جا رہی ہے۔ دونوں رہنما تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، توانائی، ڈیجیٹل رابطے اور تعلیم سمیت کئی اہم امور پر بات چیت کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں یانگی ازبکستان پارک پہنچ کر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف بھی ان کے ساتھ موجود رہے۔ یانگی ازبکستان پارک ملک کے اہم اور بڑے عوامی پارکوں میں شامل ہے۔ اس کا افتتاح 31 اگست 2021 کو ازبکستان کی آزادی کی 30 ویں سالگرہ کے موقع پر کیا گیا تھا۔

دو روزہ دورہ مکمل ہونے کے بعد مسٹر مودی دوسرے مرحلے میں کرغیز جمہوریہ کے صدر، صدیر جپاروف کی دعوت پر 26 ویں ایس سی او سربراہ اجلاس میں شرکت کے لیے بشکیک کا دورہ کریں گے جو اس اہم تنظیم کے 25 سال مکمل ہونے کی علامت ہے۔ ہندوستان 2017 سے ایس سی او کا سرگرم اور تعمیری رکن رہا ہے۔ مسٹر مودی نے دو ممالک کے دورے پر روانہ ہونے سے پہلے اعتماد ظاہر کیا کہ ان کے دورے سے وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری مضبوط ہوگی۔ انہوں نے کہا، ”مجھے امید ہے کہ یہ دورہ وسطی ایشیا میں ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داریوں کو مضبوط کرے گا، خطے کے ساتھ ہمارے تہذیبی تعلقات کو گہرا کرے گا، اور امن، استحکام نیز خوشحالی کی ہماری مشترکہ تلاش کو آگے بڑھائے گا۔ یہ وہ اقدار ہیں جو دنیا کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کے مرکز میں ہیں۔ مسٹر مودی نے دونوں ملکوں کے چار روزہ دورے پر روانہ ہونے سے پہلے ہفتہ کو ایک بیان میں کہا کہ وہ صدر شوکت مرزایوف کی دعوت پر 29 اور 30 اگست کو سرکاری دورے کے لیے تاشقند میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صدر مرزایوف کے ساتھ دو طرفہ اہمیت کے مختلف امور پر بات چیت کے لیے پرجوش ہیں۔ انہوں نے کہا، ”حالیہ برسوں میں ہندوستان-ازبکستان حکمت عملی پر مبنی شراکت داری میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ میں صدر مرزایوف کے ساتھ تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل رابطے، دفاع اور توانائی کے شعبوں میں ہمارے تعاون کو مزید گہرا کرنے اور وکست بھارت اور یانگی ازبکستان کے ہمارے مشترکہ تصورات کو آگے بڑھانے پر اپنی بات چیت کا منتظر ہوں۔“ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ تاشقند اسٹیٹ یونیورسٹی آف اورینٹل اسٹڈیز میں شاستری یادگار اور مہاتما گاندھی مرکز کا بھی دورہ کریں گے، جو دونوں ملکوں کو جوڑنے والے قریبی ثقافتی اور عوام سے عوام کے تعلقات کے لیے ایک خراج عقیدت ہے۔

دہلی این سی آر میں سی این جی کی قیمت میں 3.89 روپے فی کلو کا اضافہ

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی این سی آر میں سی این جی استعمال کرنے والے لاکھوں گاڑی مالکان کو ایک بار پھر مہنگائی کا جھٹکا لگا ہے۔ اندر پرستھ گیس لمیٹڈ نے سی این جی کی قیمت میں 3.89 روپے فی کلوگرام اضافے کا اعلان کیا ہے، جس کے بعد قومی دارالحکومت میں اس کی قیمت 83.09 روپے سے بڑھ کر 86.98 روپے فی کلو ہو گئی ہے۔ نئی قیمتیں 29 اگست کی صبح 6 بجے سے نافذ ہو گئی ہیں۔ کمپنی کے مطابق عالمی مائع قدرتی گیس کی منڈی میں زبردست تیزی، مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی اور درآمدی لاگت میں اضافے کے باعث قیمت میں یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ اس اضافے کا اثر آٹو رکشا، ٹیکسی ڈرائیوروں کے ساتھ ساتھ نجی گاڑی مالکان اور عوامی نقل و حمل کے شعبے پر بھی پڑنے کا امکان ہے۔ وہیں آٹو رکشا ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ بڑھتی ہوئی ایندھن کی لاگت کا براہ راست اثر ان کی آمدنی پر پڑ رہا ہے، جبکہ مسافروں کا کرایہ تقریباً پہلے جیسا ہی ہے۔ اندر پرستھ گیس لمیٹڈ نے جمعہ کو بتایا کہ سی این جی کی قیمت میں 3.89 روپے فی کلوگرام کی نظرثانی کی گئی ہے۔ نئی قیمت نافذ ہونے کے بعد دہلی میں سی این جی کی قیمت 86.98 روپے فی کلوگرام ہو گئی ہے۔

دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک پر راہل برہم

’دلتوں کو ترقی اور عزت کے ساتھ زندگی گزارتے نہیں دیکھنا چاہتے بی جے پی-آر ایس ایس‘، کانگریس صدر کے اسٹیج کا ’شدھی کرن‘ سنگین جرم، فوری ایف آئی آر درج ہو، اپوزیشن لیڈر نے ’شدھی کرن‘ کو آئین کے خلاف قرار دیا

نئی دہلی (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ملک میں دلتوں پر بڑھتے مظالم اور توہین آمیز سلوک پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ”ملک میں 2 نظریات کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ ایک آئین کا نظریہ اور دوسرا بی جے پی-آر ایس ایس کا نظریہ۔ اس ملک میں ہزاروں سال سے دلتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ آج آئین نافذ ہونے کے بعد بھی ان کے ساتھ تشدد کیا جا رہا ہے جو غیر قانونی ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”ملک کے کئی اسکولوں میں دلت بچوں سے بیت الخلاء صاف کرایا جاتا ہے اور ان سے جھاڑو لگوائی جاتی ہے۔ دلتوں کو کنوؤں سے پانی نہیں لینے دیا جاتا، اتنا ہی نہیں چائے کی دکان پر بھی دلتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور بارات میں گھوڑے پر سوار ہونے کے معاملے پر انہیں مارا پیٹا اور دھمکایا جاتا ہے۔“

راہل گاندھی نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ”ایک دلت شخص جتنا کامیاب ہوتا ہے اس پر اتنی ہی طاقت کے ساتھ حملہ ہوتا ہے۔ یہ روزانہ کروڑوں لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔“ راہل گاندھی نے چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”ہمارے راجستھان کانگریس کے سی ایل پی ٹیکارام جولی مندر جاتے ہیں، بی جے پی کے لیڈر شدھی کرن کرتے ہیں۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں جلسۂ عام سے خطاب کرنے جاتے ہیں وہاں شدھی کرن ہوتا ہے۔ بہار کے سابق وزیر اعلیٰ جیتن رام مانجھی مندر جاتے ہیں تو وہاں بھی شدھی کرن ہوتا ہے۔“ ان کے مطابق یہ بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ کرتے ہیں اور ہندوستان کے آئین کے مطابق یہ جرم ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ ”8 اگست کو کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے کی ہلدوانی میں ریلی ہوتی ہے اور 10 اگست کو بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ ان کی تقریر کے اسٹیج کا شدھی کرن کرتے ہیں۔ اس واقعہ کے بارے میں 13 اگست کو کانگریس صدر پارلیمنٹ میں بتاتے ہیں کہ شدھی کرن کا یہ واقعہ جرم ہے۔ یہ میری اور ملک کے ہر دلت کی توہین ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر کھل کر کہتے ہیں کہ شدھی کرن کیا گیا ہے اور اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔“

راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ ”شدھی کرن ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت جرم ہے، لیکن 20 دن گزر چکے ہیں اور اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اتراکھنڈ میں جن لوگوں نے شدھی کرن کیا ہے، ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہو۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”نریندر مودی کہتے ہیں کہ وہ ہر ذات کے ہیں لیکن اتراکھنڈ میں بی جے پی کے سربراہ کہہ رہے ہیں کہ شدھی کرن کرنا درست تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم مودی حکم دیں کہ شدھی کرن کرنے والے لوگوں کے خلاف ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے۔“ ان کے مطابق آج لڑائی آئین اور بی جے پی-آر ایس ایس کے نظریے کے درمیان ہے اور ’شدھی کرن‘ کا واقعہ ان کی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ نہیں چاہتے کہ ملک کے دلت ترقی کریں، کامیاب ہوں اور عزت کے ساتھ زندگی گزاریں۔ یعنی ان کے قول و فعل میں فرق صاف طور پر نظر آتا ہے۔

دیوریا ترقی کے نئے پیمانے قائم کر رہا ہے: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے دیوریا میں 305 کروڑ روپے کی 80 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج دیوریا ترقی کے نئے پیمانے قائم کر رہا ہے۔ یہاں رابطے کی سہولیات بہتر ہو رہی ہیں۔ یہاں بائی پاس اور فلائی اوور بن رہے ہیں۔ سنگل لین سڑک کو ڈبل لین، ڈبل لین سڑک کو فور لین اور فور لین سڑک کو سکس لین میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ کمپوزٹ اسکول اور کستوربا گاندھی اسکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کے مسابقتی امتحانات کے لیے کوچنگ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ آپریشن کایاکلپ کے تحت بنیادی تعلیم کے اسکولوں کی حالت بہتر بنا کر بچوں کے روشن مستقبل کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ آج ضلع دیوریا میں سلیم پور اور بھاٹ پاررانی اسمبلی حلقوں کی 305 کروڑ روپے کی لاگت والی 80 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد منعقدہ پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے مختلف فلاحی اسکیموں کے مستحقین کو علامتی چیک، سرٹیفکیٹ، چابیاں، تقرری خطوط وغیرہ فراہم کیے۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے مختلف محکموں کی جانب سے لگائی گئی نمائش کا مشاہدہ کیا اور اسکولی بچوں کو چاکلیٹ تقسیم کی۔ پروگرام کے دوران ضلع دیوریا کے ترقیاتی سفر پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔

وزیر اعلیٰ نے بابا دُگدھیشور ناتھ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دیوریا اپنی روحانی وراثت اور ملک میں قوم پرستانہ بیداری کو آگے بڑھانے کے لیے دنیا بھر میں مشہور رہا ہے۔ دیوریا ہندوستان کی وہ سرزمین ہے جس نے غیر ملکی غلامی کے خلاف ہندوستان کی جدوجہد کو مسلسل آگے بڑھانے میں اپنا تعاون دیا۔ آزادی کے بعد جس دیوریا کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا رہا، ڈبل انجن حکومت آنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی کامیاب اور دور اندیش قیادت میں اسی دیوریا میں ترقی کے نئے پیمانے قائم ہو رہے ہیں۔

ریزرویشن تنازعہ: مودی حکومت کے 2 وزراء میں شروع ہوئی جنگ

چراغ نے مانجھی سے استعفیٰ کا کیا مطالبہ

پٹنہ (ایجنسی) ریزرویشن کے معاملے پر این ڈی اے کی 2 اتحادی پارٹیوں کے درمیان تنازعہ اب کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے اپنے ہی اتحادی اور مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی کے استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ مانجھی کی پارٹی ’ہم‘ یعنی ہندوستانی عوام مورچہ نے ریزرویشن پالیسی پر نظرثانی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے بعد دونوں لیڈران کے درمیان بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ چراغ پاسوان کا کہنا ہے کہ اگر جیتن رام مانجھی ریزرویشن میں کریمی لیئر اور ذیلی کوٹے کی بات کرتے ہیں تو انہیں پہلے خود استعفیٰ دینا چاہیے۔ انہوں نے مانجھی کے بیٹے اور بہار حکومت میں وزیر سنتوش کمار سمن کے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا۔ دراصل دونوں پارٹیاں بہار اور مرکز میں این ڈی اے کی اتحادی ہیں۔ ایسے میں 2 مرکزی وزرا کے درمیان اس طرح کا تنازعہ اتحاد میں رسہ کشی کی بحث کو بڑھا رہا ہے۔ تنازعہ کی شروعات ’ہم‘ کی جانب سے درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے ریزرویشن میں ذیلی کوٹہ دینے کے مطالبہ سے ہوئی۔ مانجھی کے بیٹے سنتوش کمار سمن نے کہا کہ ریزرویشن پر نظرثانی ضروری ہے۔ ریزرویشن کا فائدہ سب سے کمزور اور طویل عرصہ سے پسماندہ ذاتوں تک بھی پہنچنا چاہیے۔ سمن نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی ریزرویشن ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کر رہی ہے۔ بس ریزرویشن کو زیادہ منصفانہ اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ابھی ریزرویشن کا فائدہ صرف چند برادریوں تک زیادہ پہنچ رہا ہے۔ جیتن رام مانجھی بہار کے مُسہر سماج سے آتے ہیں۔ یہ دلت سماج کے سب سے پسماندہ گروپوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ’ہم‘ کا کہنا ہے کہ دلت ریزرویشن کا فائدہ پاسوان اور روی داس جیسی کچھ برادریوں کو زیادہ ملا ہے۔ دوسری جانب کئی دیگر دلت برادریاں اب بھی پیچھے ہیں۔ سنتوش کمار سمن نے دعویٰ کیا کہ ان کی مُسہر برادری سے اب تک ایک بھی شخص آئی اے ایس افسر نہیں بن پایا ہے۔ اسی بنیاد پر ’ہم‘ ریزرویشن کے اندر زیادہ کمزور برادریوں کے لیے الگ انتظام کا مطالبہ کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ریزرویشن کو لے کر موجودہ تنازعہ کی جڑ 2024 کے سپریم کورٹ کے ایک اہم فیصلے میں ہے۔ عدالت نے ریاستوں کو ایس سی اور ایس ٹی زمرے کے اندر ذیلی درجہ بندی یعنی سب کلاسیفکیشن کی اجازت دی تھی۔ اس کا مقصد ان طبقات میں سب سے زیادہ پسماندہ ذاتوں تک ریزرویشن کا فائدہ پہنچانا تھا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ میں ایک عرضی بھی داخل کی گئی ہے۔

سجن کمار کے گھر جانے پر نبین نے کمل جیت، رام ویر اور یوگیندر کی سرزنش کی، جواب طلب کیا

نئی دہلی، 29 اگست (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین نے پارٹی کے دہلی کے تین لوک سبھا اراکینِ پارلیمنٹ کمل جیت سہراوت، رام ویر سنگھ بدھوڑی اور یوگیندر چندولیا کی سرزنش کی ہے اور 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے معاملے میں قصوروار ٹھہرائے گئے کانگریس کے آنجہانی رکنِ پارلیمنٹ سجن کمار کے گھر جانے کے معاملے میں ان سے جواب طلب کیا ہے۔ پارٹی کے ذرائع سے ملی معلومات کے مطابق مسٹر نبین نے محترمہ سہراوت اور مسٹر بدھوڑی نیز چندولیا سے اس معاملے پر جواب دینے کو کہا ہے۔

قابلِ ذکر ہے کہ بی جے پی کے یہ تینوں اراکینِ پارلیمنٹ مسٹر کمار کے انتقال کے بعد ان کے گھر گئے تھے اور ان کے خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا تھا۔ نبین کی ناراضگی کمل جیت سہراوت، رام ویر سنگھ بدھوڑی اور یوگیندر چندولیا پر تھی۔ بی جے پی رہنما ایچ ایس پھولکا نے مسٹر نبین کے اس قدم کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پارٹی کے 40 سال پرانے موقف کو برقرار رکھا اور اس معاملے پر سخت موقف اپنایا۔ انہوں نے کہا، ”قیادت ایسی ہی ہونی چاہیے، نہ کہ کانگریس جیسی منافقانہ، جیسا وہ اتنے سالوں سے کرتے آ رہے ہیں۔ بی جے پی نے 40 سالوں سے اس معاملے کو اپنا مان کر لڑائی لڑی ہے۔ 1984 کے سکھ مخالف فسادات کے متاثرین کے لیے لڑنے والے اہم وکیل اور اس سال اپریل میں بی جے پی میں شامل ہوئے مسٹر پھولکا نے مسٹر سجن کمار کے گھر جانے پر محترمہ سہراوت، مسٹر بدھوڑی اور چندولیا کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے جمعہ کے روز کہا تھا، ”میں تینوں اراکینِ پارلیمنٹ سہراوت، بدھوڑی اور چندولیا کی جانب سے اجتماعی قاتل سجن کمار کے گھر جا کر اس کی موت پر تعزیت کا اظہار کرنے کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ بی جے پی نے ہمیشہ ان قصورواروں کے خلاف انصاف کی ہماری لڑائی کی حمایت کی ہے اور یہ یقینی بنانے میں ہمارا ساتھ دیا ہے کہ وہ جیل میں رہے۔

نیپال سے بہہ کر ہندوستان کی ندی میں پہنچ رہی ہیں لاشیں

کٹھمنڈو (ایجنسی) نیپال میں آئے شدید سیلاب کا اثر اب ہندوستان کی ندی میں بھی دکھائی دینے لگا ہے۔ نارائنی ندی میں سیلاب کے پانی کے ساتھ لاشیں بہہ کر مہاراج گنج تک پہنچ رہی ہیں، یہاں اب تک 4 لاشیں ملی ہیں۔ ندی میں بہہ کر آنے والی لاشوں، ملبے، لکڑیوں اور سامان کی یہ تصاویر سیلاب کی تباہی کا دردناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ نارائنی ندی میں صرف پانی نہیں بہہ رہا بلکہ سیلاب کے پانی کے ساتھ لکڑیاں، گھریلو سامان، سلنڈر سمیت کئی چیزیں بھی ہندوستان کی طرف آ رہی ہیں۔ اسی دوران راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف جوانوں کو ندی میں کچھ مشتبہ چیزیں نظر آئیں۔ قریب جا کر دیکھا گیا تو وہاں لاشیں پڑی تھیں۔ ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع خبر کے مطابق مہاراج گنج انتظامیہ نے لاشیں ملنے کی اطلاع نیپال کو بھیج دی ہے۔ شناخت سے متعلق تصاویر اور ویڈیوز بھی شیئر کی گئی ہیں۔ اب مزید کارروائی کے حوالے سے نیپال انتظامیہ کے فیصلے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ندی پر تعینات بچاؤ ٹیم مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ جیسے ہی کوئی مشتبہ چیز دکھائی دیتی ہے، جوان موقع پر پہنچ کر اس کی جانچ کرتے ہیں۔ انسانی لاش ملنے پر اسے باہر نکال کر ضروری کارروائی کے بعد مردہ خانے بھیج دیا جاتا ہے۔ سیلاب کے بعد ندی کے ساتھ بہہ کر آئے سامان کو نکالنے کے لیے کچھ لوگ اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ریسکیو ٹیم انہیں بار بار ندی سے دور رہنے کی وارننگ دے رہی ہے۔ اس کے باوجود کئی لوگ لکڑی اور دوسری چیزیں نکالنے کے لیے پانی کے قریب پہنچ جا رہے ہیں۔

’بی جے پی کتنا ہی کیچڑ پھیلا لے، اس کا کمل نہیں کھلے گا‘: اکھلیش

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ راون نے بھی اپنی بہنوں کو بی جے پی کی طرح دھوکہ نہیں دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش حکومت رکشا بندھن پر خواتین کے لیے مفت بس سواری کے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ دراصل، سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر نے ٹوئٹر پر ایک ویڈیو کلپ شیئر کیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ پریاگ راج میں ایک بس ڈپو کیچڑ سے بھرا ہوا ہے اور رکشا بندھن پر بسوں کی کمی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جمعہ کے روز ریاست بھر میں خواتین نے بسوں کے دستیاب نہ ہونے، سیٹیں خالی ہونے اور مقررہ جگہوں پر بسیں نہ رکنے کی شکایت کی۔

رکشا بندھن پر خواتین کے سفر کو آسان بنانے کے لیے، اتر پردیش حکومت نے 27 اگست کی آدھی رات سے جمعہ کی آدھی رات تک اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی تمام بسوں میں خواتین اور ایک ساتھی شخص کے لیے مفت سفر کا اعلان کیا۔ حکومت نے محکمہ ٹرانسپورٹ، پولیس اور مقامی انتظامیہ کو خواتین کے لیے ہموار اور محفوظ سفر کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی۔ ایس پی سربراہ نے کہا، ”یہاں تک کہ راون نے بھی اپنی بہنوں کو اس طرح دھوکہ نہیں دیا جس طرح وہ (بی جے پی) دیتے ہیں۔ بی جے پی اور اس کے ’ساتھی‘ (آر ایس ایس کا حوالہ دیتے ہوئے) راون سے بھی بڑے جھوٹے نکلے ہیں۔“ یادو نے کہا، ”راون نے اپنی شکل بدل کر صرف ایک بار دھوکہ دیا، جب کہ وہ (بی جے پی) اسی شکل میں رہ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں“۔ سابق وزیر اعلیٰ نے مزید کہا، ”بی جے پی اب کتنی ہی کیچڑ پھیلائے، اس کا کمل نہیں کھلے گا۔ بی جے پی جائے گی اور کبھی واپس نہیں آئے گی۔“ یادو نے اپنی پوسٹ کے ساتھ جو ویڈیو شیئر کیا ہے وہ اتر پردیش کے مختلف حصوں کی خواتین کی جانب سے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی شکایات کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مفت سفر کے اعلان کے باوجود بسیں دستیاب نہیں ہیں، سیٹیں دستیاب نہیں ہیں اور بعض بسیں مقررہ جگہوں پر نہیں رک رہی ہیں جس سے خواتین مسافروں کو مفت میں لے جانے سے روکا جا رہا ہے۔ یادو نے حکومت کے مفت بس سفر کے اعلان کو براہ راست نشانہ بنایا اور لفظ ”بس“ کے ساتھ کھیلنے کے لیے ہندی لفظ ”بے بس“ کا استعمال کیا۔ جمعہ کو ایک اور پوسٹ میں، اکھلیش یادو نے لکھا، بس بہن: رکھشا بندھن پر مفت بس کا وعدہ کرنے کے بعد، انہوں نے بس کو ہٹا دیا!

نیپال سیلاب: اب تک 626 ہلاکتوں کی ہوئی تصدیق

دو ہزار 426 لاپتہ، 84 ہندوستانیوں سمیت چار ہزار 400 سے زیادہ کو ریسکیو کیا گیا

نئی دہلی/کھٹمنڈو: نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ منیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی آر آر ایم اے) کے مطابق نیپال میں بھوٹے کوشی سیلاب سے منسلک تباہی سے مرنے والوں کی تعداد 626 تک پہنچ گئی ہے، جب کہ 2,426 لوگ لاپتہ ہیں۔ 9 اگست کو صبح دس بجے این ڈی آر آر ایم اے کی طرف سے جاری کردہ تلاش، بچاؤ اور امدادی کارروائیوں سے متعلق تازہ ترین اپ ڈیٹ کی بنیاد پر، چتوان میں سب سے زیادہ 233 لاشیں (جس میں کچھ انسانی اعضاء بھی شامل ہیں) برآمد کی گئیں۔ نوالپراسی ایسٹ میں 158 ہلاکتیں ہوئیں، اس کے بعد نواکوٹ میں 51، گورکھا میں 48، نوالپاراسی ویسٹ میں 47، دھاڈنگ میں 45، تناہون میں 31، راسووا میں 13 اور دیگر متاثرہ علاقوں میں بھی ہلاکتیں ہوئیں ہیں۔ اتھارٹی نے بتایا کہ 2,426 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ اس اعداد و شمار میں نیپال پولیس کے 27، نیپالی فوج کے 45، مسلح پولیس فورس کے 13، کسٹمز آفس کے 15 ملازمین، اور امیگریشن آفس کے چار اہلکار شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹرز (DEOCs) کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ راسووا میں 562 اور نواکوٹ میں 115 افراد لاپتہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹس سے وابستہ 933 افراد اور مکوان پور کے 65 افراد لاپتہ ہیں۔ اس آفت نے غیر ملکی شہریوں اور بیرون ملک مقیم نیپالیوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ این ڈی آر آر ایم اے نے اطلاع دی ہے کہ 517 غیر ملکی شہری اور بیرون ملک مقیم 127 نیپالی لاپتہ ہیں۔ لانگٹانگ نیشنل پارک سے بھی تین افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ اس دوران 101 زخمی افراد اسپتالوں میں زیر علاج ہیں اور زخمیوں کی مدد کے لیے سرجیکل اور میڈیکل ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ دوسری جانب نیپال کے بھوٹے کوشی اور ترشولی دریا کے علاقوں میں شدید سیلاب کے بعد مشترکہ بچاؤ اور امدادی کارروائیاں تیز ہو گئی ہیں۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ 84 ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت بچا لیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال کے مطابق، بچائے گئے افراد میں تمل ناڈو کے 21 شہری شامل ہیں جو جمعہ کو ہندوستان واپس آئے تھے، ساتھ ہی ترشولی-ون ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ پر کام کرنے والے 63 ملازمین بھی شامل ہیں۔ مزید برآں، 149 ہندوستانی شہری چین سے بحفاظت نیپال پہنچ چکے ہیں، جب کہ تقریباً 400 لوگ سرحد کے چینی جانب محفوظ ہیں، اور سفارت خانے کے اہلکاران کے انخلاء میں تعاون کر رہے ہیں۔ ٹیلی کمیونیکیشن کی بڑے پیمانے پر بندش کی وجہ سے تقریباً 320 ہندوستانی شہریوں سے رابطہ قائم نہیں کیا جا سکا ہے۔ رکشا بندھن کے موقع پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے، نیپال کے وزیر اعظم بلن شاہ نے آفت سے متاثرہ ہر شہری تک امداد پہنچانے کے لیے حکومت کے اٹل عزم کا اعادہ کیا۔ سیلاب زدہ بھوٹے کوشی ترشولی کوریڈور اور آس پاس کے علاقوں میں جاری بڑے پیمانے پر امدادی کارروائیوں کو اجاگر کرتے ہوئے، بلیندر شاہ نے ایک فیس بک پوسٹ میں بچاؤ کی کوششوں اور ہنگامی ردعمل کے مشن کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ سیکورٹی ایجنسیاں، مقامی انتظامیہ، صحت کی ٹیمیں، اور بین الاقوامی شراکت داروں نے تلاش، بچاؤ اور بحالی کی کوششوں کو تیز کرنے کے لیے فورسز میں شمولیت اختیار کی ہے۔ مجموعی طور پر 15,431 سیکورٹی اہلکار تلاش اور بچاؤ کے کاموں میں سرگرم ہیں، جن میں نیپالی فوج کے 6,755 اہلکار، نیپال پولیس کے 4,473، اور مسلح پولیس فورس نیپال کے 4,203 اہلکار شامل ہیں۔ شاہ نے کہا" ، تلاشی اور بچاؤ کی کارروائیوں کے لیے کل 15,431 سیکورٹی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ اس میں نیپال پولیس کے 4,473 اہلکار، نیپالی فوج کے 6,755، اور آرمڈ پولیس فورس نیپال کے 4,203 اہلکار شامل ہیں، جو تمام متاثرہ علاقوں میں سرگرم ہیں، بشمول رسووا اور بھوٹے کوشی-تریشولی۔" آپریشنل ٹیموں نے کامیابی سے 4,451 افراد کو ریسکیو کیا ہے۔ اس اعداد و شمار میں پھنسے ہوئے ہائیڈرو پاور ٹنل سے نکالے گئے 191 ملازمین اور دھنچے، ترشولی، تیمور اور سیابروبیسی میں 99 ہیلی کاپٹر شٹل پروازوں کے ذریعے بچائے گئے 517 افراد شامل ہیں۔ خصوصی ٹیمیں اپر ترشولی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، رسوا گڑھی ہائیڈرو پاور اسٹیشن اور سرنگوں پر مشتمل دیگر اعلی خطرے والے مقامات پر پھنسے ہوئے ملازمین کو بچانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہیں۔ حکام نے 129 غیر ملکی سیاحوں اور شہریوں کو بچایا اور ان کی شناخت کی ہے۔ وزارت خارجہ اس مقصد کے لیے ایک مخصوص ایمرجنسی کنٹرول روم چلا رہی ہے۔ راسووا سے کھٹمنڈو کو ملانے والے متبادل راستے ہلکی گاڑیوں کے لیے دوبارہ کھول دیے گئے ہیں، کھٹمنڈو-مگلنگ جیسی بڑی شاہراہوں پر یک طرفہ ٹریفک رواں دواں ہے، اور دس 70 میٹر لمبے بیلی پلوں کے لیے ہندوستان اور چین سے باضابطہ درخواستیں کی گئی ہیں۔ بلن شاہ نے کہا" ، ضروری بچاؤ اور امداد کے لیے ہندوستان، چین، اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مسلسل تال میل برقرار رکھا جا رہا ہے۔ ہیلی کاپٹر کی تعیناتی کو پرواز کی حفاظت، جغرافیائی رسائی، اور زمینی ضروریات کی بنیاد پر بہتر بنایا جا رہا ہے۔" 67.5 ملین نیپالی روپے کی رقم 15 متاثرہ مقامی علاقوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ 36 گھنٹوں کے اندر، 1.9 بلین نیپالی روپے وزیر اعظم کے ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ میں جمع کرائے گئے، اور کابینہ کے تمام اراکین نے ایک ماہ کی تنخواہ عطیہ کی ہے۔

قصرا میں فلسطینی گھر کا اسرائیلی آبادکاروں نے محاصرہ کر لیا

آبادکاروں کے حملوں میں شدت، خاندانوں کو خوراک، پانی اور دیگر بنیادی سہولیات سے محروم کر دیا گیا

رام اللہ، 29 اگست (یو این آئی) اسرائیلی فوج کی حمایت یافتہ اسرائیلی آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں نابلس کے جنوب میں واقع گاؤں قصرا میں ایک فلسطینی گھر کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ الجزیرہ کے صحافیوں کے مطابق ہفتے کے روز کم از کم چار فلسطینی گھر کے اندر محصور تھے، جبکہ آبادکاروں نے قریبی زمین کو آگ لگا دی۔ ایک زخمی شخص کو علاقے سے نکالنے اور ایمبولینسوں کو وہاں پہنچانے کے لیے رابطہ کاری جاری تھی۔ قصرا میں گزشتہ ایک ماہ کے دوران آبادکاروں کے تشدد کی مہم میں شدت آئی ہے۔ جولائی میں اسرائیلی آبادکاروں نے گاؤں کی ایک مسجد کو آگ لگا دی تھی، جبکہ 9 اگست سے قصرا کے رأس العین علاقے میں تین فلسطینی گھروں کا محاصرہ جاری ہے۔ اس دوران خاندانوں کو گھروں کے اندر محصور کر دیا گیا اور پانی، بجلی اور دیگر بنیادی ضروریات تک رسائی منقطع کر دی گئی۔ کئی ہفتوں سے اپنے گھر میں محصور ایک رہائشی لؤی ابو رائدہ نے الجزیرہ کو بتایا، "ہمیں اپنے گھروں سے آزادانہ طور پر آنے جانے کی اجازت نہیں، کوئی ہمارے لیے کھانا نہیں لا سکتا اور نہ ہی خاندان کے افراد یا دوست ہم سے ملنے آ سکتے ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ رہائشیوں کو کھانے اور دیگر ضروری سامان کے حصول کے لیے قصرا کے میئر سے رابطہ کرنا پڑتا ہے اور منظوری ملنے میں تین سے چار دن لگ سکتے ہیں۔ اسرائیلی فورسز نے علاقے کو بند فوجی زون قرار دے کر فلسطینیوں کے داخلے اور اخراج پر پابندی عائد کر دی ہے۔ قصرا کے مرکزی داخلی راستے پر ایک گیٹ بھی نصب کر دیا گیا ہے۔ گاؤں میں داخل ہونے والے فلسطینیوں کو متبادل راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں، جنہیں اکثر اسرائیلی فورسز بند کر دیتی ہیں۔ بدھ کے روز اسرائیلی فوج نے رأس العین پہاڑی کے بالائی حصے کے گرد تین نئی سڑک بندیاں قائم کر دیں، جس سے وہاں موجود گھروں کا نچلے علاقے سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ رائدہ نے محصور ہونے کی کیفیت کو "ایک ڈراؤنا خواب" قرار دیتے ہوئے کہا، "21 دن ہو گئے ہیں، ہم ٹھیک سے سو بھی نہیں سکتے۔ ہمیں رات بھر جاگنا پڑتا ہے اور سیکیورٹی کیمروں پر نظر رکھنی پڑتی ہے، کیونکہ یہ آبادکار کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں۔" مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی گھروں، کاروباری مراکز اور زرعی اراضی پر اسرائیلی فوج کی حمایت یافتہ آبادکاروں کے حملے کئی دہائیوں سے جاری ہیں، جبکہ اس علاقے میں اسرائیلی بستیوں کی توسیع بھی جاری ہے۔

امریکہ اور وینزویلا دنیا کا سب سے بڑا تیل معاہدہ پر پہنچ گئے ہیں: ٹرمپ

واشنگٹن، 29 اگست (اسپوتنک/ یو این آئی) صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ وینزویلا کے ساتھ ایک معاہدے پر پہنچ گیا ہے، جس سے وینزویلا کے 65 بلین بیرل سے زیادہ کے تیل کے ثابت شدہ ذخائر پر امریکی اکثریت کا کنٹرول حاصل ہو گیا ہے۔ صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "سچ" پر لکھا، "یہ تاریخی معاہدہ امریکہ کے تیل کے ذخائر کو دوگنا کر دے گا، ہماری تیل کی سپلائی میں نمایاں اضافہ کرے گا اور تمام امریکیوں کے لیے گیس کی قیمتوں میں نمایاں طور پر کمی آئے گی۔" وینزویلا کی عبوری صدر ڈیلسی روڈریگز نے امریکہ کے ساتھ تیل کے معاہدے کی تفصیل بتائی۔ انہوں نے صدر ٹرمپ اور سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اقدام کو آگے بڑھانے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں، جسے دوطرفہ تعلقات میں ایک سنگ میل سمجھا جاتا ہے۔ محترمہ ڈیلسی نے کہا کہ معاہدے کا مقصد نجی شعبے کی شراکت سے تیل کی پیداوار کو بڑھانا ہے۔ اس سے قبل ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ جنوری کے اوائل میں وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی حراست کے بعد سے امریکا وینزویلا کے تیل سے منافع کما رہا ہے۔

نائجر کے دارالحکومت نیامی کے کئی علاقوں میں فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں

نیامی، 29 اگست (یو این آئی) نائجر کے دارالحکومت نیامی کے کئی علاقوں میں مسلسل فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ رائٹرز کے دو عینی شاہدین کے مطابق، واقعے کی وجہ فوری طور پر واضح نہیں ہو سکی۔ ہفتے کی علی الصبح پیش آنے والا یہ واقعہ رواں سال شہر میں بڑے پیمانے پر بدامنی کا تیسرا واقعہ ہے۔ خاص طور پر بین الاقوامی ہوائی اڈے اور ایک فوجی اڈے پر مشتمل کمپلیکس میں ہونے والی اس بدامنی نے فوجی حکومت کے دور میں جاری عدم تحفظ کو نمایاں کیا ہے۔ نائجر میں فوج نے 2023 میں بغاوت کے ذریعے اقتدار سنبھالا تھا اور ملک میں امن و امان بحال کرنے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ ایک سیکورٹی ذریعے نے رائٹرز کو بتایا کہ "دہشت گردوں" نے نیامی کے دیوری ہمانی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور صدارتی محل کے گرد قائم حفاظتی حصار کو توڑنے کی کوشش کی۔ ایک مقامی رہائشی نے اے ایف پی کو بتایا کہ نیامی میں بیس 101 کے مقام پر شدید فائرنگ اور دھماکے ہو رہے تھے۔ کئی دیگر عینی شاہدین نے بھی اس اطلاع کی تصدیق کی۔ بیس 101 نیامی میں ایک اہم فوجی تنصیب ہے۔ نائجر کے مشاورتی کونسل کے رکن اور الائنس آف دی سہیل اسٹیٹس (AES) کی پارلیمنٹ کے نائب بانا واگانا ابراہیم نے فیس بک پر کہا کہ حملہ آوروں نے بیس 101 کو نشانہ بنایا تھا، تاہم سکیورٹی فورسز نے علاقے کا کنٹرول دوبارہ حاصل کر لیا۔ ابراہیم نے لکھا، "بیس 101 پر ایک اور بزدلانہ حملہ ہوا اور ایک بار پھر ہماری دفاعی اور سکیورٹی فورسز نے صورتحال پر قابو پا لیا۔" رائٹرز فوری طور پر سکیورٹی ذریعے اور ابراہیم کے دعووں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کر سکا۔ ایک دوسرے سکیورٹی ذریعے نے رائٹرز کو بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے علاقے میں تلاشی کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں اور حملہ آوروں کو "غیر مؤثر" کر دیا گیا ہے، جبکہ دیگر حملہ آور فرار ہو گئے۔ ایک دوسرے عینی شاہد کے مطابق صدارتی محل کے اطراف شدید اور مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

روس نے وسطی ایشیا اور جنوبی قفقاز کے آٹھ افراد کی روسی شہریت منسوخ کر دی

ماسکو، 29 اگست (یو این آئی)/اسپوتنک) روس کی وفاقی سکیورٹی سروس (ایف ایس بی) اور وزارت داخلہ نے قومی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والی سرگرمیوں میں ملوث وسطی ایشیا اور جنوبی قفقاز سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد کی روسی شہریت منسوخ کر دی ہے۔ ایف ایس بی نے ہفتے کے روز جاری ایک بیان میں کہا کہ ان آٹھ افراد نے ایسی سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا جو روس کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کرتی تھیں۔ ایف ایس بی کے مطابق، اسٹاوروپول خطے کے ایک رہائشی نے غیر ملکی شہریوں کے درمیان ایسی سرگرمیوں میں حصہ لیا جن کا مقصد روسی ثقافت کے بارے میں منفی تاثر اور سلاوی نسلی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف منفی رویہ پیدا کرنا تھا۔ ایک دوسرے شخص نے یوکرین میں روسی فوج کی جانب سے جاری فوجی کارروائیوں میں مسلمانوں کی شرکت پر تنقید کی اور روس میں "جہاد" شروع کرنے کے امکان پر گفتگو کی تھی۔ ایف ایس بی نے بتایا کہ تویر خطے کے تین رہائشی مختلف مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث تھے، جن میں غیر ملکی شہریوں کی جعلی رجسٹریشن کرانا بھی شامل ہے۔ چیلیابنسک خطے کے ایک رہائشی پر تھوک منڈی کے احاطے میں غیر قانونی عبادت گاہ قائم کرنے اور روس میں انتہا پسند قرار دے کر ممنوع قرار دی گئی ایک بین الاقوامی مذہبی تنظیم میں لوگوں کی شمولیت کی ترغیب دینے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ جنوبی قفقاز سے تعلق رکھنے والے دو دیگر افراد پر بین النسلی نفرت کو ہوا دینے، تارکین وطن کی برادریوں کے ارکان کو روسی پاسپورٹ ترک کرنے کی اپیل کرنے اور اپنی اپنی نسلی برادریوں میں یہ دعویٰ پھیلانے کا الزام ہے کہ روسی شہریت مبینہ طور پر قانونی حیثیت نہیں رکھتی۔ ایف ایس بی نے کہا کہ ان تمام آٹھ افراد کے خلاف کارروائی روس کی قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والی سرگرمیوں کے پیش نظر کی گئی ہے۔

امریکہ کے ساتھ جنگ کے معاشی اثرات، ایران کی غیر ملکی تجارت میں 35 فیصد کمی

پابندیوں اور بحری ناکہ بندی سے معیشت متاثر، تہران کا سفارت کاری اور دفاعی صلاحیت برقرار رکھنے پر زور

تہران، 29 اگست (یو این آئی) ایران کے رہنماؤں نے امریکہ کے ساتھ چھ ماہ سے جاری جنگ کے بڑھتے ہوئے معاشی نقصانات کا اعتراف کیا ہے۔ ایرانی صدر نے کہا ہے کہ امریکی پابندیوں اور بحری ناکہ بندی کے باعث ملک کی غیر ملکی تجارت ایک تہائی سے زیادہ کم ہو گئی ہے۔ ایرانی قیادت نے ہفتے کے روز اپنے مؤقف میں واضح کیا کہ تہران امریکی دباؤ کے سامنے نہیں جھکے گا، سفارت کاری جاری رکھے گا اور آبنائے ہرمز پر اپنے بقول کنٹرول برقرار رکھے گا۔ حکومت نے کہا ہے کہ جنگ کے معاشی اثرات سے نمٹنا اب اس کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے، جن میں مہنگائی پر قابو پانا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور بتدریج ڈالر پر انحصار کم کرنا شامل ہے۔ صدر مسعود پزشکیان نے سرکاری میڈیا کو بتایا کہ امریکی پابندیوں اور ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی کے باعث برآمدات اور درآمدات تقریباً 35 فیصد کم ہو گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود جون میں واشنگٹن کے ساتھ طے پانے والے مختصر مدت کے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) کے دوران، جب محدود مدت کے لیے تیل کی فروخت کی اجازت دی گئی تھی، ایران تقریباً 9 کروڑ بیرل تیل فروخت کرنے میں کامیاب رہا۔ سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای، جو 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے جنگ شروع کیے جانے کے بعد سے منظر عام پر نہیں آئے ہیں، نے حکومت پر زور دیا کہ وہ عوام کو درپیش مشکلات سے نمٹے۔ اس حملے میں ان کے والد آیت اللہ علی خامنہ ای ہلاک ہو گئے تھے۔ خامنہ ای سے منسوب ایک تحریری بیان میں کہا گیا "مہنگائی، بے روزگاری، قیمتوں کے انتظام اور اشیا و خدمات کی منڈی جیسے معاشی اور عوامی زندگی سے متعلق مسائل کے سلسلے سے سنجیدگی سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔" گزشتہ ماہ ایران میں سالانہ مہنگائی کی شرح 66 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ تہران کے رہائشیوں نے الجزیرہ کو بتایا کہ جنگ نے روزمرہ زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مریم نامی ایک خاتون نے کہا، "جنگ سے پہلے میں کام نہیں کرتی تھی۔ جنگ شروع ہونے کے بعد مجھے اپنے گھر کے اخراجات میں مدد کے لیے ملازمت تلاش کرنا پڑی۔ ہر چیز بہت مہنگی ہو گئی ہے۔" کھانے پینے کا کاروبار چلانے والے امید نے بتایا کہ کرایوں میں اضافے کے باعث کاروبار تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ ان کے بقول، "ہم بمشکل اپنے کارکنوں کی اجرت ادا کر پاتے ہیں۔" ایرانی حکومت نے ہفتے کے روز جاری کیے گئے ایک بیان میں سفارت کاری اور دفاع کو قومی مفادات اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے "دو تکمیلی، مربوط اور ناقابلِ تقسیم بازو" قرار دیا اور کہا کہ وہ دونوں محاذوں پر متوازن انداز میں کام جاری رکھے گی۔ تہران سے الجزیرہ کی نمائندہ سینم کوسے اوغلو نے بتایا کہ حکومت قومی اتحاد کا پیغام اجاگر کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر پزشکیان مذاکرات اور پڑوسی ممالک کے ساتھ کم محاذ آرائی پر مبنی تعلقات کے خواہاں ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خطے کا کوئی ملک دوسرے پر حکمرانی نہیں کرتا۔ دوسری جانب سپریم لیڈر نے اندرونی اتحاد اور سماجی ہم آہنگی برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم آل ثانی نے جمعرات کو تہران میں ایرانی رہنماؤں سے ملاقات کی اور آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری آمدورفت دوبارہ کھولنے کی اہمیت پر زور دیا۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مذاکرات کو "تخلیقی" قرار دیا۔ دوسری جانب ایرانی فوج نے سخت مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ دفاعی صلاحیت برقرار رکھے گی۔ ایرانی فوج کے کمانڈران چیف امیر حاتمی نے فارس نیوز ایجنسی کو بتایا کہ اگرچہ "دشمن" نے ایران کی ڈرون اور میزائل صلاحیتوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی، تاہم ایران نے اپنے میزائلوں اور ڈرونز کے ذخیرے کو "آخری لمحے تک انتہائی شدت" کے ساتھ استعمال کیا۔ قائم مقام وزیر دفاع مجید ابن رضا نے جمعہ کو کہا کہ ایران کے پاس مزید "حیرت انگیز اقدامات" موجود ہیں۔ تسنیم نیوز ایجنسی کے مطابق انہوں نے کہا، "ہر شخص، خصوصاً دشمنوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ مناسب وقت پر ایران کے ان حیرت انگیز اقدامات سے آگاہ ہو جائیں گے۔"

ایران جنگ امریکی عسکری ذخائر کو ختم کر رہی ہے، اس کی عالمی مزاحمت کو کمزور کر رہی ہے: رپورٹ

واشنگٹن، 29 اگست (یو این آئی) وال اسٹریٹ جرنل نے جمعہ کو رپورٹ کیا کہ ایران کے خلاف جنگ میں جدید اسلحے کے وسیع استعمال نے امریکی فوجی اسٹاک پائلز کو نمایاں طور پر خالی کر دیا ہے، جس سے واشنگٹن کی چین اور روس کے خطرات کو روکنے کی صلاحیت محدود ہو گئی ہے۔ عسکری منصوبہ کاروں نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ وسائل کے اس اخراج نے امریکی یورپی کمانڈ، جو پورے براعظم میں امریکی فوجی آپریشنز کی ذمہ دار شاخ ہے، کو اپنے آپریشنل منصوبوں میں ترمیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ امریکی حکام کا تخمینہ ہے کہ اگر قلیل مدت میں کوئی فوجی کارروائی ہوئی تو واشنگٹن تائیوان کے دفاع کے لیے اپنے ہنگامی منصوبے مکمل طور پر نافذ نہیں کر سکے گا، تائیوان ایک خودمختار جزیرہ ہے جس پر چین خودمختاری کا دعویٰ کرتا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ جاپان، جنوبی کوریا اور جرمنی سے فضائی دفاعی یونٹس کو مشرق وسطیٰ منتقل کرنے سے امریکی عالمی فوجی پوزیشن میں کمزور گوشے ※ پیدا ہو گئے ہیں جو برسوں میں ہی دوبارہ مضبوط بنائے جا سکیں گے۔ کچھ حکام نے دعویٰ کیا کہ یورپ میں پیک-3 پیٹریاٹ انٹرسیپٹرز اور ATACMS زمین سے زمین پر فائر کرنے والے میزائلز کے ذخائر انتہائی خطرناک سطح تک کم ہو چکے ہیں۔ مزید برآں، تھاڈ اینٹی میزائل انٹرسیپٹرز اور ڈرون مخالف نظام بھی مشرق وسطیٰ کی طرف موڑے گئے ہیں، جس سے براعظم میں دستیاب سپلائی مزید کم ہو گئی ہے۔

زمبابوے میں چرچ کے ارکان کو لے جانے والی منی بس حادثے کا شکار، کم از کم 27 افراد ہلاک

زمبابوے میں چرچ کے ارکان کو لے جانے والی منی بس حادثے کا شکار، کم از کم 27 افراد ہلاک ہرارے، 29 اگست (یو این آئی) زمبابوے کے وسطی علاقے میں چرچ کے ارکان کو لے جانے والی ایک منی بس اور مال بردار ٹرک کے درمیان سامنے سے تصادم کے نتیجے میں کم از کم 27 افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے یہ اطلاع دی۔ پولیس کے ترجمان پال نیاتھی نے ہفتے کے روز بتایا کہ حادثہ جمعہ کو تقریباً 18:30 جی ایم ٹی پر دارالحکومت ہرارے سے تقریباً 140 کلومیٹر جنوب میں چیواو کے قریب پیش آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹرک ایک دوسری گاڑی کو اوور ٹیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس دوران وہ چرچ کے ارکان کو لے جانے والی منی بس سے ٹکرا گیا۔ منی بس میں ایک معروف افریقی مسیحی فرقے کے ارکان سوار تھے، جو ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے سفر کر رہے تھے۔ سرکاری نشریاتی ادارے زیڈ بی سی نیوز نے ایک صوبائی حکومتی وزیر کے حوالے سے بتایا کہ 23 افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ دیگر زخمیوں نے مقامی اسپتال میں داخل کیے جانے کے بعد دم توڑ دیا۔ زیڈ بی سی کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری کی گئی ویڈیو میں منی بس کو مکمل طور پر تباہ اور جلے ہوئے ڈھانچے میں تبدیل دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ ٹرک سڑک کے دوسری جانب کھڑا نظر آیا۔ حادثہ سڑک کے ایک ہموار اور دور دراز حصے میں پیش آیا، جہاں سڑک کے کناروں پر کم اونچائی کی نباتات اور اس کے آگے کھلا علاقہ موجود تھا۔ یہ حادثہ زمبابوے کی سڑکوں پر ہونے والے مہلک حادثات کے سلسلے کی تازہ کڑی ہے۔ ملک کی سڑکیں کئی برسوں سے فنڈز کی کمی اور عدم توجہی کے باعث جگہ جگہ گڑھوں کا شکار ہیں۔

جج نے مبینہ 11/9 حملوں کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد کا اعترافی بیان مسترد کر دیا

نیویارک، 29 اگست (یو این آئی) امریکی فوجی عدالت کے ایک جج نے فیصلہ سنایا ہے کہ 11/9 حملوں کے مبینہ ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد کی جانب سے 2007 میں ایف بی آئی کے ایجنٹوں کے سامنے دیے گئے اعترافی بیانات کو مقدمے میں بطور ثبوت استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ بیانات رضاکارانہ طور پر نہیں دیے گئے تھے۔ یہ فیصلہ امریکی حکومت کی جانب سے خالد شیخ محمد، جنہیں کے ایس ایم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کے خلاف کئی برس سے جاری مقدمے کی کارروائی کے لیے ایک بڑا دھچکہ ہے۔ ان پر چار مسافر طیاروں کو ہائی جیک کرنے اور انہیں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون سے ٹکرانے کی سازش منظم اور ہدایت دینے میں مدد کرنے کا الزام ہے۔ 11 ستمبر 2001 کے حملوں میں تقریباً 3,000 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ فوجی جج لیفٹیننٹ کرنل مائیکل شرامانے فیصلہ دیا کہ جنوری 2007 میں گوانتانامو بے میں چار روز تک جاری رہنے والی پوچھ گچھ کے دوران خالد شیخ محمد کی جانب سے دیے گئے بیانات ان کے خلاف استعمال نہیں کیے جا سکتے۔ دی نیویارک ٹائمز کے مطابق عدالت کا حکم ابھی عوامی طور پر جاری نہیں کیا گیا، تاہم اس کے غیر خفیہ مندرجات کی تصدیق ان وکلا نے کی ہے جنہوں نے فیصلہ دیکھا ہے۔ شرامانے قرار دیا کہ خالد شیخ محمد کے ساتھ سی آئی اے کی جانب سے ماضی میں کیے گئے سلوک کے ان پر مسلسل نفسیاتی اثرات موجود تھے اور ان کے اندر یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ اگر انہوں نے تفتیش کاروں سے تعاون نہ کیا تو انہیں دوبارہ شدید بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خالد شیخ محمد کو مارچ 2003 میں پاکستان سے گرفتار کیا گیا تھا، جس کے بعد سی آئی اے نے انہیں بیرون ملک خفیہ حراستی مراکز میں رکھا، جہاں انہیں واٹر بورڈنگ سمیت سخت تفتیشی طریقوں کا نشانہ بنایا گیا۔ انہیں ستمبر 2006 میں گوانتانامو بے منتقل کیا گیا تھا۔ وہ ستمبر 2006 سے کیوبا کے گوانتانامو بے میں زیر حراست ہیں، جہاں کئی دیگر ملزمان بھی مقدمے کے انتظار میں قید ہیں۔ جج شرامانے رواں ہفتے کے اوائل میں خالد شیخ محمد اور تین دیگر ملزمان کے مقدمے کی سماعت جون 2028 میں شروع کرنے کا شیڈول مقرر کیا تھا۔ جمعہ کو جاری کیے گئے عدالتی حکم میں، جو ابھی تک عوامی طور پر جاری نہیں ہوا، شرامانے جنوری 2007 میں گوانتانامو بے میں ایف بی آئی کے ایجنٹوں سے چار روزہ پوچھ گچھ کے دوران خالد شیخ محمد کی جانب سے دیے گئے بیانات کو ناقابلِ قبول قرار دے دیا۔ ٹائمز کے مطابق شرامانے اپنے فیصلے میں لکھا، "استغاثہ شواہد کی برتری کی بنیاد پر یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ مسٹر محمد نے ایف بی آئی کو اپنے بیانات رضاکارانہ طور پر دیے تھے۔" یہ فیصلہ ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکی فوجی کمیشن خالد شیخ محمد اور 11/9 حملوں کی سازش کے تین دیگر مبینہ ملزمان کے خلاف طویل عرصے سے مؤخر مقدمے کی تیاری کر رہا ہے۔ مقدمے کی سماعت 5 جون 2028 کو کیوبا کے گوانتانامو بے میں واقع امریکی بحری اڈے پر شروع ہونے والی ہے۔ استغاثہ کو پہلے ہی خالد شیخ محمد کی گرفتاری کے بعد سی آئی اے کی تحویل میں دیے گئے بیانات کو مقدمے میں استعمال کرنے سے روک دیا گیا تھا، کیونکہ اس دوران انہیں سخت تفتیشی طریقوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جاری۔ یو این آئی۔ ع ا۔ خالد شیخ محمد کے وکلا نے بعد میں ایف بی آئی کی ایک الگ ٹیم کے سامنے دیے گئے ان کے بیانات کو بھی چیلنج کیا اور مؤقف اختیار کیا کہ سی آئی اے کی جانب سے سابقہ سلوک نے بعد میں دیے گئے اعترافی بیان کی رضاکارانہ حیثیت کو متاثر کیا تھا۔ شرامانے قرار دیا کہ سی آئی اے کے سلوک نے خالد شیخ محمد کے اندر یہ خوف پیدا کر دیا تھا کہ اگر انہوں نے تفتیش کاروں سے تعاون کرنے سے انکار کیا تو انہیں شدید بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جج نے یہ بھی قرار دیا کہ خالد شیخ محمد کو میرانڈا وارننگ نہیں دی گئی تھی، جس کے تحت انہیں خاموش رہنے کے حق سے آگاہ کیا جاتا ہے، اور انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ کسی وکیل سے بات نہیں کر سکتے۔

اگر امریکہ اسلام آباد معاہدے پر عمل کرتا ہے تو آبنائے ہرمز کھل سکتی ہے: پیزشکیان

تہران، 29 اگست (یو این آئی) صدر ایران مسعود پزشکیان نے اپنے ملک کے اندرونی اور بیرونی معاملات کا سرکاری ٹیلی ویژن پر جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ عمان کے ساتھ آبنائے ہرمز کے بارے میں کی گئی بات چیت میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ آبنائے ہرمز معاہدہ شدہ نقشے کی بنیاد پر ※ دوبارہ کھولی جا سکتی ہے۔ ایرانی صدر نے کہا، موجودہ مذاکراتی عمل میں ہرمز کے لیے ایک روڈ میپ تیار کیا گیا۔ اس روڈ میپ کو ایران کے رہنما آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے سامنے پیش کیا گیا اور پاسدارانِ انقلاب، فوجی قوتیں اور مذاکراتی ٹیم میں شامل ہمارے بھائیوں نے بھی اسے منظور کیا ※ پزشکیان نے کہا، اگر یہ راہداری اسی دائرہ کار کے تحت کھولا جائے تو امریکہ کو بھی اپنے وعدے پورے کرنے چاہییں۔ ※ انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن کو بحری محاصرے اور پابندیوں کو ختم کرنا، ایران کے منجمد اثاثے جاری کرنا اور اسرائیل پر زور ڈالنا چاہیے کہ وہ لبنان میں اپنے اقدامات روک دے۔ پزشکیان نے کہا، آبنائے ہرمز کو کھولنے کا عمل اسلام آباد مفاہمت نامہ میں بیان کردہ اور مخالف فریقین کے قبول کردہ دائرہ کار کے مطابق ہے اور اسے نافذ ہونا چاہیے۔ اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں ہمسایوں کے ساتھ تعلقات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے پزشکیان نے کہا، ہمیں اپنے محبوب اور شہید سابق رہنما آیت اللہ علی خامنہ ای کے نظریات کی بنیاد پر سفارتکاری کو مضبوط کرنا چاہیے اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہیے، اگرچہ ان تعلقات میں ہم آہنگی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پزشکیان نے کہا، ایران کے زیادہ تر ہمسائے اسلامی ممالک ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ ایک مشترکہ زبان تلاش کرنی چاہیے، اور خطے کی سلامتی کو مل کر یقین دہانی کرانی چاہیے۔

گورکھپور کی ترقی کو نئی رفتار، 170 منصوبوں کا افتتاح وسنگِ بنیاد

عوامی سہولت، خواتین ونوجوانوں کی بہبود اور روزگار پر یوگی حکومت کا زور

گورکھپور/لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ترقی کے عمل کو مسلسل آگے بڑھاتے ہوئے گورکھپور شہر کو ایک جدید، محفوظ، صاف ستھرے اور شہری سہولیات سے آراستہ شہر کے طور پر ترقی دی جارہی ہے۔ کلیان منڈپم اسی ترقیاتی عمل میں "ایز آف لیونگ" کی ایک اہم مثال ہے۔ وزیر اعلیٰ نے آج گورکھپور میں گورکھپور میونسپل کارپوریشن اور گورکھپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی 130 کروڑ روپے سے زائد لاگت کے 170 ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ وزیر اعلیٰ نے گورکھپور شہر کے راپتی نگر علاقے میں نوتعمیر شدہ کلیان منڈپم کا افتتاح کیا۔ انہوں نے پروگرام کے مقام پر شجر کاری بھی کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ راپتی نگر میں تعمیر کیا گیا کلیان منڈپم گورکھپور شہر کا چھٹا کلیان منڈپم ہے۔ کسی بھی شخص کی زندگی میں شادی، منڈن سنسکار، خاندانی اور سماجی تقریبات اہم مواقع ہوتے ہیں۔ عام اور غریب خاندانوں کے لیے مہنگے ہوٹلوں میں اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے میں کلیان منڈپم ان کے لیے ایک بہترین، آسان اور کفایتی متبادل فراہم کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس کلیان منڈپم میں ایک بڑا ہال ہے، جس میں تقریباً 300 سے 500 افراد کے بیٹھنے کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہاں ایک چھوٹا ہال، 6 اٹیچ کمرے اور ایک وسیع لان کا انتظام بھی ہے۔ کوئی بھی شہری اپنی ضرورت کے مطابق اسے بک کرا کے شادی، منڈن، میٹنگ، کانفرنس، سماجی یا ثقافتی پروگرام منعقد کرسکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تقریباً ایک دہائی قبل جس مقام پر یہ کلیان منڈپم تعمیر کیا گیا ہے، وہاں تقریباً ڈیڑھ سے دو میٹر تک گہرائی تھی۔ مٹی ڈال کر زمین کو ہموار کیا گیا اور آج اسی مقام پر شاندار کلیان منڈپم اور وسیع لان تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ مضبوط قوت ارادی اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ کسی جگہ کی کایا پلٹ کس طرح کی جا سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس کلیان منڈپم کی تعمیر کے لیے تقریباً 5.2 کروڑ روپے کی رقم ایم ایل اے فنڈ سے فراہم کی گئی، جبکہ تقریباً 70 لاکھ روپے گورکھپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے خرچ کیے ہیں۔ بابا گمبھیر ناتھ وارڈ کے ماٹھیلا، جنگل تلسی رام پچھیا، جنگل تلسی رام۔ بچھیا، مادھونگر موجہ جنگل بینی مادھو نمبر-1 اور اَرورک نگر کے نکھا وغیرہ علاقوں میں کلیان منڈپم اور کنونشن سینٹر کے طور پر سہولیات ترقی دی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شہر میں مزید 3 کلیان منڈپم زیر تعمیر ہیں اور آنے والے وقت میں کچھ نئے کلیان منڈپم کو بھی منظوری دی جائے گی۔ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ گورکھپور شہر کے ہر علاقے میں شہریوں کو ایسی آسان سہولت والی جگہیں فراہم ہوں، جہاں وہ کم خرچ میں اپنی مذہبی، سماجی اور عوامی تقریبات منعقد کرسکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اچھی حکومت آنے پر اچھے کام اسی طرح آگے بڑھتے ہیں۔ سال 2017 سے پہلے گورکھپور سمیت پورے مشرقی اتر پردیش میں انسیفلائٹس یعنی دماغی بخار کو لے کر خوف اور دہشت کا ماحول رہتا تھا۔ گورکھپور، مہاراج گنج، کشی نگر، دیوریا، سدھارتھ نگر، سنت کبیر نگر، بستی، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، گونڈا، لکھیم پور کھیری اور پیلی بھیت سمیت کئی اضلاع میں لوگ اس بات کو لے کر فکر مند رہتے تھے کہ معلوم نہیں اس بیماری کے سبب اس بار کتنے معصوم بچوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی ماں باپ کے لیے اس سے بڑا المیہ اور تکلیف دہ صورتحال کیا ہوسکتی ہے کہ ان کا بچہ کسی سنگین بیماری کا شکار ہوجائے۔ انسیفلائٹس کا مسئلہ سال 1977 سے چلا آرہا تھا۔ اس دوران مختلف حکومتوں کو موقع ملا، لیکن انسیفلائٹس کے مسئلے کے مستقل حل کے لیے مؤثر کوششیں نہیں کی گئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب وہ رکن پارلیمنٹ تھے، تب بھی انہوں نے انسیفلائٹس کے خلاف مسلسل آواز اٹھائی اور وزیر اعلیٰ بننے کے بعد واضح طور پر کہا کہ مافیا کے ساتھ ساتھ مچھر اور مچھر کے ساتھ بیماری کو بھی ختم کرنا ہوگا۔ حکومت نے صفائی، علاج، روک تھام، ویکسینیشن اور عوامی بیداری سمیت مختلف سطحوں پر مؤثر کام کیے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج مشرقی اتر پردیش میں انسیفلائٹس سے ہونے والی معصوم بچوں کی اموات پر مؤثر کنٹرول قائم ہوگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش آج مافیا سے پاک ریاست بن چکا ہے۔ جو بھی شخص قانون کو چیلنج کرے گا، اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔ ریاست میں اب تہوار اور جشن پُرامن اور جوش و خروش کے ماحول میں منائے جارہے ہیں۔ کہیں بھی فساد، انتشار، غنڈہ گردی اور بدانتظامی کا ماحول نہیں ہے۔ ہر طرف تحفظ کا ماحول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ریاست کے شہروں کی شکل وصورت بدلی ہوئی نظر آتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت خواتین کے احترام، تحفظ اور سہولت کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ رکشابندھن کے موقع پر بڑی تعداد میں بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کو اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور سٹی بسوں میں مفت سفر کی سہولت دی گئی۔ رکشابندھن کے موقع پر تقریباً 60 لاکھ بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں نے ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور سٹی بسوں سے سفر کر کے اپنے بھائیوں کی کلائی پر راکھی باندھی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب 60 سال سے زیادہ عمر کی ماؤں کو بھی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔

جامع مسجد، باغ والی مسجد میں آج جشنِ مرسلِ اعظمؐ

کربلا عظمت الدولہ میں کل جشنِ نور ☆ روضۂ کاظمین میں جلوسِ محمدی اور جشنِ امام جعفر صادق کل ☆ امام بارگاہ سید محمد تقی میں کل محفل ☆ جنت البقیع میں 3 ستمبر کو جشنِ فاطمیہ

لکھنؤ۔ جامع مسجد تحسین گنج میں اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جشنِ مرسلِ اعظم کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ جشن کا 52 واں دور ہے۔ جشن کی محفل سے مولانا مرزا جعفر عباس خطاب کریں گے۔ اس کے بعد ملک بھر سے شعرائے اہل بیت نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔ باغ والی مسجد، کشمیری محلہ میں اتوار کی رات 8:30 بجے "نورانی شام" کے عنوان سے محفل کا انعقاد کیا جائے گا۔ محفل سے مولانا رحمت حسین نقوی خطاب کریں گے۔ محفل کا آغاز قاری ولی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوگا، جبکہ نظامت قاری گلریز نقوی کریں گے۔ مولانا قمر حسن حدیثِ کسا پڑھیں گے۔

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت کی خوشی میں پیر کو وقف کربلا عظمت الدولہ بہادر، مہدی گنج میں "جشنِ نور" کے عنوان سے محفل کا انعقاد کیا جائے گا۔ جشن کے کنوینر مولانا آصف نقوی نے بتایا کہ محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوگا، جس کی سعادت قاری وفا عباس حاصل کریں گے۔ محفلِ فضائل سے مولانا رحمت حسین نقوی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شعرائے کرام بارگاہِ مولا میں نذرانۂ عقیدت پیش فرمائیں گے۔

☆ آل انڈیا شیعہ یوتھ فیڈریشن کی جانب سے پیر کو روضۂ کاظمین میں جلوسِ محمدی نکالا جائے گا اور جشنِ امام جعفر صادق منایا جائے گا۔ جشن کی محفل سے مولانا اطہر عباس صبح 10:30 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد مولانا گلریز نقوی، مولانا فیروز عباس اور مولانا رحمت حسین نقوی کی تقاریر ہوں گی۔ اس کے بعد شعرائے اہل بیت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی شان میں قصائد پیش کریں گے۔ جشن کا آغاز قاری وفا عباس کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوگا، جبکہ نظامت قاسم رضا کریں گے۔

☆ امام بارگاہ حکیم سید محمد تقی زیدی مرحوم، پاٹا نالہ میں پیر کو "جشنِ طلوعِ شمسِ رسالت" کے عنوان سے محفل کا انعقاد کیا جائے گا۔ محفل سے مولانا یاسوب عباس رات 8:30 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شعرائے اہل بیت محفل کی طے شدہ مصرع "نبی کی مدح میں شامل ثنا امام کی ہے" پر اپنا کلام پیش کریں گے۔ محفل کا اہتمام انجمن سراجِ منیر نے کیا ہے۔

☆ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی یاد میں 3 ستمبر کو جنت البقیع، سپہ بلقی اڈہ میں جشنِ فاطمیہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ جشن کی محفل سے مولانا فیض عباس مشہدی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔ جشن میں مرثیہ خواں شعرائے کرام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں اپنا کلام پیش کریں گے۔ محفل میں مولانا سید کلب جواد نقوی، امام جمعہ، کے دستِ مبارک سے شعرائے کرام کو ایوارڈ دے کران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ جشن کا آغاز مولانا سید تفسیر حسن کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوگا، جبکہ نظامت مرثیہ خواں کامل رضوی کریں گے۔ جشن میں مرثیہ خواں ڈاکٹر سید علی امام زیدی، گوہر لکھنوی، کرنل ضرار احمد، خورشید فتحپوری، صحی زیدی، کامل رضوی، فیض باقر، افسر دبیری، قاضی اسد، عون رضوی، سید کاظم ابرار رضوی، مرزا افضل دبیری، ارمان رضوی، سید زمان حیدر رضوی، قاسم رضا، معیز عباس اور علی ارحم باقر بارگاہِ شہزادی میں اپنا کلام پیش کریں گے۔ جشنِ محفل کا اہتمام فوکس لائیو نیوز گروپ ممبران کی جانب سے کیا گیا ہے۔ بعد از محفل نذرِ امامِ زمانہ علیہ السلام کا بھی اہتمام رہے گا۔

پیغمبرِ اسلام کے یومِ ولادت پر تنظیمِ ملت نے جلوسِ مدحِ صحابہ نکالنے کی اجازت کا مطالبہ کیا

لکھنؤ۔ تنظیم ملت کی ایک میٹنگ نواب اعظم علی خاں کی صدارت میں کشمیری محلہ میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی کہ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت کے موقع پر 17 ربیع الاول (31 اگست) کو امام باڑہ آصف الدولہ (بڑا امام باڑہ) میں دوپہر ایک بجے میلاد النبی منعقد کیا جائے گا، جس سے علما خطاب کریں گے۔ اس کے بعد ٹھیک 3 بجے جلوسِ مدحِ صحابہ نکال کر حضرت گنج واقع امام باڑہ شاہ نجف لے جایا جائے گا۔ جلوس کے لیے درخواست کمشنر لکھنؤ کو دی جاچکی ہے۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری پرنس اقبال مرزا نے بتایا کہ تنظیمِ ملت 1997-98 سے مسلسل مطالبہ کرتی آرہی ہے کہ جس طرح سنی برادری کو پیغمبرِ اسلام کے یومِ ولادت 12 وفات پر ایک نیا جلوس "جلوسِ مدحِ صحابہ" دیا گیا ہے، اسی طرح بھارتی آئین کی دفعات 11 اور 15 کے تحت شیعہ برادری کو بھی پیغمبرِ اسلام کے یومِ ولادت 17 ربیع الاول کو اسی طرح "جلوسِ مدحِ صحابہ" نکالنے کی اجازت دی جائے، کیونکہ شیعہ برادری پیغمبرِ اسلام کا یومِ ولادت 17 ربیع الاول کو مناتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جلوس کی اجازت کے لیے 28 برس سے احتجاج جاری ہے۔ اجلاس میں مولانا تفسیر حسین، آصف رضا، خورشید رضا فتحپوری، فیاض حیدر، انتخاب رضوی، ڈاکٹر محمد نیئر، مبارک حسین زیدی، آفتاب عالم، صادق عباس، ہاشم حسین، لاڈلے مرزا، رفیع حیدر، عباس نگار، سبطِ حسن، پرویز نیتا سمیت دیگر افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اجلاس کی نظامت سکریٹری فیاض حیدر اور ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ نیئر نے مشترکہ طور پر کی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اسی مواد کو مزید مختصر کر کے اخبار کے "شہرنامہ/مختصر خبریں" کالم کے انداز میں بھی ترتیب دے سکتا ہوں۔

وارانسی میں کرنی سینا کا احتجاج، ریزرویشن سسٹم پر نظرثانی کا مطالبہ

وارانسی، 29 اگست (یواین آئی) ریزرویشن سسٹم میں ترمیم اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یوجی سی) سے متعلق مسائل کو لے کر کرنی سینا کے کارکنوں نے ہفتہ کے روز وارانسی کے شاستری گھاٹ پر مظاہرہ کیا۔ مظاہرے کے دوران کارکنوں نے حکومت سے ریزرویشن سسٹم کا دوبارہ جائزہ لے کر ضرورت کی بنیاد پر ریزرویشن نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کرنی سینا کے پوروانچل انچارج اویناش مشرا نے کہا کہ ریزرویشن کا فائدہ صرف ذات پات کی بنیاد پر دینے کے بجائے معاشی اور سماجی ضرورت کو بھی اس کی بنیاد بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کئی اہل اور خوشحال لوگوں کو بھی ریزرویشن کا فائدہ مل رہا ہے، جبکہ واقعی ضرورت مند لوگ اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کارکنوں نے اپنے دلائل کی حمایت میں چراغ پاسوان جیسے اہل لیڈران کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ معاشی اور سماجی طور پر اہل لوگوں کو ریزرویشن کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے ریزرویشن سسٹم کا جائزہ لے کر اس کا فائدہ حقیقی ضرورت مندوں تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران کارکنوں نے یوجی سی اور ریزرویشن سے متعلق مسائل پر ملک کے مختلف حصوں میں جاری دھرنے اور مظاہروں کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے الگ الگ اضلاع میں ان مسائل کو لے کر مظاہرے کیے جارہے ہیں اور آنے والے وقت میں تحریک کو مزید وسعت دی جائے گی۔

بستی میں سڑک حادثے میں تین افراد کی موت

بستی، 29 اگست (یواین آئی) اتر پردیش کے بستی ضلع میں کلواری تھانہ علاقے کے چنگھیا گاؤں کے قریب موٹر سائیکل اور کار کے درمیان آمنے سامنے ہوئی ٹکر میں تین افراد کی موت ہوگئی ہے۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کے روز یہاں یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کلواری تھانہ علاقے کے گھوئیسا پور گاؤں کے رہائشی شہاب الدین (28)، شریف (29) اور نور عالم (26) موٹر سائیکل سے گھومنے کے لیے جارہے تھے، ابھی یہ لوگ چنگھیا گاؤں کے قریب ہی پہنچے تھے کہ سامنے سے آرہی کار سے بے قابو ہوکر ٹکرا گئے، جس سے تینوں شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ شہاب الدین اور نور عالم کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ زخمی حالت میں شریف کو مقامی لوگوں کی اطلاع پر پہنچی پولیس نے علاج کے لیے اسپتال بھیجا، لیکن راستے میں ہی اس نے بھی دم توڑ دیا۔

جشنِ صادقینؑ کا انعقاد، شعراء وعزاداروں کو 'خدمتِ عزا ایوارڈ'

لکھنؤ: دستہ خطیب الایمان، کاظمین روڈ، لکھنؤ کی جانب سے گزشتہ روز 14 ربیع الاول 1448 ہجری کو ناظر منزل-2، بنیاد باغ میں 'جشنِ صادقین علیہما السلام ومرگِ یزید' کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس پرنور محفل میں انجمن کے عہدیداران اور ممبران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محفل میں انجمن کے نامور شاعر، استاد الشعراء اعجاز زیدی اور ڈاکٹر انجم غدیری نے بارگاہِ معصومینؑ میں اپنے بہترین اشعار اور عقیدت کے پھول پیش کیے، جسے سامعین نے بے حد سراہا۔ جشن کے اختتام پر ایامِ عزا کے دوران گراں قدر خدمات انجام دینے کے اعتراف میں اہم شخصیات کو خصوصی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اعجاز زیدی، ڈاکٹر انجم غدیری اور انجمن ناصر العزا کے صاحب بیاض شاذ علی کو ان کی بے لوث خدمات پر 'خدمتِ عزا ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ پروگرام کے آخر میں ایامِ عزا کے دوران ملنے والے تبرکات کو انجمن کے تمام ممبران کے درمیان تقسیم کیا گیا۔ اس پروقار تقریب میں مومنین نے بھرپور شرکت کر کے ثوابِ دارین حاصل کیا۔

یوپی میں سوائن فلو سے پہلی موت کے بعد محکمہ صحت الرٹ، اسپتالوں کو تیار رہنے کی ہدایت

لکھنؤ: 29 اگست (پی این ایس) یوپی ہیلتھ ڈپارٹمنٹ الرٹ۔ لکھنؤ میں سوائن فلو (H1N1) سے پہلی موت کے بعد، اتر پردیش کا محکمہ صحت الرٹ ہوگیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت برجیش پاٹھک نے ریاست کے تمام 75 اضلاع کے سی ایم اوز، میڈیکل کالجوں کے پرنسپلوں اور چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ ہیلتھ بلڈنگ سے ویڈیو کانفرنس میٹنگ کی۔ میٹنگ میں ریاست میں بخار اور سانس کی بیماریوں کے بڑھتے ہوئے کیسوں کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ خاص طور پر مغربی اتر پردیش اور لکھنؤ میں مریضوں کی نگرانی اور علاج کے سلسلے میں افسران کو اہم ہدایات دی گئیں۔ محکمہ صحت نے تمام ہسپتالوں کو آئسولیشن وارڈ تیار کرنے اور اینٹی وائرل ادویات کی مناسب دستیابی کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔ او پی ڈی میں سانس کی شدید بیماریوں میں مبتلا مریضوں کا فوری ٹیسٹ کرنے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں تا کہ H1N1 انفیکشن کی بروقت نشاندہی کی جاسکے۔ محکمہ صحت مریضوں کا سراغ لگانے اور انہیں ضروری ادویات فراہم کرنے پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ ریاست میں بخار کے مریضوں میں اچانک اضافے کی روشنی میں، مریضوں کی نگرانی کی جارہی ہے، خاص طور پر مغربی اتر پردیش اور لکھنؤ میں۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور ابتدائی علامات ظاہر ہونے پر طبی مشورہ لیں۔ جمعرات کو اتر پردیش میں سوائن فلو سے پہلی موت لکھنؤ میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد محکمہ صحت نے ریاست بھر میں چوکسی بڑھا دی ہے۔ حکومت کی توجہ سانس کی شدید بیماریوں میں مبتلا مریضوں کی بروقت تشخیص اور علاج اور H1N1 مریضوں کی نگرانی پر ہے۔ محکمہ صحت نے ہسپتالوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ضروری انتظامات پہلے سے تیار رکھیں۔

مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں فارغین کو دستار فضیلت وسند

لکھنؤ 29 اگست عالمی شہرت یافتہ تجوید وقرأت کا مرکز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کا سالانہ جلسہ دستار بندی استاذ الحفاظ حافظ عبدالرّشید صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کی سرپرستی میں منعقد ہوا مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے ممتحن قاری محمد صدّیق صاحب امام وخطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ نے بتایا کہ ملک میں جہاں جہاں تجوید وقرأت کی تعلیم کا رواج ہے یہ سب دین ھے مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کی قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ حفاظ وقرّاء ہی نہیں بلکہ اکابر نامور علماء کرام امام اہل سنّت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقیؒ جیسی عظیم شخصیتیں پڑھکر نکلی ہیں اس سال بھی جن حفاظ کرام وقرّاء صاحبان کو حضرات اساتذۂ کرام استاذ الحفاظ حافظ عبدالرّشید صاحب مہتمم مدرسہ ہذا قاری محمد حزقیل، قاری سرفراز عالم، قاری محمد طہ، قاری محمد نعمان، قاری محمد جنید، قاری صغیر، قاری محمد وصفی، قاری جلیل، قاری کامل، قاری منصور، قاری جاوید عالم، حافظ شکیل، مولانا قاری محمد مبین، قاری محمد صدّیق کے دست مبارک سے دستار فضیلت وسند سے نوازا گیا ہے ان کے نام حافظ عبداللہ، حافظ عبدالرّحمان، حافظ عبداللہ، حافظ عبدالرّحمن، حافظ داؤد عابد، حافظ عبدالصّمد، حافظ محمد طہ، حافظ محمد نیاز، حافظ محمد صمد، حافظ محمد فرقان، حافظ محمد عرش، حافظ ابوطلحہ، حافظ محمد عادل، قاری محمد یوسف سبعہ، قاری محمد وصفی سبعہ، قاری محمد عامر حفص، قاری محمد نعمان، قاری عبدالرّحمن، قاری عبداللہ، قاری شاحل، قاری التمش ہیں جلسۂ دستار فضیلت میں متولّیان مدرسہ کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام موجود تھے حضرت مولانا قاری محمد صدّیق صاحب ممتحن نے بانیٔ مدرسہ عارف باللہ حضرت مولانا سید عین القضاۃؒ مولانا سید شاہ وزیر علیؒ کا اور مدرسہ عالیہ فرقانیہ کا بڑے اچّھے انداز میں تعارف کرایا فارغین طلباء اور عوام کو نصیحتوں سے نوازا جلسے کا اختتام قاری محمد عامر متولی مدرسہ ہذا کی پرمغز دعا پر ہوا۔

سچی محبتِ رسولؐ کا تقاضا اطاعت واتباع ہے: مفتی ظفر احمد قاسمی

صفدر گنج، بارہ بنکی (پریس ریلیز) صفدر گنج میں منعقد جلسۂ سیرت النبیؐ سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اتر پردیش کے ناظمِ تنظیم مفتی ظفر احمد قاسمی نے کہا کہ سچی محبت انسان کو عمل پر آمادہ کرتی ہے اور سچا عشق اطاعت وفرمانبرداری کا پابند بناتا ہے۔ مومنِ کامل کا دل محبتِ رسولؐ سے سرشار ہونا ایک لازمی اور فطری امر ہے، کیونکہ نبی کریمؐ کی محبت دنیا کے تمام رشتوں اور تعلقات سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ عشقِ رسولؐ کا پہلا مطالبہ عمل ہے۔ دنیا مسلمانوں کے کردار اور عمل ہی سے پہچانے گی کہ نبی کریمؐ کا اسوہ اور طریقہ کیا ہے اور آپؐ کے ماننے والے کیسے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارا طرزِ عمل درست اور اسوۂ نبویؐ کے مطابق نہیں ہے تو ہم حقیقی معنوں میں دنیا کے سامنے نبی کریمؐ کی تعلیمات پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مفتی ظفر احمد قاسمی نے کہا کہ صرف محبت کا دعویٰ کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے عملی ثبوت ضروری ہے۔ عمل ہی انسان کے دعوے کی سچائی کا پیمانہ ہے۔ نبی کریمؐ کی محبت دنیا وآخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے، کیونکہ جب کسی سے سچی محبت ہوجاتی ہے تو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محبتِ رسولؐ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے۔ جلسہ کی صدارت جمعیۃ علماء ضلع بارہ بنکی کے جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے کی۔ پروگرام کا آغاز قاری حسرت علی ندوی، استاذ نورالعلوم زید پور کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ بارگاہِ رسالت مآبؐ میں مولانا محمد الیاس فتحپوری، حافظ محمد اسعد صفدر گنج اور حافظ محمد ارشد صفدر گنج نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ نظامت کے فرائض حافظ محمد سعد حسان نے انجام دیے۔ جمعیۃ علماء کانپور کے دینی تعلیمی بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا انصار احمد جامعی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ رب العزت نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا حق ادا کرنا ممکن نہیں۔ پوری امت اور کائنات کے لیے سب سے بڑی نعمت نبی اکرمؐ کی تشریف آوری ہے۔

انسانیت کیلئے سب سے عظیم تحفہ حضور اکرمؐ کی ذات ہے: پیر سید محمود اشرف

لکھنؤ/ خواجہ غریب نواز یوتھ کمیٹی پرگتی وہار کلیان پور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا جس میں علماء ائمہ دانشوران اور عاشقان رسول بڑی تعداد میں شریک ہوئے محفل میں قائد ملت حضرت سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی خصوصی آمد ہوئی اس موقع پر گلاب کی پنکھڑیوں سے نعروں کی گونج میں آپ کا زبردست استقبال ہوا آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کا سب سے عظیم تحفہ اور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل رہنمائی موجود ہے دوسرا خطاب مشہور اسلامی اسکالر علامہ اشتیاق احمد قادری براؤن شریف نے کیا انہوں نے کہا کہ آج امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں کیونکہ دنیا وآخرت کی کامیابی اسی میں پوشیدہ ہے۔ محفل کا افتتاحی خطاب نوجوان عالم دین مولانا محمد سہیل اشرفی نے کیا محفل کی صدارت قاری محمد صدیق قادری امام رضا X حق مسجد ابرار نگر نے کی جبکہ قیادت مولانا مفتی محمد نسیم قادری مینیجنگ ڈائریکٹر جی این کمپیوٹر سینٹر نے فرمائی محفل کا آغاز انجینئر حافظ محمد ثاقب خان قادری کی روح پرور تلاوت قرآن پاک سے ہوا جبکہ نظامت کے فرائض مولانا نقی رضا چشتی قلندری نے بحسن وخوبی انجام دیے اس موقع پر مولانا محمد انور مصباحی مفتی ثناء المصطفیٰ امجدی انجینئر سعید احمد ڈاکٹر محمد ارشد مولانا حاجی نور محمد مولانا شمام فیضی انجینئر شعبان احمد ایڈوکیٹ ملک فیاض سمیت دیگر معزز علماء، دانشوران اور عاشقان رسول موجود رہے آخر میں ملک و ملت کی سلامتی امن و بھائی چارے اور عالم اسلام کی ترقی وخوشحالی کے لیے خصوصی دعا کی گئی پروگرام کے انعقاد میں شمس الدین، جمال الدین سرفراز ناصر فیروز شفاعت حسین ودیگر ممبران کے جی این یوتھ کمیٹی کا اہم کردار رہا پروگرام کا اختتام صلوۃ وسلام اور تقسیم تبرک پر ہوا

بٹلر پیلس سیشن ہاؤس سے حضرت گنج تک سائیکل ریلی

لکھنؤ، 29 اگست۔ ماحولیاتی تحفظ اور صحت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، لکھنؤ نے آج دارالحکومت میں عدالتی افسران کے لیے ایک عظیم الشان سائیکل ریلی کا انعقاد کیا۔ یہ ریلی لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ جج/ اے ڈی جے انچارج نیتو پاٹھک کی قیادت میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ نکالی گئی۔ ہفتہ کو نکالی گئی ریلی کا آغاز سیشن ہاؤس بٹلر پیلس سے ہوا۔ قائم مقام ڈسٹرکٹ جج نیتو پاٹھک نے ریلی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا، جس کے بعد تمام عدالتی افسران نے سائیکل پر حضرت گنج اور پریوتن چوک سے ہوتے ہوئے ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس پہنچے۔ ریلی کے دوران افسران نے بینر اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر "ماحول بچاؤ - زندگی بچاؤ" اور "کلین انڈیا، صحت مند ہندوستان" جیسے نعرے درج تھے۔ شام کو، عدالتی اوقات ختم ہونے کے بعد، ریلی شام 5 بجے ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس سے سیشن ہاؤس کے لیے روانہ ہوئی۔ واپسی کے راستے پر عوام نے جوڈیشل افسران کی کاوشوں کی ستائش کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انچارج ڈسٹرکٹ جج نیتو پاٹھک نے کہا کہ مصروف شیڈول کے باوجود سائیکل چلانا صحت کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ مزید برآں، ہم سب کو اپنی عوامی اور ذاتی زندگی میں ایسی چھوٹی چھوٹی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آلودگی کو کم کیا جاسکے اور آنے والی نسلوں کو صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جاسکے۔

کاشی میں سوائن فلو کے حوالے سے محکمہ صحت الرٹ، ہدایات جاری

وارانسی، 29 اگست (یواین آئی) سوائن فلو (انفلوئنزا-اے/ ایچ 1 این 1) کی روک تھام اور عام لوگوں کو بیماری کے بارے میں بیدار کرنے کے مقصد سے چیف میڈیکل افسر (سی ایم او) ڈاکٹر این پی سنگھ نے محکمہ صحت کے حکام کو ضروری ہدایات جاری کی ہیں۔ ڈاکٹر سنگھ نے ضلع سطح کے اسپتالوں کے ساتھ ساتھ تمام کمیونٹی ہیلتھ سینٹرز پر ضروری بیڈز محفوظ رکھنے اور سوائن فلو کے علاج میں استعمال ہونے والی ضروری ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوائن فلو سانس کا ایک متعدی مرض ہے، جو متاثرہ شخص کے کھانسنے، چھینکنے یا بولنے کے دوران نکلنے والی قطرات کے رابطے میں آنے سے پھیل سکتا ہے۔ بخار، کھانسی، گلے میں خراش، ناک کا بہنا یا بند ہونا، دردِ سر، جسم اور پٹھوں میں درد، شدید تھکاوٹ اور کمزوری اس کی اہم علامتیں ہیں۔ کچھ معاملات میں الٹی یا دست کی شکایت بھی ہوسکتی ہے۔

امیٹھی میں جی این ایم طالبہ کی مشتبہ حالت میں موت کا معاملہ

پرنسپل اور وارڈن کے خلاف مقدمہ درج، بیٹی کو مار ڈالا، ماں کا دعویٰ

امیٹھی: 29 اگست (پی این ایس) اندرا گاندھی اسکول اینڈ کالج آف نرسنگ میں جی این ایم کے تیسرے سال کی طالبہ کی موت کے معاملے میں بڑا موڑ آیا ہے۔ طالب علم کی ماں کی شکایت پر اسکول کے پرنسپل اور وارڈن کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے مزید تفتیش اور قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ماں کا الزام ہے کہ اس کی بیٹی کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور پھر قتل کر دیا گیا۔ منشی گنج تھانہ علاقے کے اندرا گاندھی اسکول اینڈ کالج آف نرسنگ ہاسٹل میں جمعہ کو جی این ایم کورس کرنے والی طالبہ کی لاش اس کے کمرے میں ملی۔ سلطان پور ضلع کے بلدیرائی تھانہ علاقے کے سدولہ پور کی رہنے والی متاثرہ لڑکی کی ماں نے منشی گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کراتے ہوئے الزام لگایا کہ اس کی بیٹی اندرا گاندھی اسکول اینڈ کالج آف نرسنگ میں جی این ایم تیسرے سال کی طالبہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کو فون پر بات کی۔ میری بیٹی نے کہا تھا کہ ہم راکھی کے تہوار پر نہیں آئیں گے۔

اودھ نامہ

نئی اصطلاح کی اختراع اور اس کی معنویت

ہمارے ملک کا بچہ بچہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ ہمارا ملک 15 / اگست 1947 کو آزاد ہوا تھا اور 26 / جنوری 1950 کو ہمارا اپنا آئین نافذ ہو گیا تھا۔ اور یہ دونوں ایسے دن ہیں کہ جب ہمارے ملک کے وزیر اعظم قوم سے خطاب کرتے ہیں چنانچہ اسی روایت کا احترام کرتے ہوئے اور پاس رکھتے ہوئے ہمارے ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی جی گزشتہ 15 اگست 2026 کو دہلی کے لال قلعے کی فصیل سے خطاب کرتے ہوئے ایک نیا تحفہ دیا۔ یہ تحفہ کوئی ایسا تحفہ نہیں تھا کہ جس سے ملک یا ملک کے شہیروں کو کسی قسم کی کوئی دولت یا کسی قسم کی کوئی بڑی سہولت دے دی گئی ہو بلکہ یہ تحفہ تھا زبان کا یعنی اس دن وزیر اعظم نے پوری قوم کو ایک نیا فقرہ عطا فرمایا / اور وہ فقرہ تھا "دماغی نکسلی"۔ اور اس سے پہلے کہ قوم اسا فقرے کی گہرائی اور گیرائی میں کھو جاتی اور نئے معانی تلاش کرنے کی کوشش کرتی۔ انھوں نے خود ہی اس کی وضاحت بھی کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ملک نے جنگلوں میں ہتھیار اٹھانے والے نکسلیوں کے خلاف ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن 'دماغی نکسلیوں' کی ذہنیت سے ملک کو آزاد کرنے اور انہیں پہچان کر الگ تھلگ کرنے کی ضرورت ہے، ہمارے ذہن میں اسی وقت سے راحت اندوری کا شعر گھومنے لگا جس میں انھوں نے بھی ایک اختراع سے کام لیا تھا اور خود ہی اس اختراع کی وضاحت بھی کر دی تھی شعر یوں تھا:-

یہ لوگ پاؤں نہیں ذہن سے اپاہج ہیں ☆ ادھر چلیں گے جدھر رہنما چلاتا ہے

اپنے جائز مطالبات کو حزب اقتدار سے منوانے کا جمہوری طریقہ یہی ہے کہ پُر امن احتجاجی مظاہرہ کیا جائے یا مذاکرات کے لیے دونوں فریق آمنے سامنے میز پر بیٹھیں، ایک دوسرے کی شکایتوں کو غور اور صبر کے ساتھ سنیں اور عملی حل نکالیں۔ ایسا نہ ہونے پر استحصال زدہ طبقے کے آخری راستے کے طور پر تشدد کی راہ اختیار کرنے کی دلیل دی جاتی ہے۔ کیا آج ایسے حالات ہیں؟ ایسا تو نہیں لگتا۔ پھر اپنے آپ کو بیدار، ذمے دار اور خبردار ظاہر کرنے کے چکر میں تشدد کی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور کیا یہ بھی ایک عجیب بات نہیں کہ "دماغی نکسلیوں" کو ملک کے مین اسٹریم میں لانے کے بجائے انہیں پہچاننے اور الگ تھلگ کرنے کی بات کہی گئی ہے؟

نکسلی ازم کو سمجھنے کے لیے ہمیں تاریخ کے اوراق کھنگالنے ہوں گے۔ تبھی آپ کو پتہ چلے گا کہ گزشتہ صدی کی 60 اور 70 کی دہائیاں نوجوانوں کے کھڑے ہونے کا دور ہیں۔ ہندی سڑکوں پر آ جاتی ہے۔ زبان کی یہ تحریک میکالے کی اس تعلیمی پالیسی کی مخالفت بھی تھی۔ جو ہندوستان میں عوامی بہبود کے بجائے اقتدار کی گرفت مضبوط رکھنے کے لیے ذہنوں کی تشکیل کر رہی تھی۔ انگریزی محض ایک زبان نہ رہ کر حکم اور اقتدار کی زبان بن گئی تھی اور ملک کی دیگر زبانوں کے ساتھ نوکرانی کا سا سلوک کیا جا رہا تھا۔ جنوبی ہندوستان میں ہندی زبان تھوپے جانے کے خلاف آواز بلند ہوتی ہے۔ اگرچہ جنوب کی یہ مخالفت لاعلمی کے سبب ابھری تھی، شمالی ہندوستان کی زبان کی تحریک کا مقصد ملک کی کسی زبان کو دبا کر اس پر تھوپنے کا نہیں تھا، بلکہ اس کے پس پشت سہ لسانی فارمولے کا تصور سامنے رکھا گیا تھا۔ اسی دوران مغربی بنگال کے ضلع دارجلنگ کے شمالی حصے میں، زمین کی تقسیم کے سوال پر تشدد ہوتا ہے۔ یہ مسلح بغاوت محض غربت کے خلاف نہیں، عدمِ مساوات کے خلاف بھی تھی۔ اس عدم مساوات کے خلاف جب کسانوں اور مزدوروں نے حکومت سے شکایت کی تو ان کی آواز نہیں سنی گئی۔ کمیونسٹوں کو ایک موقع مل گیا کہ اس مسئلے کو گاندھی کے راستے کے بجائے مارکسی، پُر تشدد انقلاب کے ذریعے حل کرنے کی راہ اختیار کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کر دیا کہ اب ان کے پاس تشدد کے سوا کوئی راستہ نہیں بچا۔ اس واقعے نے تحریک کو مزید بھڑکا دیا اور بنگال میں پہلی نکسلی تحریک نے زور پکڑ لیا۔ جس مسئلے کو حل کرنے میں صوبے کی اس وقت کی حکومت ناکام رہی، مرکزی حکومتوں نے بعد میں مسلسل اس کا حل تلاش کیا۔ نکسلی تشدد سے لڑنے اور مکالمے، دونوں راستے کھولنے کی کوشش کی گئی۔ دھیرے دھیرے نکسلیوں کی پُر تشدد تحریک قابو میں آئی، گو کہ اس تشدد سے دونوں فریقوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ نکسلباری کی ابتدائی مسلح بغاوت چند ماہ میں دبا دی گئی، لیکن اس کے نظریاتی اثرات ملک کے مختلف حصوں میں پھیلتے چلے گئے۔ آج جانے انجانے نوجوانوں کی تحریکوں اور ایک ساری نسل کو بدنام کرنے کی غرض سے انہیں "دماغی نکسلی" قرار دیا جا رہا ہے۔ مخالفین کا خیال ہے کہ موجودہ این ڈی اے حکومت کے دورِ اقتدار میں جتنی بھی عوامی تحریکیں ہوئیں، ان میں شروع ہی سے مکالمے کے خلاف رویہ اپنایا جاتا رہا ہے۔ بس ان کو ایک نام دے دیا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں، تحریک چلانے والوں کو پست کرنے کے لیے اذیت، جیل اور پولیس کی بے رحمی کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔ لیکن ساری زیادتیوں میں سیاسی قیادت کا براہِ راست کردار نہیں ہوتا۔ دراصل پولیس اور سلامتی کے اہلکار اپنے حاکموں کو خوش کرنے کے لیے بعض اوقات حد سے تجاوز بھی کرتے ہیں۔ ہاں، یہ سچ ہے کہ ہر حکومت مخالف شخص، دانشور یا حزبِ اختلاف کے لیڈر کو "دماغی نکسلی" نہیں کہنا چاہیے۔ جمہوریت میں حکومت کی تنقید شہریوں کا اختیار ہے۔ اس لیے "دماغی نکسلی" کے فقرے کا استعمال بھی سنجیدہ، مدلل اور واضح حوالے سے ہونا چاہیے۔ محض سیاسی عدمِ اتفاق کو نکسلی قرار دینا جمہوری نظام کو کمزور کرے گا۔

الہ آباد ہائی کورٹ کا حجاب مخالف فیصلہ

معصوم مرادآبادی

الہ آباد ہائی کورٹ نے حال ہی میں ایک مسلم طالبہ کی عرضی پر حجاب مخالف جو فیصلہ صادر کیا ہے، اس سے مسلم حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ ان طالبات کا ہے جو حجاب پہن کر اسکول جاتی ہیں اور بچپن سے اس کی پیروی کرتی رہی ہیں، مگر ہائی کورٹ نے یہ کہہ کر حجاب پر ہی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ یہ اسلام کا لازمی حصہ نہیں ہے۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کسی فرقہ کی مذہبی رسومات کے بارے میں فیصلہ کرنا عدالتوں کا کام ہے یا پھر یہ ان علمائے کرام کی ذمہ داری ہے جو مذہبی امور کی مکمل جانکاری رکھتے ہیں۔ اگر اس طرح عدالتیں مذہبی امور میں مداخلت کرتی رہیں تو پھر ان دستوری تحفظات کا کیا ہوگا جن کی گارنٹی اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے سے متعلق دی گئی ہے۔ دستور کی دفعہ 19 اور 25 میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ اس ملک کی اقلیتیں اپنے مذہب پر عمل آوری کے لیے مکمل طور پر آزاد ہیں۔ سبھی جانتے ہیں پردہ اور حجاب اسلام کا لازمی حصہ ہے اور اسلام میں اس کی مسلسل وعیدیں موجود ہیں۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک مسلم طالبہ کو اسکول میں حجاب پہننے کی اجازت دینے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا ہے کہ حجاب پہننا اسلام کا لازمی حصہ نہیں ہے اور اسکول کو اپنا یونیفارم کوڈ لاگو کرنے کا مکمل اختیار ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ الہ آباد کے ٹیگور پبلک اسکول کی گیارہویں کلاس کی طالبہ سکینہ رضوی کی اس عرضی پر دیا ہے جس میں اس نے اپنی اسکول یونیفارم کے ساتھ حجاب پہننے کی اجازت طلب کی تھی۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ عدالت نے اسکولی طالبات کے حجاب پہننے کے خلاف رولنگ دی ہے۔ اس سے پہلے یہ مسئلہ جنوبی ہند کی ریاست کرناٹک میں اس وقت کھڑا ہوا تھا جب ایک طالبہ کی عرضی پر کرناٹک ہائی کورٹ نے ایسا ہی فیصلہ صادر کیا تھا۔ بعد کو یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا اور وہاں دو ججوں کی بنچ نے اس معاملے میں منقسم فیصلہ صادر کیا۔ یعنی ایک جج نے حجاب کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ دوسرے جج نے اس کے خلاف رائے دی۔ اس کے بعد حجاب کے معاملے کو سپریم کورٹ کی ایک بڑی بنچ کے حوالے کر دیا گیا، جس پر ابھی فیصلہ آنا باقی ہے۔

یہ معاملہ 2022 سے سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے اور اس نے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ صادر نہیں کیا ہے۔ اس دوران الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے پر شدید ردعمل سامنے آنا شروع ہو گیا ہے۔ ایک طرف جہاں مجلس اتحاد المسلمین کے صدر بیرسٹر اسدالدین اویسی نے اسے اسلامی شریعت میں مداخلت قرار دیتے ہوئے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تو وہیں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن مولانا خالد رشید فرنگی محلی کا کہنا ہے کہ "اس میں کسی کو کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ حجاب اور اسکارف مسلمانوں کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ "قرآن حجاب اور پردے کا حکم دیتا ہے۔ اس لیے یہ کہنا سراسر ناانصافی ہے کہ حجاب اسلام کا اٹوٹ حصہ نہیں ہے۔" مسلم پرسنل لاء بورڈ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔

یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ آخر ملک میں بار بار اسلامی شعائر اور مذہبی رسومات پر سوال کیوں کھڑے کئے جاتے ہیں؟ جب کہ دستور اس ملک کی اقلیتوں کو اپنی مذہبی رسومات اور عقائد پر عمل کی اجازت فراہم کرتا ہے تو عدالتیں اس میں رخنہ اندازی کیوں کرتی ہیں۔ دستور میں اس بات کو بہت صراحت سے بیان کیا گیا ہے کہ اس ملک کی اقلیتیں نہ صرف یہ کہ اپنے مذہب پر عمل کرنے کے لیے پوری طرح آزاد ہیں بلکہ انھیں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی بھی آزادی حاصل ہے۔ لیکن 2014 کے بعد جب سے ملک میں بی جے پی اقتدار میں آئی ہے مسلمانوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ تو کجا خود اپنی مذہبی رسومات پر عمل آوری کی بھی اجازت نہیں دی جا رہی ہے اور اس میں اڑچنیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ اس کی سب سے تازہ مثال حجاب کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ کا تازہ فیصلہ ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے حجاب سے متعلق اسلامی تعلیمات کی تشریح کر کے وہ کام اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی ہے جو مذہبی رہنماؤں کے لیے مخصوص ہے۔ عدالتیں اس بات کی قطعی مجاز نہیں ہیں کہ وہ مذہبی تعلیمات کی تشریح کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے گیارہویں کلاس کی طالبہ سکینہ رضوی کی عرضی پر جو فیصلہ صادر کیا ہے، وہ دراصل 2022 میں کرناٹک ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے فیصلے کی نقل ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کرناٹک ہائی کورٹ نے بھی تمام دلائل کو رد کرتے ہوئے حجاب کو اسلام کا جز ماننے سے انکار کر دیا تھا اور اب الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں بھی وہی بات دوہرائی ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ پردہ اور حجاب اسلام کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہے اور بیشتر مسلم خواتین اس پر عمل پیرا ہیں۔ محض ان خواتین کو دلیل نہیں مانا جا سکتا جو حجاب نہیں پہنتیں اور بے پردہ رہنا پسند کرتی ہیں۔ بے پردہ خواتین کو دلیل بنا کر ان باپردہ خواتین کو ہراساں نہیں کیا جا سکتا جو اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ سکینہ رضوی چھٹی کلاس سے الہ آباد کے ٹیگور اسکول کی طالبہ ہے اور اس نے چھٹی سے دسویں تک اسکول یونیفارم کے ساتھ حجاب پہنا، لیکن جب وہ گیارہویں کلاس میں آئی تو اس پر اسکول انتظامیہ نے یہ پابندی عائد کر دی کہ وہ حجاب یا ہیڈ اسکارف پہن کر اسکول نہیں آئے گی لہٰذا سکینہ رضوی نے اس معاملے کو مذہبی آزادی کی دفعہ 25 کے تحت عدالت میں چیلنج کیا اور عدالت نے اس کی دلیل ماننے سے انکار کر دیا۔ اس معاملے میں سرکاری وکیل گریش کمار ترپاٹھی کا کہنا تھا کہ 'اسکول نجی، غیر امداد یافتہ ادارہ ہے اور یونیفارم طے کرنا اس کی پالیسی کا حصہ ہے۔'

عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ "پہلے حجاب نہ پہننے پر اعتراض نہ ہونے سے اسے پہننے کا مستقل حق نہیں مانا جا سکتا۔" عدالت نے کہا کہ "یکساں اور تفریق سے پاک یونیفارم برابری، ڈسپلن اور مذہبی طور پر غیر جانبدارانہ ماحول کو بڑھاوا دیتی ہے۔' عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں کرناٹک ہائی کورٹ کے اس فیصلے کا ذکر کیا جس میں اسکولوں میں حجاب کو لازمی مذہبی رسم تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ طالبہ نے اسکول یونیفارم پہننے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور وہ اسکول کی طے شدہ ڈریس پہن کر اسکول آتی رہی۔ صرف اس نے اپنے سر کو حجاب سے ڈھانپا۔ اس کے باوجود اس پر اسکول کی یونیفارم سے انحراف کا الزام عائد کیا گیا، جو کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس جے جے منیر اور جسٹس اندر جیت شکلا کی بنچ نے طالبہ کی عرضی خارج کرتے ہوئے کہا کہ "طالبہ ایسا کوئی ثبوت یا مذہبی حوالہ پیش نہیں کر سکی، جس سے ثابت ہو کہ حجاب یا ہیڈ اسکارف پہننا اسلام کا لازمی جز ہے۔' 'عدالت نے یہ بھی کہا کہ "محض دعویٰ کرنے سے دفعہ 25 کے تحت حق نہیں مل سکتا۔" یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ جب سبھی کو یہ بات معلوم ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں میں حجاب پہننے کی روایت صدیوں سے چلی آ رہی ہے اور اس پر کسی نے کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا تو آج اس کو ایک مسئلہ بنا کر کیوں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کا جواب صاف ہے ملک کے بدلے ہوئے سیاسی ماحول میں ایک فاشسٹ گروہ مسلمانوں کی ہر چیز پر اعتراض کرتا ہے اور ان کے مذہبی امور میں اڑچنیں پیدا کرتا ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے عدالتی نظام کا ایک حصہ بھی اس سے متاثر نظر آتا ہے۔

گزشتہ ہفتہ اپوزیشن رہنما راہل گاندھی نے مہاراشٹر کے شہر پونا میں خواتین کا ایک بڑا پروگرام منعقد کیا تھا۔ وہاں ایک باحجاب مسلم دوشیزہ نے ان سے پوچھا کہ "اگر آپ وزیر اعظم بنے تو کیا آپ اس نظریہ کی حمایت کریں گے کہ ایک خاتون حجاب یا ابایا پہن کر خود کو آزاد و محفوظ نہیں کرتی؟" اس سوال کا جواب دیتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "کوئی خاتون کیا پہننا چاہتی ہے، یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ وہ حجاب پہننا چاہتی یا ابایا یہ اس کی مرضی ہے اور اسے اس کی اجازت ہونی چاہئے۔"

masoom.moradabadi@gmail.com

موہن بھاگوت: الٹی ہوگئی سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

ڈاکٹر سلیم خان

اپریل 2024 میں انتخابی مہم کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی ہندو عوام کو منگل سوتر سے لے بھینس اور پانی کی ٹونٹی تک کے چھن جانے سے ڈرا رہے تھے اور بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے انڈین ایکسپریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کھلے عام کہہ دیا تھا کہ 'اب ہم بالغ ہو گئے ہیں اس لیے ہمیں سنگھ کی حمایت درکار نہیں ہے'۔ اس وقت راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو احساس ہو گیا کہ اب ان کا بیڑہ غرق ہونے والا ہے اور بہت جلد اپنے 'اچھے دن جانے والے ہیں'۔ اس لیے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے یہ اعلان کر دیا کہ تنظیم کے صد سالہ سال (2026 / 2025-1925) کے آغاز پر 100 سال مکمل ہونے کا کوئی بڑا جشن نہیں منایا جائے گا۔ ڈاکٹر موہن بھاگوت کے مطابق چونکہ "ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے اس لیے اس کی ضرورت نہیں"۔ انہوں نے اپنے رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ صد سالہ سال کو ایک تہوار یا جشن کی طرح نہیں منایا جانا چاہیے۔ ان کا ماننا ہے کہ تنظیم کا مقصد محض وقت یا سنگ میل کو یادگار بنانا نہیں، بلکہ اپنے طے شدہ مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ ڈاکٹر بھاگوت نے اعتراف کیا تھا کہ تنظیم کا بنیادی مقصد ایک متحد، مضبوط اور نظم و ضبط کا پابند معاشرہ تشکیل دینا ہے۔ جب تک معاشرے میں تفریق، اونچ نیچ اور کمزوریاں موجود ہیں، تب تک سنگھ کا کام ادھورا ہے۔ اس لیے کامیابی کا موازنہ سالوں سے کرنے کے بجائے زمینی تبدیلیوں سے کیا جانا چاہیے۔

ڈاکٹر موہن بھاگوت کمال حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے معروضی بات کہی تھی۔ لاکھ چشم پوشی کے باوجود ہندوستانی سماج میں تفریق امتیاز کی کھائی بہت گہری ہے۔ مسلمانوں، عیسائیوں اور اشتراکیوں کو ذلیل و رسوا کرنا تو خیر سنگھ کے بنیادی عقیدے کا تقاضہ ہے۔ اسی لیے کرنل صوفیہ قریشی کی تضحیک کرنے والے وجئے شاہ کو بچانے کے لیے ان کے خلاف فیصلہ کرنے والے ہائی کورٹ کے جج اتل سریدھرن کا تبادلہ کروا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب سپریم کورٹ تفتیش کے لیے ایس آئی ٹی قائم کرنے کا حکم دیتا ہے تو بی جے پی کی صوبائی حکومت اس کی نافرمانی کرتے ہوئے تشکیل کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ بھید بھاو کی ایک انتہا ہے مگر ہندو معاشرے کے اندر بھی دلت دولہے کو گھوڑے سے اتار دینا، قبائلی کے سر پر پیشاب کر کے ویڈیو بنانا اور پھیلانا، دلت لڑکی کی عصمت دری کے خلاف احتجاج کرنے والے کسان رہنماؤں کو میرٹھ میں پولیس تھانے کے اندر مار پیٹ کا ننگا ناچ نچانا، اپنے طلبا اور نوجوانوں پر جنتر منتر میں لاٹھی برسانا، بہار میں اے کے 47 سے ڈرانا دھمکانا، اولین شہری دروپدی مرمو تک کو نہ صرف رام مندر سے دور رکھنا بلکہ دہلی میں جگناتھ مندر کے اندرونی حصے میں داخل ہونے سے روک دینا اور ہلدوانی میں کانگریس کے صدر ملک ارجن کھرگے کے اسٹیج کا شدھی کرن (پاک صاف) کرنے کو اتراکھنڈ بی جے پی صدر کا جائز ٹھہرانا بتاتا ہے نسلی امتیاز بام عروج پر ہے مگر موہن بھاگوت یا آر ایس ایس اس کے خلاف کچھ کرنا تو دور چونچ تک نہیں کھولتے۔ ان کا کام صرف پروچن (نصیحت) کرنا ہے لیکن چونکہ عمل اس کے خلاف ہے اس لیے کوئی اثر نہیں ہوتا۔

مودی سرکار کے مخالفین اکثر یہ سوچ کر پریشان ہو جاتے ہیں کہ آخر یہ لوگ اس قدر فراٹے سے جھوٹ کیسے بول لیتے ہیں؟ وہ تمام تر شواہد کے باوجود دھڑلے کہہ دیتے ہیں کہ دہلی میں پیلیٹ گن چلی ہی نہیں لیکن ان مخالفین کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب ان کی مادرِ تنظیم کا سربراہ موہن بھاگوت یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ آر ایس ایس کا رخ سیاست یا اقتدار کی طرف نہیں بلکہ کردار سازی پر رہا ہے تو اس کے سامنے ساری کذب گوئی ہلکی ہو جاتی ہے۔ آر ایس ایس نے وہ کردار سازی کی کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد یوگی ادیتیہ ناتھ نے اپنے خلاف سارے مقدمات از خود واپس لے لیے اور اعظم خان کو پھنسانے کی خاطر ان پر سو زیادہ جھوٹے مقدمات جڑ دیئے۔ یوگی جن کانوڑیوں پر پھول برسانے کے لیے گئے ان کے ویڈیوز نے پوری دنیا میں سناتن دھرم کا نام روشن کر دیا۔ اس میں جس فحاشی و عریانیت کا مظاہرہ ہوا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ منی پور میں پولیس کی گاڑی سے نکال کر اغوا کی جانے والی خواتین کی عصمت دری کے بعد دھڑلے سے برہنہ پریڈ کی ویڈیو کو پھیلایا جاتا ہے۔ بی جے پی وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ ان ہندوتوا نواز غنڈوں کو سزا دلوانے کے بجائے بچاتا ہے۔ کیا اسی کردار سازی کی موہن بھاگوت نے تاکید کی تھی اور اس کے 100 سال مکمل ہونے پر فخر کرنے کے بجائے مزید عاجزی اور ذمہ داری کے ساتھ سماجی اصلاحات اور یکجہتی کے کام کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی گئی تھی۔

آر ایس ایس کو جب تک اقتدار میں نہیں آئی تھی ان کرتوتوں عزائم پر پردہ پڑا ہوا تھا مگر جب انہیں ہاتھ پیر پھیلانے کا موقع ملا تو اس کی حقیقت سامنے آ گئی اور ساری دنیا میں بشمول امریکہ ان پر تنقید ہونے لگی۔ امریکی مذہبی آزادی کمیشن کا کام دنیا بھر میں مذہب کی آزادی پر نظر رکھنا ہے۔ وہ ماضی میں بھی ہندوستان کی حالتِ زار پر تشویش کا اظہار کر کے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر تنقید کرتا رہا ہے۔ آر ایس ایس سربراہ کے دورۂ امریکہ پر تو اس نے تنظیم کے ارکان پر پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ آر ایس ایس نے اپنے بیرونِ ملک دوروں کا اہتمام کا مقصد اس تاثر کو زائل کرنا بتایا کہ وہ ایک ایسی نیم فوجی تنظیم ہے جو اقلیتوں پر حملوں میں ملوث رہی ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ پوری دنیا ایک گاؤں بن چکی ہے اور انٹرنیٹ نے خبروں کی پہنچ کو کمال کی رفتار عطا کر دی ہے حقائق کو چھپانا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے گرجا گھر یا مساجد پر ہونے والا ہر حملہ منٹوں میں ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے اس لیے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے چیئرمین آصف محمود نے ان مذہبی آزادی کی خلاف ورزیوں میں ملوث آر ایس ایس کے ارکان اور ہندوستانی حکام کے خلاف پابندیاں عائد کر کے موہن بھاگوت کا ویزا منسوخ کرنے تک کا مطالبہ کر دیا ہے۔

امریکہ کی دیگر تنظیموں کے ساتھ اقوام متحدہ نے بھی حالیہ برسوں میں ہندوستان کے اندر اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک میں اضافہ کا انکشاف کیا ہے۔ ان کے مطابق نفرت انگیز تقاریر، مذہب کی بنیاد پر شہریت کا قانون، مسلمانوں کی ملکیتی املاک کی مسماری، جموں و کشمیر کی خود مختاری کا خاتمہ اور تبدیلیٔ مذہب کے خلاف قانون سازی جیسے اقدامات مذہبی آزادی کے لیے باعثِ تشویش ہیں۔ آر ایس ایس کو جب اپنی بدنامی کا احساس ہوا تو اس نے اپنا چہرا مہرا چھپانے یا سجانے کے لیے لابنگ کرنے والے پیشہ ور ادارے کی خدمات حاصل کیں۔ امریکی سینیٹ (پارلیمنٹ) میں جمع شدہ لابنگ سے متعلق دستاویزات اور تحقیقاتی رپورٹس کے مطابق، امریکی لابنگ فرم اسکوائر پیٹن بوگس کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا تعارف کرانے کے لیے سال 2025ء کے پہلے تین سہ ماہیوں میں 3 لاکھ 30 ہزار ڈالر ($330,000) کی ادائیگی کا انکشاف ہو چکا ہے۔ واشنگٹن ڈی سی کی اس معروف قانونی اور لابنگ فرم کو جو پاکستان کے لیے بھی کام کرتی ہے یہ رقم امریکی کانگریس اور سینیٹ کے ارکان کے سامنے آر ایس ایس کا تعارف کرانے اور ہند-امریکہ دوطرفہ تعلقات پر اثر انداز ہونے کی خاطر ادا کی گئی۔ آر ایس ایس کے ترجمان سنیل امبیکر نے ان تمام الزامات کو سختی سے مسترد کیا بعد ازاں لابنگ فرم نے وضاحت کی کہ انہیں براہِ راست آر ایس ایس نے نہیں بلکہ وویک شرما؟ نامی ایک فرد کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا، ظاہر ہے ایک غیر رجسٹرڈ تنظیم تو ایسے ہی چوری چھپے کام کرے گی؟ اگر یہ بہتان ہوتا تو سنگھ اس ادارے کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کر دیتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

اپنا ناک نقشہ سدھارنے کے بعد آر ایس ایس کے سینئر رہنما رام مادھو اور جنرل سکریٹری دتا تریہ ہوسابلے نے اپریل 2026 میں امریکہ کا ایک دورہ کر کے واشنگٹن ڈی سی میں واقع تھنک ٹینک ہڈسن انسٹی ٹیوٹ میں ہند امریکہ تعلقات پر منعقدہ ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کے دوران رام مادھو نے مان لیا کہ ہندوستان نے امریکہ کے دباؤ میں آ کر ایران اور روس سے تیل کی درآمد روک دی ہے اور امریکی ٹیرف کو قبول کر لیا ہے۔ اس پر کانگریس اور راہل گاندھی نے مودی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس کے بعد رام مادھو اپنے بیان سے مکر گئے اور باقاعدہ معذرت نامہ جاری کر دیا۔ ہڈسن انسٹی ٹیوٹ کے باہر امریکی صحافیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے رام مادھو کو گھیر کر ہندوستان میں اقلیتوں (مسلمانوں اور عیسائیوں) پر مبینہ تشدد، ماب لنچنگ اور آر ایس ایس پر امریکی کمیشن کی جانب سے پابندیوں کی سفارشات سے متعلق سخت سوالات پوچھے تو سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کے اندر رام مادھو ان سوالات کا جواب دیئے بغیر بھاگتے نظر آئے۔ دتا تریہ ہوسابلے نے امریکی میڈیا نیٹ ورک NPR کے سامنے کہا کہ آر ایس ایس ایک ثقافتی تنظیم ہے اور وہ اقلیتوں کے خلاف نہیں ہے۔ اس جھوٹ پر تو کوئی پاگل بھی یقین نہیں کرے گا۔ رام مادھو اور ہوسابلے کے اس تلخ تجربے کے بعد موہن بھاگوت کو امریکہ جانے کا خیال اپنے ذہن سے نکال دینا چاہیے تھا مگر انہوں نے 29 / اگست کو نیویارک کے میڈیسن سکوائر گارڈن (ایم ایس جی) میں خطاب کرنے کا پروگرام بنا کر اپنی رسوائی کا سامان کر لیا۔ موہن بھاگوت کیا امریکہ سے واپسی پر ہر کوئی یہ شعر پڑھے گا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر امریکہ سے ہم بھاگے

یہ کسی ہیرو کا استقبال تو قطعی نہیں ہے

مذہبی آزادی کمیشن کے ذریعہ پابندیوں کا مطالبہ اور حقوق انسانی تنظیموں کی مخالفت کے درمیان امریکہ پہنچے آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا جو استقبال ہوا، اسے کسی ہیرو کا استقبال قطعی نہیں کہا جا سکتا

آشیش رے

25 اگست کو آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نیویارک پہنچے۔ اسی ہفتے بعد میں میڈیسن اسکوائر گارڈن میں 'یونیورسل ونس سیلیبریشن' (عالمی یگانگت جشن) کے نام سے تشہیر کیے جانے والے پروگرام میں ان کی اہم تقریر ہونا طے تھا۔ تاہم بہت سے لوگوں کے لیے یہ بات قابل قبول نہیں ہو پا رہی۔ ابھی چند روز پہلے ہی 20 اگست کو بین الاقوامی مذہبی آزادی پر امریکی کمیشن (یو ایس سی آئی آر ایف) نے مطالبہ کیا تھا کہ آر ایس ایس اور اس کے رہنماؤں کو سفارتی آداب اور اعلیٰ سطحی ملاقاتوں سے محروم رکھا جائے۔ جس وقت کمیشن نے یہ مطالبہ کیا، وہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ دہلی میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے یو ایس سی آئی آر ایف کو 'تعصب سے متاثر ادارہ' قرار دے کر مسترد کر دیا۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ "ہمیں ایسے اداروں کو نظر انداز کرنا چاہیے کیونکہ ان کے اپنے ایجنڈے ہوتے ہیں اور ان کی کوئی ساکھ نہیں ہے۔" یو ایس سی آئی آر ایف ایک آزاد، دو جماعتی وفاقی ایجنسی ہے جو عالمی سطح پر مذہبی آزادی کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ امریکی صدر، وزیر خارجہ اور امریکی کانگریس کو پالیسی سے متعلق سفارشات بھیجتی ہے۔

مارچ 2026 میں شائع سالانہ رپورٹ میں یو ایس سی آئی آر ایف نے امریکی حکومت سے سفارش کی تھی کہ وہ "مذہبی آزادی کی سنگین خلاف ورزیوں اور انہیں فروغ دینے کے لیے ذمہ دار ریسرچ اینڈ اینالیسس ونگ (را - ہندوستان کی غیر ملکی خفیہ ایجنسی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) جیسی تنظیموں اور ان سے وابستہ لوگوں پر ہدفی پابندیاں عائد کرے، ان کی جائیدادیں ضبط کی جائیں اور امریکہ میں ان کے داخلے پر پابندی عائد کی جائے۔" را کا حوالہ اس کے ایک مبینہ ملازم وکاس یادو کی نیویارک میں ہندوستان مخالف سکھ انتہا پسند گرپتونت سنگھ پنوں کے قتل کی ناکام سازش میں مبینہ شمولیت سے متعلق تھا۔ رپورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کو یہ بھی سفارش کی تھی کہ وہ 'بین الاقوامی مذہبی آزادی ایکٹ (آئی آر ایف اے) کے تحت متعین منظم، مسلسل اور سنگین مذہبی آزادی کی خلاف ورزیوں میں ملوث ہونے یا انہیں فروغ دینے کی بنیاد پر ہندوستان کو 'خصوصی تشویش والے ملک' کے طور پر نامزد کرے۔" یو ایس سی آئی آر ایف اس زمرے میں پاکستان، چین، شمالی کوریا اور ایران کو بھی رکھتا ہے۔ اس طرح آر ایس ایس گزشتہ کچھ عرصہ سے یو ایس سی آئی آر ایف کے نشانے پر رہا ہے۔ اس کا سب سے حالیہ بیان ایسے وقت آیا، جب بھاگوت امریکہ کے دورے پر ہیں۔ درحقیقت کمیشن نے 'امریکی شہریوں اور اقلیتوں کے خلاف دھمکی اور ہراسانی کی مسلسل کارروائیوں کی بنیاد پر ہندوستان کو ہتھیاروں کی فروخت روکنے کے لیے آرمز ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ کی دفعہ 6 نافذ کرنے' کی بھی سفارش کی ہے۔

1925 میں قائم آر ایس ایس اپنے ابتدائی دنوں میں ہندوؤں کے درمیان بہت زیادہ رسوخ قائم نہیں کر سکا تھا۔ اس نے مشرقی افریقہ میں آباد ہندوستانیوں کے درمیان اپنی قسمت آزمانے کے لیے بیرون ملک کا رخ کیا۔ ایڈورڈ اینڈرسن 'ہندو نیشنلزم اِن دی انڈین ڈائسپورا' میں لکھتے ہیں کہ "(ہندوستانی) آزادی سے ایک سال قبل اور ایک ہندو انتہا پسند کے ہاتھوں مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد آر ایس ایس پر عائد پابندی سے 2 سال پہلے، (امرتسر کے ایک آریہ سماج اسکول کے استاد، جگدیش) شاستری اپنے نئے عہدے کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے بمبئی سے ممباسا کے لیے روانہ ہوئے۔ بحر ہند کے بیچ ایک طوفانی شام کو 'ایس ایس واسنا' کے ڈیک پر ان کا غیر متوقع طور پر منیک لال روگھانی نامی ایک گجراتی مسافر سے تعارف ہوا۔ شاستری کی اپنی کتاب 'میموائرز آف اے گلوبل ہندو' میں درج یہ ملاقات ہندوستان سے باہر پہلی شاخ کے قیام کی بنیاد بنی۔"

مشرقی افریقہ میں آر ایس ایس نے 'ہندو سویم سیوک سنگھ' (ایچ ایس ایس) نامی ایک معاون تنظیم کے طور پر کام شروع کیا۔ 1970 کی دہائی کے اوائل میں، جب یوگانڈا، کینیا اور تنزانیہ میں ہند نژاد لوگوں کو بڑے پیمانے پر بے دخلی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ برطانیہ اور امریکہ چلے گئے، تو یہ ممالک بھی 'ایچ ایس ایس' کے لیے زرخیز زمین ثابت ہوئے۔

آج برطانیہ میں 'ایچ ایس ایس' کی 100 سے زیادہ شاخیں / سرگرمی مراکز ہیں اور امریکہ میں تقریباً 270 شاخیں فعال ہیں۔

1984 میں لوک سبھا کی 543 نشستوں میں سے بی جے پی کے پاس محض 2 نشستیں تھیں۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں پارٹی کے سب سے کٹر حامی بھی اسے مزید مالی مدد دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ سیاسی جلاوطنی کے اس دور میں بی جے پی نے آر ایس ایس کے ذریعے ایچ ایس ایس کا رخ کیا، تاکہ مغرب میں پوری طرح آباد اور خوشحال ہو رہے سابق مشرقی افریقی ہندوؤں سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ ان سابق مشرقی افریقی ہندوستانیوں (جن میں بیشتر گجراتی تھے) نے فراخ دلی سے بی جے پی کے خزانے کو بھر کر مثبت ردعمل دیا۔ آج تک آر ایس ایس ہندوستان میں ایک غیر رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ یہ خود کو 'افراد کا ایک گروپ' کہتا ہے۔ تاہم ایچ ایس ایس (امریکی انٹرنل ریونیو سروس کے لیے ہندو سویم سیوک سنگھ یو ایس اے، انک) ایک غیر منافع بخش ادارہ (نان پرافٹ) کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ امریکی انتظامیہ کے سامنے اعلان کردہ اس کا مقصد 'ہندو اقدار اور خدمت کی اقدار کو فروغ دینے کے لیے سماجی، ثقافتی اور تعلیمی سرگرمیاں انجام دینا' ہے۔ اس ظاہری حیثیت سے قطع نظر، اسے وسیع پیمانے پر آر ایس ایس کی غیر ملکی شاخ سمجھا جاتا ہے، جسے عام طور پر ایک دائیں بازو کی ہندو قوم پرست نیم فوجی تنظیم کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

'یورپی کنسورشیم فار پالیٹیکل ریسرچ' کے ایک بلاگ نے آر ایس ایس کو 'تاریخ کا سب سے بڑا، سب سے امیر اور سب سے کامیاب انتہائی دائیں بازو کا نیٹورک' قرار دیا۔ اس نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ آر ایس ایس نے گزشتہ سال اپنی صد سالہ تقریب کے موقع پر امریکی قانون سازوں کے درمیان رابطہ مہم چلانے کے لیے خفیہ طور پر لابنگ فرم 'اسکوائر پیٹن بوگس' کو مقرر کیا تھا، جس کے لیے اسے 000,30,3 ڈالر ادا کیے گئے تھے۔ ایک امریکی نیوز آؤٹ لیٹ 'پریزم' نے رپورٹ دی کہ پی آر کمپنی نے اس معاہدے کے منظر عام پر آتے ہی مہم ختم کر دی۔ تاہم، آر ایس ایس نے سرکاری طور پر اس فرم کی خدمات حاصل کرنے سے انکار کیا ہے۔ 'ہندوز فار امریکہ فرسٹ' نے 2024 کی صدارتی انتخابی مہم میں ہند نژاد ڈیموکریٹک امیدوار کملا ہیرس کے مقابلے ڈونالڈ ٹرمپ کی حمایت کی تھی۔ 'ریپبلکن ہندو کولیشن' نے ٹرمپ کی فنڈ جمع کرنے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کیا۔ ان تعلقات کا مطلب یہ تھا کہ آر ایس ایس پر پابندی عائد کرنے کی یو ایس سی آئی آر ایف کی سفارش وائٹ ہاؤس میں نظر انداز کر دی گئی۔ اس سفارش کے بارے میں پوچھے جانے پر امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ 'یو ایس سی آئی آر ایف ایک آزاد امریکی کمیشن ہے... یہ وزارت خارجہ کے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے دفتر (او آئی آر ایف) سے پوری طرح الگ ہے۔" تاہم انہوں نے آر ایس ایس پر او آئی آر ایف کے موقف کو واضح نہیں کیا۔ 3 امریکی سکھ تنظیموں نے بھی وزیر خارجہ مارکو روبیو کو خط لکھ کر بھاگوت کو امریکہ میں داخل ہونے سے روکنے کا مطالبہ کیا۔ ظاہر ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

25 اگست کو 'ہندوز فار ہیومن رائٹس' اور دیگر ہندو، مسلم، بین المذاہب اور شہری حقوق کی تنظیموں نے اس شہر میں بھاگوت کی موجودگی کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے نیویارک سٹی ہال کی سیڑھیوں پر ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ نیویارک شہر کے مقبول میئر ظہران ممدانی نے کہا کہ "میں (میڈیسن اسکوائر گارڈن) ریلی کی حمایت نہیں کرتا، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ شہری انتظامیہ کے پاس کسی پرائیویٹ پروگرام کو منسوخ کرنے کا قانونی اختیار ہے یا نہیں۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ایک ایسی تحریک کو تشکیل پاتے دیکھنا انتہائی پریشان کن ہے جو اخراج پر مبنی سوچ پر قائم ہے۔"

2002 کے گجرات فسادات کے بعد وزارت خارجہ کی جانب سے مودی کے امریکہ میں داخلے پر باضابطہ طور پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ درحقیقت، جیسا کہ چند سال پہلے وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے واضح کیا تھا، مودی پر سے پابندی ہٹانا صرف عارضی تھا اور یہ اس وقت تک ہی مؤثر رہے گا جب تک وہ ہندوستانی حکومت میں اپنے موجودہ عہدے پر فائز ہیں۔ آر ایس ایس کو بھی یہ موجودہ حفاظتی حصار اسی وقت تک مل سکتا ہے جب تک ٹرمپ اقتدار میں ہیں۔ ☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام صادقؑ نے حصول وفروغ علم، ادب اور ثقافت پر زور دیا

ڈاکٹر شجاعت حسین

اگر ہم اپنی محدود زندگی اور قیمتی وقت کا استعمال کتابوں کی ورق گردانی میں کریں تو نتیجہ یہ نکال پائیں گے کہ اصل میں یوروپ کی ترقی یافتہ دنیا کہ سائنسدانوں اور دانشوروں کی اپنے معیارات اور نقطۂ نظر کے مطابق علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ نتائج جن پر ان یوروپی دانشوروں نے رسائی حاصل کی ہے دراصل وارث پیغمبر اکرمؐ، مذہب اہلبیتؑ کے موسس وبانی، الٰہی سلسلۂ خلافت وامامت کے چھٹے تاجدار اور اسلامی شاہراہ ہدایت کے روشن منارے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے کرامات سے منسوب ہیں۔ آپ کی تصانیف کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ آپؑ نے بے شمار کتابیں و رسالے اور مقالات سے دُنیا والوں کو فیضیاب فرمایا ہے۔

جب فلسفہ کی تاریخ میں یہ کہا جاتا ہے کہ سقراط نے انسانوں کے لئے آسمان سے فلسفہ نازل کیا تو امام صادق علیہ السلام نے آسمان، زمین، انسان اور دین وشرائع کا درس دیا ہے۔ امام جعفر صادقؑ اپنے زمانے کے فکری محور و طاقت تھے۔ آپ کے کام صرف اسلامی دروس، علوم قرآن، سنت اور عقیدہ پر اکتفا نہیں تھا بلکہ آپؑ نے کائنات اور اس کے رموز واسرار کا بھی درس دیا۔ اپنی عقل کو آسمانوں، شمس و قمر، بحر وبر اور ستاروں کے مدار پر محیط کر دیا۔

فروغ علوم کی خاطر آپؑ نے ایک یونیورسٹی قائم کی جس کا نام جعفریہ یونیورسٹی مدینہ ہے۔ اس یونیورسٹی کے متعلق کتاب حیات الا الصادق میں مفصل طور پر گفتگو کی گئی ہے۔ جس یونیورسٹی کی امام صادق علیہ السلام نے بنیاد ڈالی اس کا بڑا مرکز یثرب میں تھا۔ اور جامع نبوی عظیم میں آپؑ اپنے محاضرات و دروس دیا کرتے تھے اور بعض اوقات آپؑ کے بیت الشرف کے صحن میں بھی یہ دروس کا اہتمام ہوتا تھا۔

عالم اسلام کے مختلف مقامات کے بزرگان فضیلت اس درسگاہ سے کسب فیض کے لئے حاضر ہونے لگے۔ امامؑ کی یونیورسٹی کے طالب علموں کی تعداد چار ہزار تھی۔ اس سلسلے میں حافظ ابوعباس بن عقدہ ہمدانی کوفی، ڈاکٹر محمود خالدی، معتبر محققین و محدثین کی کتابیں دستیاب ہیں جس کا مطالعہ کرکے مزید تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت 17 ربیع الاوّل یوم دوشنبہ 83 ہجری یعنی آج سے 1365 سال قبل اور انگریزی کیلنڈر کے اعداد وشمار کے مطابق 704 عیسوی یعنی 1324 سال قبل مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (ارشاد مفید، صفحہ 414)۔ آپ کی ولادت کے بعد ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا یہ فرزندان چند مخصوص افراد میں سے ہے جن کے وجود سے خدا نے بندوں پر احسان فرمایا ہے اور یہی میرے بعد جانشین ہوگا۔

آپؑ نے علم دین، علم کیمیا، علم رجز، علم فال، علم فلسفہ، علم طبیعیات، علم ہیئت، علم منطق، علم طب، علم سمیات، علم تشریح الاجسام وافعال الاعضا وغیرہ پر خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ (حوالے کے لیے شیخ کلینی، شیخ طوسی، شیخ مفید، شیخ صدوق اور علامہ مجلسی کی کتابیں دیکھیں)

امام جعفر صادق علیہ السلام جدید علمی دور کے موجد ہیں، عرفان کے بانی ہیں، آپ ع نے شیعی ثقافت کی تشکیل کی، آپؑ کی نظر میں علم و ادب ضروری ہے اور اس کا لازمی طور پر مطالعہ کیا جائے۔

قارئین کرام کو امام صادقؑ کے اس مختصر جملے پر توجہ دینی چاہیے: "یتیم وہ نہیں جس کا باپ مرگیا ہو بلکہ وہ ہے جو علم وادب سے بے بہرہ ہو۔"

آپ نے فرمایا کہ ایک عام انسان کا ایمان بالکل سطحی اور غیر مستحکم ہے۔ لیکن وہ مومن جو علم و ادب کا حامل ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیوں اور کس پر ایمان رکھتا ہے اور اس لیے مرتے دم تک اس کا ایمان سلامت رہتا ہے۔

اہل تشیع میں یہ ادراک وفہم ہونی چاہیے کہ امام صادقؑ کو ادب سے زیادہ دلچسپی تھی یا علم سے؟ آپ کے ذہن میں شعر کی زیادہ اہمیت تھی یا علم طب کی؟ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جنہیں علم اور ادب دونوں سے یکساں دلچسپی رہی ہو۔ کیونکہ تمام نوع بشر کی فکر استعداد کچھ اس انداز کی ہے کہ وہ ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا علم سے۔ آج کے شعراء کرام کے معلومات میں اضافے کے لیے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ عربوں میں ادب کا اطلاق شعر پر ہوتا تھا جبکہ یہ جاہلیت کا دور تھا اور زبان کا نثری ادب سے رشتہ استوار کرنے والی ہستی امام صادقؑ کی ذات گرامی ہے۔ آپ علم وادب کو نہ صرف مذہبی ثقافت کے اعتبار سے ضروری سمجھتے تھے بلکہ ارتقاء بشر اور مستحسن صفات کی تقویت کے لیے بھی اسے ضروری سمجھتے تھے۔

عام طور پر لوگوں کو ثقافت کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے اور شروع کے پانچ اماموں کا بھی کوئی قابل ذکر کام اس شعبہ میں نہیں ہے۔ قارئین کرام غور کریں، امام صادقؑ نے مذہب شیعہ کی خدمت دو طریقوں سے کی۔ ایک تو یہ کہ آپؑ نے علوم کی تدریس کے ذریعے اہل تشیع کو دانشمند بنایا جس کے سبب ایک شیعی ثقافت وجود میں آئی۔ شیعی ثقافت کے وجود میں آنے سے اس مذہب کو بڑی اہمیت وتقویت حاصل ہوئی۔ اور شیعہ مذہب کے ہر فرد کو احساس ہے کہ ثقافت ان کی تقویت کا باعث ہے۔ (یونان کی طرح) بعض قدیم قومیں آج اس لیے وجود میں ہیں کہ ان کی اپنی ثقافت ہے ورنہ وہ رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے ختم ہوجاتی، دوسری ظالم حکومتیں انھیں مٹی میں ملادیتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ شیعوں کو ختم کرنے کی بہت کوشش کی گئی، ظالم وجابر بادشاہوں کی ایک طویل فہرست ہے کے اکیلے مضبوط ومستحکم ثقافت نے ہی بحفاظت ابتک سلامت رکھا۔ اور اس کا تاج امام جعفر صادق علیہ السلام کے سر ہے۔

امام صادقؑ نے محسوس کیا کہ مذہب شیعہ کے لیے ایک معنوی اساس کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ ادوار میں کسی کے آنے اور کسی کے جانے سے اس مذہب پر کوئی منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔ آپؑ تدریس کے آغاز سے ہی اپنا لائحۂ عمل کو جانتے تھے۔ آپؑ اچھی طرح جانتے تھے کہ شیعہ مذہب کو باقی رکھنے کے لیے بس یہی ایک طریقہ ہے کہ اس کے لیے ایک ثقافت تشکیل پائے۔

یہ بات واضح کرتی ہے کہ یہ شخصیت نہ صرف علمی لحاظ سے فہم وفراست کی حامل تھی بلکہ آپؑ کو سیاسی تدبر حاصل تھا۔ اور آپؑ کو علم تھا کہ مذہب شیعہ کی تقویت کے لیے کسی ثقافت کی تشکیل طاقتور فوج تیار کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ ایک طاقتور فوج ممکن ہے اپنے سے زیادہ طاقتور فوج کے ہاتھوں مغلوب ہوجائے لیکن ایک مضبوط، مستحکم اور وسیع ثقافت ہرگز تباہی کا شکار نہیں ہوسکتی۔ آپؑ نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ اس ثقافت کو جلد از جلد وجود میں آجانا چاہیے تاکہ وہ ان تمام فرقوں پر فوقیت رکھے جو اسلام میں ظہور پذیر ہو رہے تھے اور ابھی ثقافت سے ان کا دور کا رشتہ بھی نہ تھا۔

آخر میں یہ بھی لکھ دیا جائے۔ امام صادق علیہ السلام سے کسی چاہنے والے شخص نے پوچھا کہ متعدد علوم میں کون سا علم دوسروں پر ترجیح رکھتا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ کُلی حیثیت سے تو کوئی علم دیگر علوم پر ترجیح نہیں رکھتا لیکن استعفادہ کے مواقع ایک دوسرے میں امتیاز پیدا کرتے ہیں۔

یہ لمحۂ فکریہ صرف علماء کرام، ذاکرین، مقررین، مبلغین، واعظین، متکلم، خطبا اور شعراء کرام کے لیے نہیں ہے بلکہ تمام مومنین ومومنات کو تدبر وتفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عظمت وجلالت کا اعتراف کرنے کہ باوجود، اُن کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے، اور اُن کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش نہیں کرتے، اُن کے لیے یہ بات خصوصی ولازمی طور پر لمحۂ فکریہ ہے کہ عظمت وجلالت کا زبانی اعتراف تو آپؑ کے دشمنوں بلکہ یوں لکھا جائے کہ آپؑ کے قاتلوں نے بھی کیا ہے۔ لیکن کیا کسی عظیم المرتبت امام کی بزرگی کا اعتراف ہی چاہنے والوں کی نجات کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ کیا خالق کائنات نے ہادیانِ برحق کو ان کمالات سے صرف اسی لیے نوازا تھا کہ اُن کی محبت کا دعویٰ کرنے والے، انسان کمالات کا صرف اعتراف کرلیں؟

حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کو امام برحق اور ہادی خلق ماننے کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کی ہدایات پر مکمل عمل کیا جائے۔ آپؑ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں اپنایا جائے اور واجبات ومحرمات کے سلسلے میں آپؑ کی واضح تعلیمات کو پیش نظر رکھا جانا فریضہ اور باعث نجات ہیں۔ کیا یہ حدیث ذہن نشین نہیں ہے کہ آپؑ کشتیٔ نجات اور چراغ ہدایت ہیں۔

4/771، فرینڈز کالونی، علی گڑھ
موبائل 7060888223

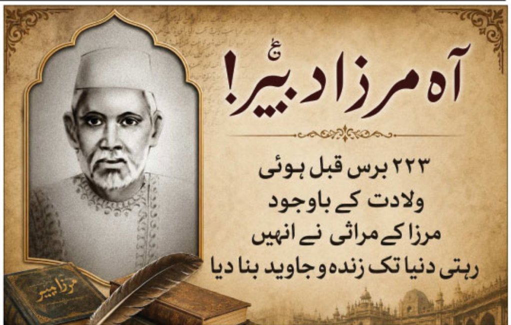

عالم اسلام کے تمام پیروکاروں کے علاوہ دنیا کے دیگر دانشور بھی واقعات کربلا کے افسوس ناک باب سے بخوبی واقف ہوں گے۔ اس سلسلہ میں اس دور میں ڈھائے جانے والے بہیمانہ مظالم اور دی گئی انسانی قربانیوں پر مبنی ان مغموم واقعات سے وابستہ، شاعری کو مرثیہ کا درجہ حاصل ہے، ان مراثی کی کیا اہمیت ہے اور ایسی شاعری نے انسانی ذہنوں کو کس قدر فطری انداز میں متاثر کیا ہے یہ صرف انہیں سننے کے بعد محسوس کیا جاسکتا ہے۔ کربلا کے واقعہ کے دوران اپنے لخت جگر کی شہادت کے مناظر ہوں یا بے رحمی کے ساتھ ڈھائے جانے والے دیگر غیر انسانی مظالم، ایسے تصورات کو یکجا کرتے ہوئے انہیں نظم کی شکل میں ڈھال کر پیش کرنے کے فن کو "مرثیہ گوئی" کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کے واقعات کی تخلیق کر مراثی لکھنے اور خاص انداز میں بیان کر، مرثیہ گوئی کرنے کا شعور اور عبور جس شخصیت کو حاصل تھا وہ مرزا سلامت علی دبیر تھے۔ اپنے مراثی کے فطری انداز کو لے کر انہیں اسلامی دنیا اور اردو ادب میں خاصی شہرت ملی۔ اردو شاعری کے تحت 'صنف مرثیہ' کو فطری بنانے اور اسے عروج تک پہنچانے میں مرزا دبیر کے تعاون کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی ایسی ہی کوششوں، کاوشوں اور صلاحیتوں کو عالم اسلام میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جب ایرانی امرا کا اثر اور دبدبہ حکومت اودھ پر قائم تھا تو ایران کی مختلف روایتوں مثلاً روضہ خوانی اور مرثیہ خوانی بھی کثرت سے چلن میں آگئی تھیں۔ اس دور میں امام حسینؑ کی عزاداری کی مدت بارہ دنوں سے بڑھا کر دو ماہ آٹھ دن کر دی گئی اور یہ سلسلہ ابھی تک قائم ہے۔ ایسے میں میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ 'مرثیہ تخلیق' کے دو اہم ستون بن کر ابھرے۔ آج مرزا دبیر کے یوم ولایت کے موقع پر ان کے مراثی کے متعلق ہم یہاں تفصیل سے ذکر کرنا چاہیں گے۔ مرزا دبیرؔ کے سارے مراثی مذہبی پیرائے میں آتے ہیں اور خصوصاً شاعری میں ڈھال کر ایسے واقعات کربلا کے مناظر پر مبنی دردناک ماحول کے اردگرد گھومتے ہوئے نظر آئیں گے۔

مرزا سلامت علی دبیر کی ولادت 29 اگست 1903 کو مغلیہ عہد کے دوران ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے واسطے دبیر تخلص منتخب کیا۔ دبیر کا مطلب ہوتا ہے 'جج' جبکہ ان کا نام تھا مرزا سلامت علی۔ انہوں نے اپنے بچپن سے ہی ماہ محرم میں مرثیہ گوئی کی شروعات کر دی تھی اور بذات خود وہ مختلف مجالس میں ان مراثی کو اپنے انداز میں سنایا بھی کرتے تھے۔ اس طرح ان کے تحریر کردہ 'مراثی' اور 'فن مرثیہ گوئی' اور بیان عزاداری کی روایت کا اہم حصہ بن گئے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کے تحریر شدہ ان مراثی میں تاثر اور پختگی کے ساتھ ساتھ ان کی 'مرثیہ گوئی' کے مغموم اندازِ بیان کو بھی سراہا جانے لگا اور آہستہ آہستہ مرزا دبیرؔ کے مراثی دہلی کے گلی کوچوں میں شہرت اور مقبولیت کو چھونے لگ گئے۔ کچھ عرصہ بعد ذاتی وجوہات کے باعث وہ مرزا دبیر لکھنؤ ہجرت کر گئے۔ جہاں کا ماحول ان کے مراثی کے واسطے اور زیادہ سازگار اور موافق تھا۔ چنانچہ یہاں آ کر ان کے مراثی اور فن مرثیہ گوئی میں اور زیادہ شدت ونکھار پیدا ہوگیا جس کے بعد لکھنؤ میں عزاداری کا ماحول اور زیادہ غمگین بن گیا اور آہستہ آہستہ یہ ماحول ایک روایتی شکل میں تبدیل ہونے لگا۔ ان بدلے حالات کے چلتے مرزا دبیر کی مراثی تحریر کرنے کی اور مرثیہ گوئی کی فنی صلاحیت کے نتیجہ میں لکھنؤ کے اندر دو ماہ آٹھ دنوں کی مدت کے دوران مجالس کے دور چلنے لگے اور واقعات کربلا کا بیان، مرثیہ گوئی کے تحت فروغ پانے لگا۔ اس طرح دیکھتے دیکھتے یہی مرثیہ گوئی عزاداری کا اہم جز بن گئی اور دھیرے دھیرے اس روایت کو لکھنؤ میں زبردست فروغ حاصل ہوگیا۔ یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ لکھنؤ میں مرزا دبیرؔ کے 'مراثی'، واقعات کربلا کی منظرکشی اور عکاسی کا طاقتور ذریعہ بن گئے۔ مرزا دبیرؔ کے مراثی کے ذخیرہ کے سلسلہ میں 'ابواب المصاحب'، 'نادرات مرزا دبیر' وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ واقعات کربلا کے وقت وہاں پر موجود نہ رہتے ہوئے بھی مظالم کے ایسے تمام واقعات کو ایک چشم دید کی طرح نظم میں ڈھالنے اور اپنی مرثیہ گوئی کے ذریعہ دوسروں تک پہنچانے کی بھرپور صلاحیت مرزا دبیرؔ میں اور زیادہ فروغ پانے لگ گئی۔

محمد قمر خان

مرزا دبیرؔ نے اردو مرثیہ تحریر کرنے کے بعد فارسی زبان میں بھی مدح اہلبیت کی اور غم شہدائے کربلا کے واسطے مرثیہ کہے اور متعدد مجالس میں 'مرثیہ گوئی' بھی کی۔ یہی وجہ تھی کہ اس دور میں فارسی زبان جاننے والوں کی تعداد خاصی ہوا کرتی تھی۔ غور طلب ہے کہ دبیر کی فارسی تخلیقات میں رُباعیاں، قطعات، مخمسات، مسدّسات وغیرہ ادبی ذخیرہ کے طور پر شامل ہیں۔ مرزا دبیر کی ادبی خدمات میں نثر کا بھی خاطر خواہ تعاون رہا ہے۔ اس طرح ہم مرزا دبیر کو عمدہ اسکالر کہہ سکتے ہیں۔

عزاداری کی روایت میں 'مرثیہ نگاری' اور 'مرثیہ گوئی' جیسے فن اصناف میں اپنا انداز پنہاں کرنے والے اس عمدہ اسکالر نے ایسے ادبی ذخیرہ کو سلیقہ کے ساتھ عروج اور بلندیاں عطا کیں۔ اس طرح مراثی کو اپنی زندگی کے آخری پڑاؤ تک اپنے ساتھ رکھتے ہوئے گزشتہ 6 مارچ 1975 کو لکھنؤ میں انہوں نے وفات پائی جس کے بعد لکھنؤ شہر میں ہی واقع ان کی رہائش کے احاطہ میں انہیں دفنا دیا گیا۔ یہاں ان کی قبر پر ایک مختصر سی عمارت پر مبنی ایک چھوٹا سا مقبرہ بھی تعمیر کیا گیا تھا جو دور حاضر میں انتہائی خستہ حالت میں پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ لوکل سلف گورنمنٹ کی سطح پر یہاں واقع ان کے مقبرہ کے احترام میں اس گلی کو 'کوچۂ مرزا دبیر' کا نام دیتے ہوئے ایک سرکاری پتھر بھی لگوایا گیا ہے مگر اس کے علاوہ اس کو چہ کی ادبی اہمیت کے سلسلہ میں نہ سرکاری سطح پر اور نہ کسی ادبی ادارہ یا انجمن ہی کی سطح پر ان کی یادگار کو لے کر کوئی بھی عملی قدم اب تک نہیں اٹھایا گیا ہے۔ لہٰذا مرزا دبیرؔ کا یہ مقبرہ اور خستہ حالی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی مقام پر مرزا دبیر کی حالیہ پشت کے لوگ بھی رہائش پذیر ہیں جو مالی اعتبار سے مقبرہ کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے معمولی بوجھ بھی اٹھا پانے سے قاصر ہیں۔ چنانچہ مضمون نگار اپنی تحریر کے توسط سے موجودہ سرکار اور مختلف ادبی اداروں نیز انجمنوں سے اپیل کر رہا ہے کہ اردو ادب میں مرثیہ کی صنف کی اہمیت کے مدنظر اپنے وقت کے اس عظیم مرثیہ گو کے مقبرہ کی حالت کی بہتری اور مرمت پر فوری توجہ دیتے ہوئے اسے یادگار بنائے جانے کے مؤثر قدم اٹھانے کی زحمت کریں۔ آخر میں مضمون نگار اس شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے ۔

نزدیک اپنی جھونپڑی کے مرزا جو دفن ہیں
زندگی گزارنے کو قمر یہ سرپرستی کافی ہے

محمد قمر خان، مرزا دبیر لین لکھنؤ

حقوق کا مطالبہ، مواقع کا استعمال:
ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ایک نئی حکمتِ عملی

ہندوستان کے موجودہ سیاسی اور پالیسی ماحول میں ایک ایسا پہلو بھی موجود ہے جس پر ہندوستانی مسلمانوں کو قدرے مختلف، تعمیری اور امید افزا زاویے سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے پالیسی کا "گرے ایریا" کہا جائے، پالیسی کا تضاد یا پھر ایک ایسا موقع جو ابھی پوری طرح دریافت نہیں کیا گیا نام کچھ بھی ہو، اصل بات یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے امکانات کا اندازہ صرف ان سرکاری اسکیموں کی تعداد سے نہیں لگانا چاہیے جو خصوصی طور پر مسلمانوں یا اقلیتوں کے نام سے جاری کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں ان بے شمار سرکاری منصوبوں اور پروگراموں کے وسیع دائرے پر بھی نظر رکھنی چاہیے جو مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ اہلیت، معاشی حالت، تعلیمی ضرورت، سماجی حیثیت یا کسی مخصوص پیشہ ورانہ یا ذاتی ضرورت کی بنیاد پر ہر ہندوستانی شہری کے لیے دستیاب ہیں۔ یہ زاویہ نظر شاید ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ایک نئی حکمتِ عملی کی بنیاد بن سکتا ہے۔

نجم الدین احمد فاروقی

معاصر ہندوستان کی سیاسی حقیقت کو نظر انداز کرنا نہ دانش مندی ہے اور نہ ہی حقیقت پسندانہ رویہ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ایک مضبوط اور منظم سیاسی ونظریاتی نیٹ ورک کی حمایت کے ساتھ ایک بڑی انتخابی قوت قائم کی ہے۔ چنانچہ ہندوتوا، شناخت کی سیاست اور اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں، سے متعلق سوالات ہندوستانی سیاسی مباحث میں مستقبل قریب میں بھی اہم رہنے کا امکان رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں سوشل میڈیا مہمات اور مقامی سیاست بعض اوقات مسلمانوں سے متعلق معمولی واقعات کو بھی بڑے سیاسی یا سماجی مسئلے کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ اس سے پولرائزیشن میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس صورتِ حال کا ایک اثر اکثریتی آبادی کے بعض طبقات کے سیاسی اتحاد کی صورت میں سامنے آتا ہے، جبکہ دوسرا اثر مسلمانوں میں اکثر بے چینی، تشویش اور عدم تحفظ کے احساس کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن سیاست تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔ دوسرا اور نہایت اہم رخ ریاست کی آئینی اور انتظامی ذمہ داری ہے۔ ہندوستان کی کثیر آبادی میں ایک بہت بڑی تعداد قلیتی برادریوں سے تعلق رکھتی ہے اور مسلمان اس آبادی میں کثیر اکثریت ہیں۔ کوئی بھی حکومت، خواہ اس کا سیاسی نظریہ کچھ بھی ہو، ملک کی اتنی بڑی آبادی کو مستقل طور پر قومی ترقی کے عمل اور اس کے فوائد سے باہر نہیں رکھ سکتی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہندوستانی مسلمانوں کو شاید اپنے موجودہ طرزِ فکر پر ازسرِ نو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے متعدد مواقع پر اپنے خطبات میں 140 کروڑ عوام کہہ کر مخاطب کرتے ہیں اور اس آبادی میں ارادی یا غیر ارادی طور پر اقلیتیں بھی آجاتی ہیں۔ علاوہ ازیں سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس" کی اصطلاح کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ سیاسی سطح پر اس نعرے کی تعبیر اور اس کے نتائج پر مختلف آرا ہوسکتی ہیں، لیکن اس کے ایک پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا: سرکاری ترقیاتی پروگراموں کا ایک بڑا حصہ پوری آبادی کے لیے عمومی اہلیت کی بنیاد پر نافذ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو اسی جامع دائرے کو اپنے حق میں استعمال کرنا چاہیے۔ ایسا کیرنا کسی سیاسی نظریئے سے اتفاق یا اختلاف نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو موقع ہر ہندوستانی شہری کے لیے کارفرما ہے، مسلمان شہری کو بھی اسے حاصل کرنے میں کسی جھجک کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہندوستانی مسلمانوں نے کئی دہائیوں تک اقلیتی مخصوص تعلیمی وظائف، فلاحی پروگراموں اور ترقیاتی اسکیموں پر بجا طور پر توجہ مرکوز کی ہے۔ جہاں ایسی اسکیمیں موجود ہیں اور جہاں ان کی اہلیت واقعی اقلیتی حیثیت سے وابستہ ہے، وہاں ان کی اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔ مگر ایک غلط فہمی سے بچنا ناگزیر ہے اور وہ یہ کہ کسی اقلیتی اسکیم کا ختم ہونا یا کم ہونا، مواقع کے خاتمے کا مترادف ہے۔

ہندوستان میں سرکاری اسکیموں کا ایک وسیع اور متنوع نظام موجود ہے جو تعلیم، وظائف، ہنرمندی، روزگار، کاروبار، رہائش، صحت، سماجی تحفظ، مالی شمولیت، خواتین کی ترقی، دیہی ترقی اور معاشی طور پر کمزور طبقات کی مدد جیسے شعبوں پر محیط ہے۔ ان اسکیموں میں مذہب اہلیت کا معیار نہیں ہوتا۔ وہاں درج ذیل اہلیتیں بنیادی ہوتی ہیں:

کیا طالب علم تعلیمی اعتبار سے اہل ہے؟ کیا خاندان معاشی طور پر کمزور ہے؟ کیا درخواست گزار کسی اہل سماجی زمرے میں آتا ہے؟ کیا وہ طالب علم، خاتون، کسان، کارکن، صنعت کار یا معذوری کا حامل فرد ہے؟ کیا خاندان مقررہ آمدنی کی حد کے اندر آتا ہے؟ کیا درخواست گزار اسکیم کی دیگر شرائط پوری کرتا ہے؟ یہی وہ دروازے ہیں جن سے ہندوستانی مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد آگے بڑھ سکتی ہے۔ معاشی کمزوری بھی اہلیت کی بنیاد ہے: سرکاری پالیسی میں معاشی کمزوری کو امداد اور مواقع کی ایک اہم بنیاد کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ خصوصاً اقتصادی طور پر کمزور طبقات (EWS) کے لیے دستیاب دفعات اور آمدنی کی بنیاد پر فراہم کی جانے والی مختلف سہولتیں ان شہریوں کے لیے اہم مواقع پیدا کرسکتی ہیں جو مقررہ شرائط پوری کرتے ہوں۔ یہاں ایک بات واضح رہنی چاہیے۔ ایسی عمومی اسکیموں کو اقلیتوں کے لیے جائز اور ضروری مخصوص اقدامات کا متبادل نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ انہیں اضافی مواقع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ یعنی اگر ایک راستہ موجود ہے تو دوسرے راستے کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک ایسا سوال جو پوری سوچ بدل سکتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں اس ذہنی تبدیلی کی ایک مثال دیکھی جاسکتی ہے، کہ ایک مسلمان طالب علم عام طور پر یہ سوال کرتا آیا ہے: "مسلمانوں کے لیے کون سے اسکالرشپ ہیں؟ اب یہ سوال کریں: ایک ہندوستانی طالب علم کی حیثیت سے میں کن کن وظائف کے لیے اہل ہوں؟" یہ معمولی تبدیلی بظاہر چھوٹی ہے، لیکن اس کے نتائج بہت بڑے ہوسکتے ہیں۔ پہلا سوال امکانات کو ایک مخصوص خانے تک محدود کرتا ہے۔ دوسرا سوال امکانات کی پوری دنیا کھول دیتا ہے۔

یہی تبدیلی "حق شناسی" سے "موقع شناسی" کی طرف سفر ہے، حق کا مطالبہ بھی، موقع کا استعمال بھی۔ یہ بات پوری وضاحت کے ساتھ کہی جانی چاہیے کہ عمومی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کا مطلب اپنے آئینی حقوق سے دستبردار ہونا نہیں ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو مساوات، عدم امتیاز، تعلیمی ترقی، معاشی انصاف اور منصفانہ نمائندگی کے مطالبے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ اگر کوئی ایسی اسکیم جو واقعی کسی مخصوص اقلیتی گروہ کے لیے بنائی گئی ہو، بغیر مناسب جواز کے ختم یا تبدیل کی جاتی ہے تو اس فیصلے پر سوال اٹھانا ایک جائز جمہوری اور آئینی حق ہے۔ پس یہ کے حقوق کے لیے جدوجہد اور مواقع سے استفادہ دونوں ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔ بلکہ ایک دانش مند برادری کو دونوں راستے بیک وقت اختیار کرنے چاہییں۔ اصل مسئلہ شاید مواقع کی کمی نہیں، معلومات کی کمی ہے

بعض اوقات مسئلہ یہ نہیں ہوتا کہ حکومت نے کوئی موقع فراہم نہیں کیا؛ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ مستحق شخص کو اس موقع کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوتا۔ ایک چھوٹے شہر یا قصبے کا طالب علم کسی اقلیتی اسکالرشپ کے بارے میں جانتا ہوسکتا ہے کیونکہ اس کے تعلیمی ادارے نے اس کی تشہیر کی ہے، لیکن ممکن ہے کہ وہ دیگر سرکاری وظائف، فیلوشپس، داخلہ پر مبنی مالی معاونت، ہنرمندی کے پروگراموں یا تعلیمی قرضوں سے ناواقف ہو۔ یہی صورت حال کاروباری افراد، خواتین، دستکاروں، نوجوان پیشہ ور افراد اور معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے ساتھ بھی پیش آسکتی ہے۔ اس لیے ہمیں صرف یہ سوال نہیں پوچھنا چاہیے: "کتنی اسکیمیں ختم ہوگئی ہیں؟" بلکہ ایک اور سوال بھی اتنی ہی شدت سے پوچھنا چاہیے: "جو اسکیمیں ابھی موجود ہیں، ان میں سے ہم کتنی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں؟"

اگر ریاستی پالیسی کا ایک بڑا حصہ عمومی اہلیت کی بنیاد پر چل رہا ہے تو مسلمانوں کو اس نظام میں سب سے زیادہ فعال اور باخبر شرکا میں شامل ہونا چاہیے۔ مسلمان طلبہ ہر اس اسکالرشپ کے لیے مقابلہ کریں جس کے وہ اہل ہیں مسلمان نوجوان ہر اس ہنرمندی اور روزگار پروگرام میں داخل ہوں جس کے لیے وہ مقررہ معیار پورا کرتے ہیں۔

مسلمان کاروباری افراد ہر ایسے قرض، تربیتی پروگرام اور کاروباری سہولت سے فائدہ اٹھائیں جس کے وہ اہل ہیں۔ مسلمان خواتین کی ترقی، خود مختار روزگار اور کاروباری پروگراموں میں بھرپور شرکت کریں۔ معاشی طور پر کمزور مسلمان خاندان آمدنی کی بنیاد پر دستیاب ہر جائز فلاحی سہولت سے استفادہ کریں۔ اور سب سے بڑھ کر، برادری میں معلومات، دستاویزات، درخواست، پیروی اور نگرانی کی ایک منظم ثقافت پیدا کی جائے۔ مسلمانوں کی سماجی اور تعلیمی تنظیمیں اس سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ ہر ضلع میں چند رضاکاروں، اساتذہ، وکلا، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین، پیشہ ور افراد اور سماجی کارکنوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا معلوماتی اور رہنمائی مرکز قائم کیا جاسکتا ہے۔ سرکاری اسکیموں کی شناخت کرنا، اہلیت کی شرائط سمجھنا، مستحق افراد تک معلومات پہنچانا، آن لائن درخواست میں مدد کرنا، ضروری دستاویزات کی تکمیل میں رہنمائی دینا اور درخواست کے بعد اس کی پیروی کرنا۔ اس طرح سرکاری اسکیمیں صرف اخبارات اور سوشل میڈیا کی خبروں کا موضوع نہیں رہیں گی بلکہ حقیقی زندگی میں لوگوں کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔

بظاہر تضاد میں چھپا ہوا موقع، موجودہ صورت حال میں ایک دلچسپ تضاد بھی نظر آتا ہے۔ ایک طرف سیاسی سطح پر شناخت اور مذہبی سیاست کے مباحث موجود ہیں، دوسری طرف ریاست کا وسیع انتظامی ڈھانچہ معاشی، تعلیمی، سماجی اور دیگر معروضی معیار کی بنیاد پر کروڑوں شہریوں تک مختلف سہولتیں پہنچا رہا ہے۔ یہ انتظامی دائرہ حقیقی ہے اور اسے سمجھداری سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ مستقبل کی اصل بنیاد ہونی چاہیے: تعلیم، مسابقتی صلاحیت، معلومات، ہنرمندی، کاروباری فکر، پیشہ ورانہ معیار اور دستیاب مواقع کا دانش مندانہ استعمال۔ برادری کو بہتر معلوماتی مراکز، اسکالرشپ آگاہی مہمات، کیریئر کاؤنسلنگ، ڈیجیٹل معاونت، دستاویزات کی تیاری میں مدد اور سرکاری اسکیموں کی مسلسل نگرانی کے نظام کی ضرورت ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو ایک عام شہری کو محض "فائدہ اٹھانے والے" سے فعال اور بااختیار شریک میں تبدیل کرسکتا ہے۔

دروازہ بند نہیں، شاید صرف جگہ بدل گئی ہے: کسی اقلیتی مخصوص اسکیم کا خاتمہ، اس میں تبدیلی یا اس کے دائرۂ کار میں کمی کو خود بخود ترقی کے دروازے کی بندش نہیں سمجھنا چاہیے۔ ممکن ہے دروازہ بند نہ ہوا ہو؛ ممکن ہے صرف اس کی جگہ بدل گئی ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اسے تلاش کر رہے ہیں؟

ہندوستانی مسلمانوں کو ایک دورخی حکمتِ عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک طرف انہیں مساوات، عدم امتیاز، آئینی حقوق، تعلیمی ترقی اور منصفانہ نمائندگی کے لیے پوری بیداری کے ساتھ آواز اٹھاتے رہنا چاہیے۔ دوسری طرف انہیں ہر اس عمومی اور قانونی موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے جس کے لیے ان کے افراد اہل ہیں۔ یاد رکھیے یہ خود سپردگی نہیں، نہ ہی سیاسی تابع داری اور یہ اپنے حقوق سے دستبرداری بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک حقیقت پسندانہ اور بااختیار سوچ ہے۔ اگر کوئی فائدہ ہندوستانی شہری کے لیے دستیاب ہے تو مسلمان شہری کو بھی اتنے ہی اعتماد کے ساتھ اس کے لیے مقابلہ کرنا چاہیے جتنا کسی دوسرے شہری کو۔

ہندوستانی مسلمانوں کا مستقبل صرف اس بنیاد پر نہیں بننا چاہیے کہ "مسلمانوں کو بطور مسلمان کیا دیا جاتا ہے" بلکہ اس بنیاد پر بھی بننا چاہیے کہ "مسلمان برابر کے ہندوستانی شہری کی حیثیت سے کیا حاصل کرسکتے ہیں۔" شاید یہی وہ تبدیلی ہے جس کی آج سب سے زیادہ ضرورت ہے: محرومی کے احساس سے موقع شناسی تک، مطالبہ حق سے بااختیار عمل تک، اور انتظار سے آگے بڑھ کر خود اپنے مواقع تلاش کرنے تک۔ اپنے حقوق کا مطالبہ کیجیے، مگر اپنے مواقع کو کبھی نظر انداز نہ کیجیے۔ □□

ہندوستان-ارجنٹینا نے تجارتی واقتصادی تعاون بڑھانے پرزور دیا

نئی دہلی، (یواین آئی) ہندوستان-ارجنٹینا مشترکہ تجارتی کمیٹی کے چوتھے اجلاس میں دونوں ممالک نے کان کنی، توانائی اور انفراسٹرکچر سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا ہے۔ بیونس آئرس کے پالاسیوسان مارٹن میں 24 اگست کو منعقدہ اجلاس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے جبکہ ارجنٹینا کی جانب سے بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کے سکریٹری فرنانڈو برون نے کی۔ دونوں فریقوں نے 2025 میں وزیراعظم نریندر مودی کے دورۂ ارجنٹینا کے دوران طے شدہ روڈ میپ پر پیش رفت کا جائزہ لیا اور اقتصادی واسٹریٹجک شراکت داری مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ سال 2025 میں ہندوستان اور ارجنٹینا کے درمیان دوطرفہ تجارت 5.6 ارب ڈالر رہی، جس میں 17 فیصد سے زیادہ سالانہ اضافہ درج کیا گیا۔ ہندوستان ارجنٹینا کا پانچواں بڑا تجارتی شراکت دار بن کر ابھرا ہے۔ اجلاس میں ارجنٹینا کے لیتھیم سیکٹر میں ہندوستان کی کھنج بدیش انڈیا لمیٹڈ (کابل) کی سرگرمیوں پر بھی بات چیت ہوئی۔ ارجنٹینا میں کسی ہندوستانی کمپنی کی جانب سے شروع کیا گیا پہلا لیتھیم مائننگ پروجیکٹ، کاٹامارکا میں کابل کی کان کنی کی سرگرمیاں دوسرے مرحلے کی ڈرلنگ مکمل ہونے کے ساتھ کافی آگے بڑھ چکی ہیں۔ سالٹا اور جوجوئی صوبوں میں بھی مزید شراکت داری کے مواقع تلاش کیے جارہے ہیں۔

نیپال میں شدید سیلاب پر کھرگے نے مودی کو لکھا خط

ہندوستانی شہریوں کی سکیورٹی کو اعلیٰ ترین ترجیح دینے کا مطالبہ

کانگریس صدر نے سیلاب سے متاثرہ نیپال کے لیے فوری امداد کی اپیل کی

نئی دہلی۔(ایجنسی) نیپال میں آئے تباہ کن سیلاب کے بعد سے اب تک ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ اس میں دیگر ممالک کے مقابلے ہندوستان بڑھ چڑھ کر مدد کر رہا ہے۔ اس سیلاب میں کئی ہندوستانی اب بھی لاپتہ بتائے جارہے ہیں۔ اسی کے پیش نظر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیراعظم نریندر مودی کو خط لکھا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ملکارجن کھڑگے کا خط شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''کانگریس صدر کھڑگے نے وزیراعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر سیلاب سے متاثرہ نیپال کے لیے فوری انسانی اور امدادی مدد فراہم کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے پھنسے ہوئے اور جن سے رابطہ نہیں ہو پارہا ہے، ایسے ہندوستانی شہریوں کی محفوظ واپسی کو یقینی بنانے کے لیے فوری بچاؤ اور انخلاء کی کوششیں تیز کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔''

کانگریس صدر کھڑگے نے اپنے خط میں لکھا کہ ''مجھے نیپال میں آئے تباہ کن سیلاب پر گہری تشویش ہے، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصان ہوا ہے۔ حالیہ میڈیا رپورٹس کے مطابق 500 سے زائد افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں اور تقریباً 1000 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ اس قدرتی آفت کے باعث ہزاروں افراد کو خوراک، ادویات، پناہ گاہ اور دیگر ضروری امداد کی فوری اور شدید ضرورت ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ نیپال حکومت کے ساتھ تال میل کرتے ہوئے نیپال کے متاثرہ لوگوں تک مناسب انسانی اور امدادی مدد پہنچانا یقینی بنائیں۔''

کانگریس صدر اپنے خط میں مزید لکھتے ہیں کہ ''مجھے ان ہندوستانی شہریوں اور ہندوستانی نژاد افراد کی بھی فکر ہے جو سیلاب کے باعث نیپال کے مختلف حصوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ درخواست ہے کہ متعلقہ حکام کو بچاؤ اور انخلاء کی کوششیں تیز کرنے اور ان کی محفوظ اور جلد ہندوستان واپسی کے لیے تمام ضروری انتظامات کرنے کی ہدایات جاری کی جائیں۔'' انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ''مجھے ان ہندوستانی شہریوں اور ہندوستانی نژاد افراد کی بھی فکر ہے جو نیپال میں پھنسے ہوئے ہیں یا جن سے رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ وزارت خارجہ سے ملی تازہ معلومات کے مطابق تقریباً 320 ہندوستانی شہریوں سے اب بھی رابطہ نہیں ہو پارہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی حکومت اس مشکل وقت میں ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے گی۔'' مسٹر کھرگے نے کہا کہ یہ انتہائی مشکل وقت ہے اور ایسے وقت میں ہندوستان کو نیپال کے عوام کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی، ان تمام خاندانوں کی تشویش کو بھی سمجھنا چاہیے جو اپنے لاپتہ رشتہ داروں کی خبر کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے اس بحران کی گھڑی میں ہر ممکن امداد اور تعاون یقینی بنانے کی اپیل کی۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب کے بعد وہاں 287 ہندوستانی شہری ابھی بھی لاپتہ ہیں اور ہفتے کے روز چار مزید لوگوں کو بچائے جانے کے بعد محفوظ بچائے گئے ہندوستانی شہریوں کی تعداد بڑھ کر 88 ہوگئی ہے۔ وزارتِ خارجہ نے ہفتے کے روز یہ معلومات دیتے ہوئے کہا کہ سیلاب کی وجہ سے چین کے علاقے میں پھنسے 120 ہندوستانی شہری آج وہاں سے زمینی راستے سے ہوتے ہوئے نیپال پہنچ گئے۔ وزارت نے بتایا کہ آج چار ہندوستانی شہریوں کو رسوا میں ایک پن بجلی منصوبے سے بچایا گیا۔ ان کے جلد ہی کاٹھمنڈو پہنچنے کی امید ہے۔ ان کے نام رپو کمار، چنیشور نرجاری، کرپاشنکر اور محمد منہاج الدین ہیں۔ راحت اور بچاؤ کی کارروائیوں میں ہندوستان کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے وزارت نے کہا ہے کہ ہندوستان سے چھ فارنسک ماہر ٹیموں کے آج کاٹھمنڈو پہنچنے کی امید ہے، تاکہ متوفین کی لاشوں کی باقیات کی شناخت کے لیے ڈی این اے نمونوں کے تجزیے میں مدد کی جاسکے۔ اس کے علاوہ سرنگ بچاؤ کے لیے ایک خاص تکنیکی ٹیم کل کاٹھمنڈو پہنچی اور متاثرہ علاقے میں سرنگ بچاؤ میں مدد کے لیے آج سے کام شروع کر دیا۔ ان کی سفارش کی بنیاد پر، سامان کے ساتھ ہندوستان کی ایک خاص سرنگ بچاؤ ٹیم کے آج نیپال پہنچنے کی امید ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وزارتِ خارجہ نے کہا تھا کہ نیپال میں پھنسے تمام شہریوں کو وطن واپس لانے کے لیے حکومت کی طرف سے انتظام کیا جائے گا۔ اسی کے تحت جمعہ کو 21 ہندوستانی شہری وطن واپس لوٹے تھے۔ ہندوستان نے اب تک تین طیاروں میں کئی ٹن امدادی سامان کاٹھمنڈو بھیجا ہے اور اس نے نیپال کو ہر طرح کی انسانی امداد فراہم کرنے کا یقین دلایا ہے۔

راجناتھ کی طلبہ سے تشدد کے بجائے آئینی طریقے سے تبدیلی لانے کی اپیل

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے طلبہ سے بابا صاحب امبیڈکر کے تعلیم حاصل کرو، تحریک چلاؤ اور منظم ہوجاؤ کے منتر کا حوالہ دیتے ہوئے تشدد کے بجائے آئینی اور جمہوری ذرائع سے ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے نیز سماجی اور اقتصادی تبدیلی کو آگے بڑھانے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر سنگھ نے ہفتے کے روز لکھنؤ میں واقع بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی کی تقسیم اسناد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب جمہوری راستے دستیاب ہوں، تب امبیڈکر نے تشدد، انارکی اور غیر آئینی طریقوں کے خلاف خبردار کیا تھا اور انہیں 'انارکی کی گرامر' بتایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں کو انصاف، مساوات، آزادی اور اخوت کی اقدار کی بنیاد پر نوجوان ذہنوں کو تیار کرنا چاہیے، جبکہ تعلیم میں علم، عملی مہارت، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، اقدار اور سماجی حساسیت کی شمولیت ہونی چاہیے۔

نوجوانوں سے روزگار پیدا کرنے والے، مسئلہ حل کرنے والے اور تبدیلی کا محرک بننے کا اپیل کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے تیزی سے ہو رہی تکنیکی تبدیلیوں کے درمیان مسلسل سیکھنے اور وقت کے مطابق ڈھلنے پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ سے 2047 تک وکست بھارت کے ہدف کی سمت میں 'ٹیم انڈیا' کے حصے کے طور پر کام کرنے کا درخواست کی اور کہا کہ پختہ عزم، لچک اور سخت محنت چیلنجوں کو مواقع میں بدل سکتی ہے۔ وزیرِ دفاع نے آتم نربھر بھارت کی سمت میں گزشتہ ایک دہائی میں حکومت کی کوششوں کو اجاگر کیا، جن میں سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، اسٹارٹ اپس اور مینوفیکچرنگ کا شعبہ شامل ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کے خلائی شعبے میں پیشرفت کا بھی ذکر کیا، جس میں انسانی خلائی پرواز اور ہندوستانی خلائی اسٹیشن کے منصوبے نیز نجی خلائی اسٹارٹ اپس کا بڑھتا ہوا کردار شامل ہے۔ تعلیم، تحقیق اور جدت طرازی کے شعبے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ تحقیق وترقی پر اخراجات دوگنے ہوئے ہیں، 34 سالوں کے بعد قومی تعلیمی پالیسی لائی گئی ہے اور ہندوستان عالمی انوویشن انڈیکس میں اوپر آیا ہے نیز دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم بن گیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی ثقافت، تہذیب اور ورثے کو محفوظ رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ وکست بھارت اور آتم نربھر بھارت کے سفر کو صرف اقتصادی ترقی سے نہیں ناپا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی تہذیب، ثقافت اور صلاحیت میں ہندوستان کا بڑھتا ہوا اعتماد میک ان انڈیا کی کامیابی کے پیچھے ہے۔

کھرگے کی توہین پر جے رام کا بی جے پی-آر ایس ایس پر زبانی حملہ

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری اور شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے اتراکھنڈ میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے پروگرام کے بعد مبینہ طور پر ہوئے شدھیکرن پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر حملہ بولا ہے۔ مسٹر رمیش نے الزام لگایا کہ مسٹر کھرگے کے تئیں ایسی دلت مخالف نفرت دکھانے والوں کو اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت سرفراز یا انعام سے نواز سکتی ہے۔ ایسے واقعات کو انجام دینے کی ہمت تبھی آتی ہے، جب انہیں اوپر سے تعاون یا سرپرستی حاصل ہو۔ انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں ایسے واقعات کا بار بار اعادہ کیوں ہورہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی-آر ایس ایس کے نظریے کی بنیاد میں دلتوں کے تئیں نفرت ہے اور وہ چاہے کتنا بھی نقاب اوڑھ لیں، ان کی سوچ بار بار سامنے آجاتی ہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین نے محروم اور دلت طبقے کو سیاسی طاقت دی، جس کی وجہ سے اس طبقے سے آنے والا شخص ملک کی سیاست کے اعلیٰ ترین عہدوں پر پہنچ سکا۔ انہوں نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مسٹر کھرگے کی عزت ووقار پر ہوئے حملے کے خلاف ان سے ایک لفظ بولنے کی امید کرنا بھی بیکار ہے۔

'مہنگائی مین مودی کا ہنٹر پھر چلا ہے'

دہلی-این سی آر میں سی این جی کی قیمت میں تازہ اضافے پر کانگریس کا سخت ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی-این سی آر میں سی این جی کی قیمتوں میں 3.89 روپے فی کلوگرام کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تبدیل شدہ قیمتیں ہفتہ کی صبح 6 بجے سے نافذ ہوگئی ہیں۔ یہ اضافہ قومی راجدھانی کے علاقے میں گیس فراہم کرنے والی کمپنی اندرا پرستھ گیس لمیٹڈ (آئی جی ایل) کی جانب سے کیا گیا ہے۔ سی این جی کی قیمت میں اس تازہ ترین اضافہ پر کانگریس کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''مہنگائی مین مودی کا ہنٹر پھر چلا ہے، سی این جی 3.89 روپے مہنگی ہوگئی ہے۔''

کانگریس اپنی 'ایکس' پوسٹ پر بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے مزید لکھتی ہے کہ ''گزشتہ 6 سال میں سی این جی کی قیمت میں تقریباً 99 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، مطلب قیمت دوگنی ہوگئی ہے۔ اگست 2020 میں سی این جی کی قیمت 43.80 روپے تھی اور اگست 2026 میں 86.98 روپے ہوگئی ہے۔'' پارٹی نے پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ ''مہنگائی مین مودی نے گزشتہ 6 سال میں سی این جی تقریباً 43 روپے مہنگی کردی اور اب بھی قہر جاری ہے...'' ایک آٹو رکشہ ڈرائیور نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''ہر چیز مہنگی ہوتی جارہی ہے۔ کبھی چینی کی قیمت بڑھ جاتی ہے، کبھی سبزیوں کی تو کبھی پیاز کی قیمت میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس کا اثر امیر لوگوں پر نہیں پڑتا لیکن غریبوں پر پڑتا ہے۔ حکومت کو ایک بار سوچنا چاہیے۔ جس طرح مہنگائی بڑھ رہی ہے، وہ ملک کے لیے صحیح نہیں ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ سی این جی سے چلنے والی پرائیویٹ گاڑیوں کے مالکان کے لیے بھی ایندھن کا اضافی خرچ بڑھ جائے گا۔ مسلسل بڑھتی قیمتوں کے درمیان دہلی-این سی آر میں سی این جی گاڑی چلانے والے لوگوں کے لیے ایندھن کا خرچ ایک بڑی تشویش بنتا جارہا ہے۔ اس کے باعث آٹو ڈرائیور آنے والے دنوں میں اپنا کرایہ بھی بڑھانے لگیں گے، جس کا اثر تمام لوگوں پر پڑے گا۔ آئی جی ایل نے ایک بیان میں کہا کہ سی این جی کے لیے درکار گیس کا ایک بڑا حصہ درآمدی ایل این جی کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے، اور مغربی ایشیا میں تنازعہ شروع ہونے کے بعد اس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ آئی جی ایل نے مزید کہا کہ ''بین الاقوامی ایل این جی کی قیمتیں بلند رہیں، اور اس نے لاگت کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ اس لیے سی این جی کی قیمتوں میں اضافے کو جزوی طور پر پورا کرنے کے لیے، 3.89 روپے فی کلو کا اضافہ ضروری ہوگیا ہے۔''

سیف علی خان پر حملہ کیس: کلیدی ملزم نے جرم قبول کرنے کی درخواست دائر کردی

ممبئی، (یواین آئی) بالی ووڈ اداکار سیف علی خان پر قاتلانہ حملے کے مقدمے میں ایک اہم پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب اس معاملے کے کلیدی ملزم محمد شریف الاسلام شہزاد نے ممبئی کی سیشن عدالت میں ایک درخواست دائر کرکے اپنے جرم کا اعتراف کرنے اور رعایت برتنے کی درخواست کی ہے۔ 31 سالہ ملزم، جس کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ بنگلہ دیشی شہری ہے اسے، 16 جنوری 2025 کو باندرہ پر واقع اداکار کی رہائش گاہ پر پیش آنے والے واقعے کے دو روز بعد گرفتار کیا گیا تھا گزشتہ ڈیڑھ برس سے وہ عدالتی تحویل میں ہے۔ ملزم کے وکیل وپل دوشنگ نے درخواست دائر کیے جانے کی تصدیق کی ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج جی پی دیش مکھ کی عدالت، نے 14 اگست کو ملزم کے خلاف فردِ جرم عائد کرکے مقدمے کی سماعت کا آغاز سماعت کیا تھا۔ عدالت نے ملزم کی تازہ درخواست پر استغاثہ سے جواب طلب کرتے ہوئے سماعت 11 ستمبر تک ملتوی کردی ہے۔ واضح رہے کہ فردِ جرم عائد کیے جانے کے وقت ملزم نے خود کو بے گناہ قرار دیا تھا۔

'مچھر مارنے کے لیے تلوار مت چلاؤ'

ایم سی اے پر کارروائی معاملہ میں ایف ڈی اے کو بامبے ہائی کورٹ نے لگائی پھٹکار

ممبئی (ایجنسی) ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن (ایم سی اے) کے اندر چلنے والے کھانے پینے کے مراکز کے فوڈ لائسنس مہاراشٹر ایف ڈی اے (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے معطل کردیے تھے۔ ایم سی اے نے اس کارروائی کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ عدالت نے دوبارہ جانچ کا حکم دیا، نئی جانچ میں تقریباً 98 فیصد قواعد پر عمل پایا گیا۔ اس کے بعد عدالت نے ایف ڈی اے کو پرانے معطلی کے احکامات فوری طور پر واپس لینے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''مچھر مارنے کے لیے تلوار مت چلاؤ۔'' عدالت کا واضح طور پر کہنا تھا کہ قواعد پر عمل کرانا ضروری ہے، لیکن کارروائی متوازن ہونی چاہیے۔

واضح رہے کہ ایف ڈی اے نے ایم سی اے کے احاطے میں چلنے والے کھانے پینے کے مراکز کی جانچ کی تھی۔ اس کے بعد 21 اگست کو ان کے فوڈ لائسنس معطل کردیے گئے تھے۔ ایم سی اے نے اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ 25 اگست کو عدالت نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے ان مراکز کی دوبارہ جانچ کرانے کا حکم دیا۔ ایف ڈی اے نے 29 اگست کو نئی رپورٹ عدالت میں پیش کی، جس میں تقریباً 98 فیصد تک قواعد پر عمل پایا گیا۔ نئی رپورٹ سامنے آنے کے بعد عدالت نے 21 اگست کو جاری کیے گئے معطلی کے احکامات واپس لینے کو کہا۔ عدالت نے مانا کہ جب دوبارہ جانچ میں بڑے پیمانے پر قواعد پر عمل پایا گیا ہے تو لائسنس معطل رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سماعت کے دوران بنچ نے ایف ڈی اے کے افسران سے یہ بھی پوچھا کہ انہوں نے عدالت کی ہدایت پر ٹھیک طرح سے عمل کیوں نہیں کیا۔ عدالت نے کارروائی کو جلد بازی میں لیا گیا فیصلہ قرار دیا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ کھانے کی صفائی اور حفاظت کے قواعد پر سختی ضروری ہے لیکن ہر معاملے میں کارروائی اس کی سنگینی کے لحاظ سے ہونی چاہیے۔ اسی بات کو سمجھاتے ہوئے عدالت نے کہا کہ ''مچھر مارنے کے لیے تلوار مت چلاؤ۔'' یعنی کسی معمولی کمی کے جواب میں ضرورت سے بہت بڑی کارروائی نہیں ہونی چاہیے۔ اس دوران عدالت نے یہ بھی پوچھا کہ کیا افسران خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ بنچ کا کہنا تھا کہ انتظامیہ کو فیصلہ لیتے وقت پورے معاملے کو سمجھنا چاہیے۔

عدالت نے متعلقہ افسر کے کام کرنے کے طریقے پر بھی سخت موقف اختیار کیا۔ بنچ کا کہنا تھا کہ افسر نے بغیر سوچے سمجھے اور قواعد وقوانین جانے بغیر ہی فیصلہ سنادیا۔ سماعت کے دوران عدالت نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ نہ ہماری ہدایات سمجھتے ہیں اور نہ قانون۔ اپنے قواعد تک نہیں پڑھتے اور براہ راست کارروائی کر دیتے ہیں۔'' عدالت کے مطابق اس کی ہدایات سیدھی اور آسان زبان میں لکھی جاتی ہیں تاکہ انہیں سمجھنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ سماعت کے آخر میں عدالت نے ایف ڈی اے کے سامنے ایک تجویز رکھی۔ بڑے ریسٹورنٹ اور کھانے پینے کے مراکز کے لیے الگ ویب پیج بنائے جاسکتے ہیں۔ ان ویب پیج پر صارفین صفائی، کھانے کے معیار اور ذائقے کے بارے میں اپنی رائے دے سکیں۔ اس سے لوگوں کو بھی اپنی بات رکھنے کا موقع ملے گا اور کاروباری افراد کو خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ ''غذائی تحفظ کے قواعد نافذ کرنا ضروری ہے، مگر کارروائی کا مقصد بہتری ہونا چاہیے۔ ہر کمی پر براہ راست لائسنس بند کرنا درست طریقہ نہیں ہے۔''

نیپال-تبت میں پھر ایک گلیشیئر جھیل ٹوٹی

بہار میں گنڈک بیراج کے سبھی 36 اور کوسی کے 17 پھاٹک کھولے گئے

قدرت کے قہر سے نبرد آزما پڑوسی ملک نیپال پر خطرہ اُس وقت مزید بڑھ گیا، جب تبت-نیپال سرحد پر بنی ایک اور گلیشیئر جھیل پھٹ گئی۔ نیپال میں آنے والی اس خوفناک آفت کے بعد ہندوستانی ریاست بہار میں بھی حکومتی وانتظامی مشینری پوری طرح الرٹ موڈ پر آگئی ہے۔ ممکنہ سیلاب کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ریاستی حکومت کے حکم پر گنڈک اور کوسی بیراج سمیت شمالی بہار کے تمام اہم پشتوں کی نگرانی 24 گھنٹے بڑھا دی گئی ہے۔ نیپال کی ندیوں سے آنے والے کثیر پانی اور ملبے کو دیکھتے ہوئے محکمہ آبی وسائل نے ہیڈکوارٹر کی سطح سے افسران اور انجینئروں کی خصوصی ٹیمیں تعینات کی ہیں۔ نیپال سے آنے والے سیلابی پانی کو بغیر کسی رکاوٹ کے نکالنے کے لیے گنڈک بیراج کے تمام 36 گیٹ کھول دیے گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر کی قیادت میں ایک تکنیکی ٹیم بیراج پر مسلسل موجود ہے۔ سارن پشتہ سمیت تمام حساس پشتوں کی گشت بڑھا دی گئی ہے۔ ویرپور میں کوسی بیراج کے 56 میں سے 17 پھاٹک کھول دیے گئے ہیں۔ جمعہ کی شام کوسی بیراج سے تقریباً 1,44,775 کیوسک پانی کا ڈسچارج ریکارڈ کیا گیا۔ تاہم، محکمہ آبی وسائل کے مطابق مشرقی اور مغربی دونوں پشتے پوری طرح محفوظ ہیں اور صورتحال معمول کے مطابق ہے۔ محکمہ آبی وسائل کے ہیڈکوارٹر کی سطح پر ہر نصف گھنٹے میں ندیوں کے ڈسچارج اور آبی سطح کی تازہ صورت حال حاصل کی جارہی ہے۔ متعلقہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس (ڈی ایم) اور پولیس سپرنٹنڈنٹس (ایس پی) کو اپنے اپنے علاقوں میں پشتوں کی خود نگرانی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ کے افسران کا کہنا ہے کہ نیپال کی بھوٹے کوشی ندی سے تقریباً 10 ہزار کیوسک اضافی پانی آنے کا امکان ہے، لیکن اس سے کوسی کے مرکزی بہاؤ پر کوئی بڑا منفی اثر پڑنے کی امید نہیں ہے۔ بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار چودھری نے صورتحال پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ نیپال میں گلیشیئر جھیل پھٹنے سے بڑی تباہی ہوئی ہے، لیکن والمیکی نگر بیراج سے اس مرکز ثقل کی دوری تقریباً 250 سے 300 کلومیٹر ہے۔ اس فاصلے کی وجہ سے نیپال سے بہہ کر آنے والے پانی کی رفتار اور اثر نیچے پہنچتے پہنچتے کافی کم ہوجاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گنڈک ندی کی آبی سطح پہلے ہی معمول سے نیچے بہہ رہی تھی، جس کی وجہ سے جو بھی اضافی پانی آیا، اس سے بہار کے میدانی علاقوں میں بہت خوفناک صورتحال پیدا نہیں ہوئی ہے۔ آبی ماہرین کے مطابق نیپال کی پہاڑیوں سے نکلنے والی گنڈک، تریشولی، بھوٹے کوشی، سکر ہنا اور نارائنی جیسی 2 درجن سے زیادہ ندیاں مغربی چمپارن، گوپال گنج، سارن، مظفرپور اور بیگوسرائے کے لیے ہمیشہ حساس ثابت ہوتی ہیں۔ نیپال میں 100 سے زیادہ ایسی برسٹ آوٹ جھیلیں ہیں۔

ناگیندر کا استعفیٰ جرم کا اعتراف نہیں تھا: پرمیشور

میسورو، (یواین آئی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ جی پرمیشور نے ہفتہ کے روز سابق وزیر بی ناگیندر کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ان کا استعفیٰ دینا غیر ضروری تھا اور بی جے پی نے جان بوجھ کر اس معاملے کو سیاسی ہتھیار بنا دیا۔ پرمیشور نے کہا کہ ناگیندر نے اس لیے استعفیٰ نہیں دیا تھا کہ وہ قصوروار تھے، بلکہ اس لیے استعفیٰ دیا تاکہ حکومت میں ان کی موجودگی سے کانگریس، حکومت یا اس کی قیادت کو کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے یہاں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ ان کے استعفے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ سی بی آئی یا ای ڈی کی کارروائی میں ان کا نام سامنے نہیں آیا تھا اور نہ ہی ان پر رقم وصول کرنے کا کوئی الزام تھا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے بی جے پی پر ''سیاست کرنے'' کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے ایسے حالات پیدا کیے جن کے نتیجے میں ناگیندر کو دو مرتبہ استعفیٰ دینا پڑا۔ پرمیشور نے کہا کہ ناگیندر پارٹی کے ایک نظم وضبط کے پابند سپاہی ہیں۔ انہوں نے صرف اس بات کو یقینی بنانے کے لیے استعفیٰ دیا کہ پارٹی، حکومت اور اس کے رہنماؤں کو کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ناگیندر کے استعفے کو کسی بھی صورت میں ان کے جرم یا غلط کاری کے اعتراف کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

جمعیۃ علماء کے تربیتی اجلاس میں ہندو مسلم اتحاد اور باہمی اخوت کے فروغ پر زور

ملک کی مسموم فضا کو تبدیل کرنے کے لئے جمعیۃ علماء کے کارکنان آگے آئیں: مولانا سید اسجد مدنی

ممبئی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی اجلاس میں باہمی اخوت، ہندو مسلم اتحاد، سماجی خدمت اور مقامی سطح پر جمعیۃ علماء کی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے پر خصوصی زور دیا گیا۔ اجلاس میں ریاست بھر سے جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، اراکین اور نمائندہ افراد نے شرکت کی۔ تلاوتِ کلام پاک اور نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ناظم تربیتی اجلاس مفتی محمد یوسف قاسمی، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر، نے اجلاس کے اغراض ومقاصد اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کی۔ انہوں نے تربیتی پروگرام کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے منعقد کیا جارہا ہے۔ صدرِ محترم مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ کی ہدایت پر مرکزی مجلسِ عاملہ کے چار ارکان پر مشتمل کمیٹی برائے ہندو مسلم اتحاد وباہمی اخوت تشکیل دی گئی ہے، جس کے کنوینر مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند ہیں۔

مولانا سید اشہد رشیدی مدظلہ نے کمیٹی کے طریقۂ کار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس فورم کے تحت منعقد ہونے والے پروگراموں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کی مؤثر شرکت ضروری ہے۔ اگر کسی پروگرام میں سو افراد ہوں تو کم از کم پچاس افراد دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بھی شریک ہوں، تاکہ باہمی تعارف، مکالمے اور اخوت کا ماحول پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام بڑے میدانوں یا وسیع اجتماعات کی شکل میں منعقد کرنے کے بجائے مقامی سطح پر ہندو مسلم اتفاقِ رائے سے منعقد کیے جائیں۔ پروگرام کے اسٹیج پر سیاسی شخصیات کو مدعو نہ کیا جائے، جبکہ برادرانِ وطن میں سنجیدہ، باشعور اور سماجی میدان میں فعال افراد کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی جائے۔ کمیٹی کے کنوینر مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نائب صدر جمعیۃ علماء ہند وکنوینر تحریک ہندو مسلم اتحاد نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی اور جنرل سکریٹری مفتی محمد یوسف قاسمی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ریاست کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے جمعیۃ علماء کے ذمہ داران اور نمائندہ افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

اپنے خطاب میں مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تاریخی موقف ''قومیں اوطان سے بنتی ہیں، مذاہب سے نہیں'' کو عصرِ حاضر کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے اس کی دلنشیں تشریح کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اس لیے بلا تفریقِ مذہب وملت مظلوموں، مجبوروں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنا جمعیۃ علماء کا روزِ اول سے بنیادی مشن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء کے اسی مشن پر اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہوئے دلوں کو جیتا جاسکتا ہے اور ملک کی مسموم فضا کو محبت، اعتماد اور باہمی اخوت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں مقامی جمعیتوں کو بنیادی کردار ادا کرنا ہوگا، جبکہ ضلعی اور ریاستی سطح کی جمعیتوں کا کام نگرانی، رہنمائی اور سرپرستی فراہم کرنا ہے۔ مولانا مدنی نے جمعیۃ علماء کے دستورِ اساسی کی روشنی میں مقامی جمعیتوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ مقامی جمعیت کے علاوہ دیگر سطحوں کی جمعیتیں ایک مقررہ مدت کے لیے تشکیل دی جاتی ہیں، جبکہ مقامی جمعیۃ کی تشکیل کے لیے کوئی متعین مدت نہیں رکھی گئی۔ دستور میں ہر سال کم از کم دو مقامی جمعیتیں قائم کرنے کی تاکید بھی کی گئی ہے، جس سے مقامی سطح پر تنظیمی وسماجی کام کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ مولانا مدنی کی ہدایت پر اجلاس کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے تمام شرکائے اجلاس سے عہد لیا کہ وہ اپنی اپنی مقامی سطح پر جمعیۃ علماء کے بینر تلے برادرانہ اخوت، ہندو مسلم اتحاد، باہمی اعتماد اور خدمتِ خلق کے اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آخر میں مولانا سید اسجد مدنی مدظلہ کی دعا کے ساتھ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں شرکائے اجلاس نے نمازِ ظہر ادا کی اور ظہرانے میں شرکت کی۔

حیات طیبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دور میں انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہیں

کیرالہ کے ارناکولم میں منعقدہ گرانڈ میلاد کانفرنس سے سی فیضی کا خطاب

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) کوچی کے ارناکولم میں منبع العلوم ایجوکیشنل سینٹر کے تحت ۱۵واں سالانہ ایک روزہ عظیم الشان پیمانہ پر گرانڈ میلاد کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ریاست کی مقتدر شخصیات، سادات سمیت ہزاروں فرزندان توحید نے شرکت کی۔ کانفرنس کا افتتاح کیرالہ کے محکمہ سماجی انصاف کے وزیر وی عبدالغفور نے کیا۔ اس موقع پر کانفرنس سے کلیدی خطاب میں مرکزی حج کمیٹی کے رکن اور مرکز کے سکریٹری معروف عالم دین مولانا سی محمد فیضی نے کہا کہ حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے پیغامات ہر زمانے اور ہر دور کے لیے قابلِ عمل اور آفاقی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے ایک کامل، جامع اور عملی نمونۂ زندگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی صرف کسی خاص قوم، زمانے یا طبقے کے لیے نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے لیے ہدایت، رحمت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ سی فیضی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو محبت، اخوت، مساوات اور احترامِ انسانیت کا درس دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزوروں، یتیموں، مسکینوں، عورتوں اور معاشرے کے محروم طبقات کے حقوق کی حفاظت کی اور ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جس کی اساس عدل، رحم اور باہمی تعاون پر قائم تھی۔ اس موقع پر اہم سادات کرام کثیر تعداد میں شریک رہے، جن کے قابل ذکر اسماء سید فضل پوقویا، سید کے ایس کے تنگل، سید شہاب جفری، سید زین العابدین جمل اللیل، سید پی ایم ایس تانگل وڈوتھلا، سید حامد بافقیہ، سید زین العابدین، سید شبیر تنگل، سید حامد کویا، سید مناف شہری، سید شہزاد اور سید جلال الدین جمال اللیل نے قیادت وسرپرستی کی۔ میلاد کانفرنس کی صدارت سید عبدالفتاح نے کی۔ منبع العلوم کے وائس چیئرمین اور جمعیت علماء کے ضلعی صدر گلتھرا ے پی عبدالقادر مدنی نے حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب کیا، جبکہ سنی جمعیۃ المعلمین کے ریاستی صدر سید علی بافقیہ نے دعا کی قیادت کی۔ آخر میں ملک کی امن وسلامتی کی دعا اور صلوۃ وسلام پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ اور پتھراؤ کرنے کا الزام

دیوبند، 29/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند تھانہ علاقہ کے گاؤں سہگانی میں ایک شخص کے گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ، پتھراؤ اور دھمکیاں دینے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ نے کوتوالی میں شکایت درج کرائی ہے، جس میں گاؤں کے ہی دس لوگوں پر لاٹھی ڈنڈوں اور لوہے کی راڑ لیکر گھر میں گھسنے اور گھر کے مین گیٹ کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔

گاؤں سہاگنی کے رہنے والے انیل کمار کے مطابق دیررات تقریباً ساڑھے نو بجے کچھ لوگ لاٹھیوں اور لوہے کی سلاخوں سے لیس ہوکر ان کے گھر پہنچے۔ الزام ہے کہ حملہ آوروں نے مرکزی دروازے کو نقصان پہنچایا، زبردستی گھر میں گھس گئے اور گھر والوں کو گالی گلوچ کرتے ہوئے مارنے کی کوشش کی۔ مزاحمت اور خوف کے باعث گھر والوں نے ایک کمرے میں جاکر دروازہ اندر سے بند کر کے اپنی جان بچائی۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ ملزمان نے اس کے گھر میں توڑ پھوڑ کی اور پتھراؤ بھی کیا۔ اس کے بیٹے نے 112 نمبر پر کال کی اور پولیس کو جائے وقوعہ پر بلایا۔ الزام ہے کہ پولیس کے پہنچنے سے پہلے ہی ملزمان انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے فرار ہوگئے۔ انیل کمار نے واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج دستیاب ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شکایت کی بنیاد پر کیس کی تفتیش کی جارہی ہے۔

ایس پی کا مطلب لوٹ کھسوٹ، ڈاکوؤں کا گروہ: یوگی آدتیہ ناتھ

دیوریا: 29 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ''ایس پی کا مطلب ہے لوٹ کھسوٹ، ایس پی کا مطلب ہے ڈاکوؤں کا ایک گروہ۔'' یوگی نے یہاں 305 کروڑ روپے سے زیادہ کی 80 ترقیاتی اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ''2017 سے پہلے کہاوت تھی دیکھ سپائی، بیٹی گھبرائی۔'' لکھنؤ واقع جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر (جے پی این آئی سی) کی تعمیر میں بدعنوانی کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا، ''اپنی عیاشی کے لیے ایس پی سربراہ نے ریاست کے خزانے میں جو ڈاکہ ڈالا، اس کے لیے عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔'' وزیر اعلیٰ نے دعویٰ کیا کہ پہلے ریاست میں مافیا کی متوازی حکومت چلتی تھی، لیکن آج اتر پردیش اپنے نام کے مطابق ترقی کر چکا ہے اور اب کوئی ریاست کو ''بیمارو ریاست'' یا ''پرشن پردیش'' نہیں کہتا۔ یوگی نے کہا، ''اب اتر پردیش میں 'ایک ضلع، ایک مافیا' نہیں بلکہ 'ایک ضلع، ایک میڈیکل کالج' ہے۔ ہم نے مافیا کو مٹی میں ملا دیا تو انسیفلائٹس کا بھی خاتمہ کر دیا۔'' وزیر اعلیٰ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ''2017 سے پہلے اتر پردیش میں نہ ترقی تھی، نہ سلامتی تھی اور نہ عزت تھی۔ نہ روزگار تھا، نہ غریبوں کے لیے گھر، بیت الخلا، ایل پی جی کنکشن، بجلی اور سڑکیں تھیں۔ اسکول نقل کے اڈے بن گئے تھے۔'' یوگی نے کہا کہ 15 جولائی سے 15 نومبر تک انسیفلائٹس کا دور دیوریا، مہراج گنج، گورکھپور، سدھارتھ نگر، کشی نگر، سنت کبیر نگر اور بستی میں خوف کا سبب بنتا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا، ''یہ بیماری نہیں بلکہ ایس پی-کانگریس حکومتوں کی بیمار ذہنیت تھی۔ 40 سال میں 50 ہزار معصوموں کی موت ہوگئی، لیکن ایس پی یا کانگریس کا کوئی وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم حال جاننے نہیں آیا۔'' پروگرام میں وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی، دیہی ترقی کی وزیر مملکت وجے لکشمی گوتم اور رکن اسمبلی ڈاکٹر شلبھ منی ترپاٹھی سمیت کئی رہنما موجود تھے۔

پولیس کا 'عجیب' کارنامہ: تھانے سے ہی ضبط سیز شدہ ٹرک چوری
پولیس نے چوروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا!

آگرہ: 29 اگست (پی این ایس) آگرہ پولیس کا ایک عجیب و غریب معاملہ سامنے آیا ہے۔ آر ٹی او (RTO) نے جس ٹرک کو اوور لوڈنگ کے جرم میں سیز کیا تھا، وہی ٹرک ایکتا تھانے سے چوری ہوگیا۔ پولیس نے اس بات کو چھپایا اور اندرونی طور پر تفتیش شروع کردی۔ بعد میں آگرہ پولیس نے ضلع سدھارتھ نگر کی پولیس کی مدد سے ٹرک کو برآمد کر لیا۔ آر ٹی او کے ٹیکس افسر وی کے آنند نے 2 اگست کو ایکتا تھانہ علاقے میں ایک ٹرک کو رکوایا۔ انہوں نے ٹرک کے ڈرائیور کالو رام (سکنہ الور) سے پوچھ گچھ کی۔ ضروری دستاویزات نہ ملنے پر ٹیکس افسر وی کے آنند نے ٹرک کو اوور لوڈ پایا اور اسے سیز کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی 69,500 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اس کے بعد مسافر ٹیکس افسر نے ٹرک کی چابی ایکتا تھانے میں جمع کرادی، مگر 5 اگست 2026 کی دیررات ٹرک ایکتا تھانے سے غائب ہوگیا۔ ایکتا تھانے سے ٹرک چوری ہونے اور پھر برآمد کیے جانے کی معلومات ملی ہیں۔ اس پورے معاملے کی باریک بینی سے جانچ کی جارہی ہے۔ تفتیشی رپورٹ کی بنیاد پر قصوروار پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس واردات سے ایکتا تھانے میں کھلبلی مچ گئی۔ پولیس نے جب تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ ٹرک لکھنؤ ایکسپریس وے سمیت دیگر ٹول پلازوں سے گزرا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹول پلازہ کی سی سی ٹی وی (CCTV) فوٹیج میں ٹرک 5 اور 6 اگست کی درمیانی رات 12:28 بجے جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اسی فوٹیج کی بنیاد پر پولیس نے ٹرک کی لوکیشن معلوم کی اور سدھارتھ نگر پولیس کو اطلاع دی۔ جس پر کارروائی کرتے ہوئے ایکتا تھانے سے چوری ہونے والا سیز شدہ ٹرک سدھارتھ نگر سے برآمد کرلیا گیا۔

راکھی میکنگ مقابلہ 2026 کا شاندار انعقاد

میرٹھ۔ ہم قدم نالیہ سنستھا کی جانب سے راکھی میکنگ مقابلہ 2026 کا انعقاد مورخہ 27 اگست 2026 کو روز میری جونیئر ہائی اسکول، فتح اللہ پور، میرٹھ میں کیا گیا۔ مقابلے کا موضوع 'راکھی دیش کے رکھشکوں کے نام' رکھا گیا۔ اس مقابلے کے ذریعے بچوں نے ملک کی حفاظت کرنے والے بہادر جوانوں کے تئیں اپنے احترام اور جذبات کو تخلیقی فن کے ذریعے پیش کیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی جناب عبدالمالک انصاری، آرٹ ڈائریکٹر، ہم قدم نالیہ سنستھا رہے۔ پروگرام میں مہمان روز میری جونیئر ہائی اسکول کے منیجر جناب انیل کمار موجود رہے۔ پرنسپل اور اسکول کے تمام اساتذہ بھی موجود رہے۔ ساتھ ہی ہم قدم نالیہ سنستھا کے سکریٹری جناب محمد عابد بھی پروگرام میں موجود رہے۔ انہوں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں اپنی دعاؤں سے نوازا اور ان کی صلاحیتوں کو سراہا۔ مقابلے میں اسکول کے بچوں نے جوش و خروش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بچوں نے مختلف رنگوں، آرائشی اشیاء اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے خوبصورت اور دلکش راکھیوں کو تیار کیا۔ مقابلے کے ذریعے بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ حب الوطنی اور ملک کے محافظوں کے تئیں احترام کے جذبے کو فروغ دیا گیا۔ مقابلے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء کو اول، دوم اور سوم انعامات سے نوازا گیا۔

اول انعام: چھوی و گنجن
دوم انعام: دھانی وارہان
سوم انعام: دیووانشا

مہمانِ خصوصی جناب عبد المالک انصاری نے بچوں کی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے مقابلے بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ان میں حب الوطنی اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری کے جذبے کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ ہم قدم نالیہ سنستھا کے سکریٹری جناب محمد عابد نے بھی بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی صلاحیتوں کو پلیٹ فارم اور مواقع فراہم کرنا معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے تمام شریک بچوں کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں اور نیک خواہشات پیش کیں۔ پروگرام کے اختتام پر ہم قدم نالیہ سنستھا کی جانب سے اسکول انتظامیہ، منیجر، پرنسپل، تمام اساتذہ اور تمام شریک بچوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ پروگرام جوش و خروش، تخلیقی صلاحیتوں اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

مسلم معاشرے میں پردے کا عام ماحول بنانے پر محنت کی جائے۔ زینب عرشی عرف روحی فاطمہ

دیوبند، 29/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) اتر پردیش ہائی کورٹ کے ایک مشاہداتی حکم میں حجاب کو اسلام کا لازمی حصہ نہ مانے جانے پر دیوبند کی خواتین نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم عدالت کا احترام کرتے ہیں لیکن اس مشاہدے سے اتفاق نہیں رکھتے، اس سلسلہ میں مدرسہ جامعۃ الہامیہ للبنات کی معلمہ زینب عرشی عرف روحی فاطمہ نے کہا کہ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ ''حجاب اسلام میں لازمی نہیں ہے'' نصوص قرآنی کے سراسر خلاف ہے، غالباً جج صاحبان نے مسلم خواتین کی عمومی بے حجابی کو اپنے فیصلے کی بنیاد بنایا ہے۔

دھیان چند کی کھیل کی روح اور حب الوطنی کو اپنی زندگی میں اپنائیں نوجوان: پروفیسر شیرانی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): کھیل کے موقع پر آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے یونیورسٹی جمنازیم میں اورینٹیشن اینڈ انڈکشن پروگرام-2026 کے شرکاء جم ممبران میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ پروگرام میں ہاکی کے جادوگر میجر دھیان چند کو یاد کرتے ہوئے نوجوانوں کو ان کے جذبۂ کھیل، نظم و ضبط، کھیل کے جذبے اور حب الوطنی کے راستے پر چلنے کے لیے ترغیب دی گئی۔

پروگرام کی صدارت جمنازیم کلب کے سابق صدر پروفیسر ایف۔ ایس۔ شیرانی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ میجر دھیان چند صرف ایک عظیم کھلاڑی ہی نہیں بلکہ لگن، نظم و ضبط اور حب الوطنی کے لیے ایک عظیم ترغیب کا ذریعہ بھی تھے۔ نوجوانوں کو ان کی زندگی سے تحریک حاصل کرتے ہوئے کھیل کو محض مقابلے کا ذریعہ نہیں بلکہ کردار سازی اور ملک کی خدمت کا وسیلہ بنانا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سر ضیاء الدین ہال میں میجر دھیان چند کے نام سے دھیان چند ہاسٹل بھی قائم ہے، جو یونیورسٹی میں ان کے احترام اور کھیلوں کی وراثت کی علامت ہے۔ مہمانِ خصوصی یونیورسٹی گیمز کمیٹی کے سکریٹری پروفیسر یوسف اجمع خان نے جم ممبران میں اسناد تقسیم کیں۔ انہوں نے اورینٹیشن اینڈ انڈکشن پروگرام-2026 کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرام نوجوانوں میں فٹنس، نظم و ضبط اور کھیلوں کے تئیں بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے میجر دھیان چند کے کھیل کے تئیں جذبے اور لگن کو نوجوانوں کے لیے قابلِ تقلید قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسی طرح کا جذبہ کھیلوں میں بہترین کارکردگی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

تمام مہمانوں کا استقبال جم میوزیم کلب کے صدر ڈاکٹر افتخار احمد انصاری نے کیا۔ مہمانانِ خصوصی کے طور پر ڈپٹی پراکٹر پروفیسر عفت اصغر، اے ایم یو طلبہ یونین کے سابق نائب صدر حیدر علی خان اسد، ڈاکٹر آصف خان، ڈاکٹر سرفراز اور ڈاکٹر معراج نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر طلبہ نے میجر دھیان چند کی تصاویر لہرا کر ان کے تئیں اپنے احترام اور محبت کا اظہار کیا۔

پروگرام کی نظامت جمنازیم کے انسٹرکٹر مظہر القمر نے کی۔ اس موقع پر گیمز کمیٹی کے کوچز میں خسرو معروف، سردار حسین، نوید، عمران شبلی، ریاض احمد، اقبال احمد، شاداب احمد خان، محمد رضوان سمیت درجنوں جم ممبران اور طلبہ موجود رہے۔

جعلی آئی ڈی پر جیو سم ایکٹیویٹ کر کے سائبر ٹھگوں کو بیچنے والے دو جعلساز گرفتار
ملزمان کے قبضے سے جیو کمپنی کے 33 نئی سم، تین موبائل فون، آدھار کارڈ اور پین کارڈ برآمد کیے

بلندشہر 29 اگست (زبیر شاد) سائبر جرائم میں ملوث افراد کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت سائبر کرائم پولیس ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے جعلی آئی ڈی پر جیو سم کارڈ ایکٹیویٹ کر کے سائبر ٹھگوں کو فروخت کرنے والے دو شاطر ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے تین موبائل فون، جیو کمپنی کی 33 نئی سم کارڈ، ایک آدھار کارڈ اور ایک پین کارڈ برآمد کیا ہے۔ پولیس کے مطابق سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلندشہر کی ہدایت اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کرائم کی نگرانی میں 29 اگست 2026 کو تھانہ سائبر کرائم پولیس ٹیم نے مقدمہ نمبر 28/2026، دفعہ 318(4)، 61(2) بی این ایس اور 66 ڈی آئی ٹی ایکٹ میں مطلوب ملزمان کی تلاش اور تفتیش کے دوران دونوں ملزمان کو گرفتار کیا۔ تفتیش کے دوران اسماعیل اور روبید کے نام سامنے آئے تھے۔ پولیس کے مطابق دونوں بڑے پیمانے پر لوگوں کے نام پر دھوکہ دہی سے سم کارڈ ایکٹیویٹ کر کے سائبر فراڈ کرنے والے جرائم پیشہ افراد کو فروخت کرتے تھے۔ پولیس نے دونوں ملزمان کو گرفتار کر کے قانونی کارروائی شروع کردی ہے اور انہیں عدالتی تحویل میں بھیجا جارہا ہے۔ گرفتار ملزمان کے نام اسماعیل ولد احمد الدین ساکن گاؤں شریف پور بھینسر ولی تھانہ اگوتہ ضلع بلندشہر اور روبید ولد ہارون علی ساکن گاؤں گنگا ولی تھانہ بی بی نگر ضلع بلندشہر بتائے گئے ہیں۔

ایس پی کرائم نریش کمار کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے بتایا کہ اسماعیل جیو کمپنی کا پی او ایس ایجنٹ ہے، جو کمپنی کے ملازم راشد کے ذریعے ڈسٹری بیوٹر سے نئی سم کارڈ حاصل کر کے روبید کو فراہم کرتا تھا۔ روبید یہ سم کارڈ شاداب عرف بٹو کو دیتا تھا، جو عام لوگوں کو فریب دہی سے ان کی آئی ڈی پر سم کارڈ ایکٹیویٹ کراتا اور بعد میں انہیں سائبر فراڈ کرنے والے جرائم پیشہ افراد کو فروخت کردیتا تھا۔ پولیس کے مطابق ہر سم کارڈ کے عوض شاداب عرف بٹو روبید کو 600 روپے، روبید اسماعیل کو 450 روپے جبکہ اسماعیل ڈسٹری بیوٹر کو قانونی فیس کے طور پر 220 روپے ادا کرتا تھا۔ ملزمان نے اب تک اسی طریقے سے 150 سے زائد سم کارڈ ایکٹیویٹ کر کے فروخت کیے ہیں۔ پولیس کو ملزمان کے موبائل فون میں موجود واٹس ایپ چیٹ سے 142 موبائل نمبروں کی تفصیلات بھی حاصل ہوئی ہیں۔ پولیس کی جانب سے گرفتار ملزمان کے خلاف تھانہ سائبر کرائم پر مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

ربیع الاول کے موقع پر مولانا عامر میاں کا پُرجوش استقبال، ملک میں امن و سلامتی کی دعا

کھاگا/فتح پور۔ اسلامی تقویم کے بابرکت مہینے ربیع الاول کے موقع پر کھاگا قصبے میں نکالے گئے جلوس کے دوران مذہبی ہم آہنگی، بھائی چارے اور باہمی محبت کا خوشگوار ماحول دیکھنے کو ملا۔ جلوس کے دوران نواسۂ حضور، اصحابِ ملت مولانا عامر میاں صفوی مصباحی کا لوگوں نے گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر انہیں ربیع الاول کی مبارکباد پیش کی گئی اور ملک و معاشرے میں امن، سلامتی، بھائی چارے اور خوشحالی کے لیے دعا کی گئی۔ ربیع الاول اسلامی تاریخ میں خصوصی اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے۔ اسی ماہ میں پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ مسلمان اس ماہ کو رحمت، محبت، انسانیت اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی تعلیمات کو یاد کرنے کے موقع کے طور پر مناتے ہیں۔ اس دوران مساجد اور دیگر مذہبی مقامات پر محافلِ میلاد، نعتِ پاک، درود و سلام اور دیگر مذہبی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ کھاگا میں نکالے گئے جلوس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ شرکائے جلوس نے نعتِ پاک اور مذہبی نعروں کے ذریعے پیغمبرِ اسلام ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ مختلف مقامات پر جلوس کا استقبال کیا گیا اور شرکائے جلوس کے لیے پانی وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق امیدوار رام تیرتھ پرمہنس (سابق ڈی آئی جی)، انجینئر سدھارتھ کوری، رتنیش رتنا، کھاگا اسمبلی کے صدر ڈاکٹر افسر علی، کھاگا کے صدر ایڈووکیٹ شیو سنگھ یادو، طلبہ سبھا کے رہنما پرویز عالم، انکت یادو، کامران رائن، محسن نفیس رائن اور سینئر و تسلیم شدہ صحافی نفیس احمد عرف منا رائن سمیت دیگر معززین نے مولانا عامر میاں صفوی مصباحی کا استقبال کیا۔ استقبالیہ کے دوران مولانا عامر میاں کو ربیع الاول کی مبارکباد پیش کی گئی اور ملک کی ترقی، خوشحالی، امن و سلامتی اور باہمی بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی۔ مولانا عامر میاں نے بھی لوگوں کو ربیع الاول کی مبارکباد دیتے ہوئے پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے اور محبت، اخوت، انسانیت اور امن کا پیغام عام کرنے کی تلقین کی۔

پولیس اور گؤکشوں میں تصادم: ایک گؤکش کی ٹانگ میں گولی لگی

دیوبند، 29/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیر رات پولیس اور گؤکشوں کے درمیان ہونے والے تصادم میں گولی لگنے سے گائے کے ذبیحہ کا پولیس کو مطلوب ایک ملزم زخمی ہوگیا، جسے پولیس نے گرفتار کرلیا جبکہ اس کا ساتھی موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ایک پستول اور بغیر نمبر پلیٹ والی موٹر سائیکل بھی برآمد کی ہے۔ تفصیل کے مطابق دیوبند بڈگاؤں روڈ پر واقع گاؤں لکھری کے قریب رات 12 بجے کے قریب گاڑیوں اور مشکوک افراد کی چیکنگ کے دوران پولیس نے دیوبند سے بائک پر سوار دو افراد کو رکنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے رکنے کے بجائے پولیس پر گولی چلادی اور بڈگاؤں کی طرف بھاگنے کی کوشش کی۔ پولیس نے تعاقب کیا تو ملزم کی موٹر سائیکل بے قابو ہوکر جھبیرن روڈ پر جاگری۔ اس کے بعد انہوں نے درختوں کے پیچھے چھپ کر دوبارہ پولیس ٹیم پر گولی چلا دی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں ایک مجرم کی ٹانگ میں گولی لگ گئی۔ پولیس ٹیم نے اسے گرفتار کرلیا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ گرفتار ملزم کی شناخت بھیڈی تھانہ منڈی، سہارنپور کے رہنے والے خالد کے طور پر ہوئی ہے، جبکہ وہ اس وقت دیوبند کے فولاد پورہ محلہ میں رہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خالد دیوبند تھانہ میں درج گائے ذبیحہ ایکٹ کے تحت ایک کیس میں مطلوب تھا۔ اس کے خلاف سہارنپور اور مظفر نگر اضلاع کے مختلف تھانوں میں گینگسٹر ایکٹ، قتل کی کوشش اور گائے ذبیحہ سمیت کئی مقدمات درج ہیں۔

جلوس محمدی کو بہتر بنانے کے لیے مسلم کمیٹی کی پہل

امروہہ (نامہ نگار): آئندہ سال جلوسِ عید میلاد النبیؐ میں صرف مسلم کمیٹی کی گاڑیاں ہی شامل ہوں گی، جبکہ کسی بھی دوسری گاڑی یا چھوٹا ہاتھی کو جلوس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ فیصلہ مسلم کمیٹی امروہہ کے ایک جائزہ اجلاس میں لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق محلہ کوٹ میں واقع منصور احمد ایڈوکیٹ کی رہائش گاہ پر محمد حسین ایڈووکیٹ کی صدارت اور حاجی خورشید انور کی نظامت میں جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ مکارم علی کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا، جس کے بعد فہیم امروہوی نے بارگاہِ رسالتؐ میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اجلاس کے دوران اراکین نے جلوس کے موقع پر بعض لوگوں کی جانب سے بغیر اجازت گاڑیوں پر ڈی جے اور ڈسکو لائٹس لگا کر کی جانے والی غیر اخلاقی سرگرمیوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ مسلم کمیٹی کے ذمہ داران نے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ جلوس میں صرف مسلم کمیٹی کی ۲۰ گاڑیاں ہی شامل رہیں گی اور نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی گاڑی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس موقع پر سرپرست منصور احمد ایڈوکیٹ نے کہا کہ کمیٹی کے اراکین نے دن رات محنت کی، لیکن ڈی جے والوں کی نازیبا حرکات انتہائی قابلِ مذمت ہیں۔ جلوس کے کمانڈر محمد حسین ایڈوکیٹ نے کہا کہ تمام تر سمجھانے اور اعلان کے باوجود کچھ شرارتی عناصر نے ڈی جے اور جنریٹر کا استعمال کر کے جلوس کی عظمت کو ٹھیس پہنچانے کا کام کیا ہے۔ اجلاس میں منصور احمد ایڈوکیٹ، حاجی خورشید انور، فیض عالم رائینی، سرتاج عالم منصوری، حاجی عبدالقیوم رائینی، محمد حسین ایڈووکیٹ، علی امام رضوی ایڈووکیٹ، قاسم خان، عمران پاشا ایڈووکیٹ، مرغوب صدیقی، اکرام حسین زیدی، شاہ رخ خان ایڈوکیٹ، اصرار احمد ایڈوکیٹ، ندیم احمد ایڈوکیٹ، فیضان مسرور ایڈوکیٹ، یاسر انصاری ایڈوکیٹ، قمر نقوی، ظفر شاہ خان، حسان، فیروز خان، محمد صادق سیفی اور عالم نیتا سمیت دیگر اراکین موجود رہے۔

ٹانڈہ کے محلہ سکراول میں بچوں نے بنایا مسجدِ نبوی ﷺ کا عکس
8 ماہ کی محنت رنگ لائی، دور دراز سے لوگ خوبصورت نمونہ دیکھنے پہنچ رہے

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ٹانڈہ میں انجمن سفینۂ رضا سکراول پورب کی جانب سے مسجدِ نبوی ﷺ کا تیار کردہ خوبصورت نمونہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ تقریباً 60 بچوں نے مسلسل آٹھ ماہ کی محنت کے بعد یہ نمونہ تیار کیا ہے۔ جسے دیکھنے کے لیے دور دراز کے علاقوں سے بھی لوگ ٹانڈہ پہنچ رہے ہیں۔ یہ خوبصورت نمونہ انجمن کے صدر مولانا رضا المصطفیٰ قادری کی رہنمائی میں بچوں نے تیار کیا۔ اس دوران بچوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ساتھ محنت، لگن اور نظم و ضبط کا بھی مظاہرہ کیا۔ مسجدِ نبوی ﷺ کے نمونے کی خوبصورتی اور باریک کاریگری دیکھنے والوں کو متاثر کر رہی ہے۔ جشنِ میلاد کے موقع پر اسے عوام کے لیے پیش کیے جانے کے بعد اسے دیکھنے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مقامی لوگوں نے بچوں کی اس کوشش کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں سے بچوں میں اسلامی مقامات سے محبت کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو مثبت انداز میں استعمال کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

تعلیم کی اہمیت کو سمجھ کر علم حاصل کرنا ضروری: غلام سجاد
ساداتِ امروہہ ویلفیئر آرگنائزیشن کا چوتھا سالانہ ایوارڈ فنکشن

امروہہ: ساداتِ امروہہ ویلفیئر آرگنائزیشن (دہلی) کے زیرِ اہتمام چوتھا سالانہ تقسیمِ ایوارڈ فنکشن نہایت شان و شوکت کے ساتھ آئی ایم انٹر کالج میں منعقد ہوا۔ یہ تقریب ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں امتیازی نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی اور انہیں انعامات سے نوازنے کے سلسلے میں سجائی گئی تھی۔ پروگرام کی صدارت سید حسن امام نے کی۔ جلسے کا باضابطہ آغاز شہریار عمران کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد ساحل امروہی نے بارگاہِ رسالت میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ تقریب میں تشریف لائے مہمانوں کا استقبال الحاج سید حسن بن علی رضن نے کیا، جبکہ تنظیم کے مقاصد اور افتتاحی کلمات غلام سجاد نے پیش کیے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر لاڈلے رہبر نے اپنے مخصوص اور بہترین انداز میں انجام دیے۔ تقسیم انعامات کی اس تقریب میں ہائی اسکول اور انٹر کے ان تمام ہونہار طلباء و طالبات کو شیلڈ، اسناد اور انعامات سے سرفراز کیا گیا جنہوں نے اپنی محنت سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ صدرِ محفل سید حسن امام نے اپنے صدارتی خطاب میں کامیاب طلباء طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم ہی قوم و معاشرے کی ترقی کی اصل کنجی ہے۔

حفاظت کے ساتھ احترام اور برابری کا عزم ہی رکھشا بندھن کی سچی روح: ضیاء الرحمن
رکھشا بندھن پر پسماندہ بستی پہنچے کانگریس کے ضلعی صدر ضیاء الرحمن، دلت بہنوں سے رکھی بندھوا کر دیا سماجی ہم آہنگی کا پیغام

بلندشہر: رکھشا بندھن کے مقدس تہوار کے موقع پر کانگریس کے ضلعی صدر ضیاء الرحمن نے سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور مساوات کا پیغام دیتے ہوئے پہاسو نگر کی پسماندہ بستی میں پہنچ کر دلت بہنوں کے ساتھ رکھشا بندھن کا تہوار منایا۔ اس دوران پراچی، مسکان، بھومی، دیکشا، بھاونا، بھومیکا، پریتی اور شردھا سمیت درجنوں بہنوں نے کانگریس کے ضلعی صدر کو رکھی باندھی اور بھائی بہن کے محبت و اعتماد کے رشتے کو مضبوط کیا۔ رکھی بندھوانے کے بعد کانگریس کے ضلعی صدر ضیاء الرحمن نے تمام بہنوں کو رکھشا بندھن کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ رکھشا بندھن صرف ایک دھاگے کا تہوار نہیں، بلکہ باہمی محبت، اعتماد، احترام اور ذمہ داری کی علامت ہے۔ معاشرے میں کسی بھی طبقے کے ساتھ تفریق نہیں ہونی چاہیے۔ ہر بہن اور ہر بیٹی کا احترام اور تحفظ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ رکھشا بندھن کا تہوار ہمیں ذات پات، مذہب اور معاشی حالت کی دیواروں سے بالاتر ہوکر ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں ساتھ کھڑے ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ معاشرہ تبھی مضبوط ہوگا جب ہر فرد کو برابری کا احترام اور حق ملے گا۔ ضیاء الرحمن نے کہا کہ دلت، محروم اور کمزور طبقات معاشرے کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ ان کے احترام، حقوق اور تحفظ کے لیے ہمیشہ آواز اٹھانا ہماری سماجی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بہنوں کو ہر سکھ دکھ میں ساتھ کھڑے رہنے اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ کانگریس کے ضلعی صدر نے کہا کہ ایسے سماجی پروگراموں کا مقصد صرف تہوار منانا نہیں بلکہ معاشرے میں مساوات، ہم آہنگی، بھائی چارے اور باہمی اعتماد کو مضبوط کرنا ہے۔ رکھشا بندھن کا پیغام یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی حفاظت، احترام اور حقوق کے لیے ہمیشہ ڈٹے رہیں۔ اس موقع پر کانگریس کے ضلعی سکریٹری نریش بالمیکی، صغیر احمد، صدر عقیل پٹھان، بھجن لال جاٹو، پرویز پٹھان، منا جم خان، راج کمار بھیل، کلدیپ شرما، شیو کمار، ہنیت یادو وغیرہ موجود رہے۔

کسی بھی متاثرہ خاندان کو امداد کیلئے بھٹکنا نہیں پڑے گا

بلیا میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا یوگی نے فضائی سروے کیا

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سیلاب متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی حکومت بحران کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔انہوں نے یقین دلایا کہ کسی بھی متاثرہ خاندان کو راحت اور امداد کے لیے بھٹکنا نہیں پڑے گا۔مستحق خاندانوں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ مسلسل ملتا رہے گا۔سیلاب کے مسئلے کے مستقل حل کی سمت حکومت کی جانب سے شروع کی گئی کوششوں کو مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جائے گا۔وزیر اعلیٰ نے آج ضلع بلیا کے سیلاب متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کرنے اور متاثرہ خاندانوں میں امدادی سامان تقسیم کرنے کے بعد منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔انہوں نے کہا کہ قدرتی آفت کے باوجود بلیا کے لوگوں نے جس صبر، حوصلے اور ہمت کے ساتھ حالات کا سامنا کیا، وہ قابل ستائش ہے۔انہوں نے سیلاب متاثرہ خاندانوں کی جانب سے انتظامیہ کے تعاون پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہ خود سیلاب متاثرہ علاقوں کا معائنہ کرنے کے بعد یہاں پہنچے ہیں۔ بانس ڈیہ، بلیا اور بیریا اسمبلی حلقوں میں جہاں بھی کٹاؤ یا آب زدگی کے باعث سیلاب کی صورتحال پیدا ہوئی ہے، وہاں کا معائنہ کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ مسلسل عوامی نمائندوں اور انتظامیہ کے رابطے میں رہے اور کئی مرتبہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بھی سیلاب راحت کاری کے کاموں کا جائزہ لیا، تاکہ کسی بھی متاثرہ خاندان کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ چند دنوں میں ریاست میں ہونے والی شدید بارش کے باعث تقریباً 26 اضلاع سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان اضلاع میں مسلسل راحت اور بچاؤ کے کام جاری ہیں۔ایک لاکھ 71 ہزار سے زیادہ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں، جبکہ 251 گاؤں سیلاب کی زد میں آئے ہیں۔ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کو محفوظ سیلاب پناہ گاہوں میں رکھا گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں راحت کاری کے کاموں کی نگرانی اور انتظام کے لیے 447 سیلاب چوکیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ہر متاثرہ علاقے میں راحت مراکز قائم کیے گئے ہیں، جہاں سیلاب متاثرین کے لیے کھانے، رہائش اور ضروری امدادی سامان کا انتظام کیا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سال ریاست میں سیلاب سے متاثرہ اضلاع کی تعداد گزشتہ برسوں کے مقابلے میں کم رہی ہے۔ پہلے بارش کے دوران تقریباً 36 سے 40 اضلاع سیلاب سے متاثر ہوتے تھے، جبکہ اس مرتبہ تقریباً 26 اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ اس بار جانی نقصان بھی کم سے کم رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ سیلاب کے مسئلے کے مستقل حل کے لیے دریاؤں کو چینلائز کرنے اور ضرورت کے مطابق ڈریجنگ کے ذریعے دریاؤں کے بہاؤ کو منظم کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ خصوصی طور پر گھاگھرا ندی میں جہاں ضرورت ہوگی، وہاں ڈریجنگ اور چینلائزیشن کرائی جائے گی۔ڈریجنگ سے نکلنے والی سلٹ کا استعمال پشتوں کو مضبوط بنانے میں کیا جاسکتا ہے۔ضرورت کے مقامات پر پتھروں سے ٹھوکر بنا کر کٹاؤ روکا جائے، تاکہ مستقبل میں سیلاب کے مسئلے پر کافی حد تک قابو پایا جاسکے۔ سیلاب سے مستقل تحفظ ملنے پر کسان ہر موسم میں اپنی زرخیز زمین پر کاشت کرسکیں گے، جس سے ان کی آمدنی اور معیارِ زندگی میں بہتری آئے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر سیلاب متاثرہ خاندان کو راحت کٹ کے ذریعے ضروری غذائی اشیا اور روزمرہ استعمال کا سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔ راحت کٹ میں 10 کلو آٹا، 10 کلو چاول، 2 کلو ارہر کی دال، 2 کلو چنا، 2 کلو بھنا چنا، ایک کلو چینی، بسکٹ، ماچس، موم بتی، نہانے کا صابن، کپڑے دھونے کا صابن، مصالحے، ایک کلو ریفائنڈ تیل، ایک کلو نمک، سینیٹری پیڈ، ڈسپوزیبل بیگ، ڈیٹول، 10 کلو آلو، لائی، بالٹی، مگ، ٹارچ اور چھتری سمیت دیگر ضروری اشیا فراہم کی جا رہی ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس کے علاوہ متاثرہ خاندانوں کو میڈیسن کٹ بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ ضرورت کے مطابق ادویات اور وافر مقدار میں کلورین کی گولیاں دستیاب کرائی جا رہی ہیں، تاکہ سیلاب کے بعد پیدا ہونے والی صحت سے متعلق مشکلات سے لوگوں کو محفوظ رکھا جاسکے۔ سیلاب کے دوران سانپ، بچھو اور دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے واقعات کا خدشہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کتے کے کاٹنے یا جنگلی جانوروں کے حملے کی صورت میں فوری علاج کو یقینی بنانے کے لیے تمام کمیونٹی ہیلتھ سینٹروں اور ضلعی اسپتالوں میں اینٹی اسنیک وینم اور اینٹی ریبیز ویکسین کی مناسب دستیابی یقینی بنائی گئی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کا مقصد صرف انسانوں کو راحت پہنچانا ہی نہیں بلکہ متاثرہ خاندانوں کے مویشیوں کو بھی محفوظ رکھنا ہے۔ مویشیوں کی ویکسینیشن، ادویات اور ان کے لیے ضروری خوراک، جیسے بھوسہ اور چارے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ حاملہ خواتین، ماؤں اور بچوں کی خصوصی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے الگ سے راحت اور دیکھ بھال کا انتظام کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کی فعال کوششوں سے راحت کاری کے کاموں میں تیزی آرہی ہے۔ جب عوام اچھے عوامی نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں تو ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ بحران کے وقت راحت اور بچاؤ کے کام بھی تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔انہوں نے بانس ڈیہ کی رکن اسمبلی محترمہ کیتکی سنگھ، بلیا شہر کے رکن اسمبلی شری دیاشنکر سنگھ اور بیریا کے رکن اسمبلی شری ہنسو رام کی جانب سے سیلاب متاثرہ علاقوں میں مسلسل کیے جا رہے راحت کاری کے کاموں کی ستائش کی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج راحت کٹ کی تقسیم کے دوران انہوں نے دیکھا کہ ہر خاندان کو تقریباً 50، 50 کلو تک سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔

کرشن جنم اشٹمی کے موقع پر بسوں کے بہتر انتظامات کی ہدایت

مسافروں سے خوش اخلاقی اور بسوں کو مکمل فٹ رکھنے پر وزیر ٹرانسپورٹ کا زور

لکھنؤ، 29 اگست۔اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) جناب دیاشنکر سنگھ نے ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے حکام کو شری کرشن جنم اشٹمی کے آنے والے تہوار کے موقع پر اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں کو منظم اور مؤثر طریقے سے چلانے کی ہدایت دی ہے۔انہوں نے ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں پر بھی زور دیا کہ وہ مسافروں کے ساتھ شائستگی سے پیش آئیں۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ گاڑیوں کو 31 اور 13 نکاتی معیارات کے مطابق فوری طور پر فزیکل اور مکینیکل ٹیسٹنگ سے گزرنا چاہیے اور ٹیسٹنگ میں جو بھی خامیاں پائی جائیں اسے فوری طور پر درست کیا جانا چاہیے۔ گاڑیاں مناسب حالت میں چلائی جائیں۔وزیر ٹرانسپورٹ نے ہدایات دی ہیں کہ گاڑیوں کو ہمیشہ آن روڈ حالت میں رکھا جائے اور 100 فیصد آپریشن کے لیے تیار رکھا جائے۔کارپوریشن کی بسوں میں سفر کرنے والے مسافروں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت کے ساتھ ساتھ بس اسٹانڈ پر بیٹھنے کے مناسب انتظامات، پینے کے پانی، قابل رسائی بیت الخلاء وغیرہ کی صفائی کے مکمل انتظامات کو یقینی بنایا جائے اور بس اسٹیشنوں میں واقع بیت الخلاء کے قریب چونے کے چھڑکاؤ کو یقینی بنایا جائے۔اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ بسوں کے شیشے ٹوٹے نہ ہوں اور سیٹیں نہ پھٹی ہوں، بسوں کو روٹ پر بھیجنے سے پہلے معائنہ/فٹنس کے ساتھ صاف ستھرا حالت میں چلایا جائے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ بس اسٹیشنوں پر تعینات تمام عملے کے ساتھ تمام ڈرائیوروں/کنڈکٹروں کو تمام مسافروں کے ساتھ شائستگی سے پیش آنے کی ہدایت دی جائے اور ڈرائیوروں/کنڈکٹروں کو وقتاً فوقتاً مسافروں کے ساتھ شائستگی سے پیش آنے کی تربیت دی جائے۔راستے میں آنے والے ہر مسافر کے ساتھ شائستگی کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور اسے بٹھا کر منزل پر اتارا جانا چاہیے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے ہدایت دی ہے کہ ایم پیز، ایم ایل ایز، عوامی نمائندوں اور معذور افراد کے لیے جب بھی ممکن ہو بس کی سیٹیں دستیاب کرائی جائیں۔ممنوعہ اشیاء اور آتش گیر مواد کو کبھی بھی بسوں میں منتقل نہیں کیا جانا چاہیے۔بسیں روٹ کے تمام بس اسٹیشنوں سے چلنی چاہئے۔ڈیوٹی کے دوران تمام ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کو یونیفارم پہننا چاہیے۔بس اسٹیشنوں پر اعلانات کا نظام ہمیشہ کام کی ترتیب میں ہونا چاہیے۔تمام بسوں میں فرسٹ ایڈ کٹس کی دستیابی کو یقینی بنائیں۔اگر بس میں سفر کرنے والے مسافر کے ذریعہ گھریلو سامان طے شدہ وزن سے زیادہ ہے، تو انہیں قواعد کے مطابق بک کیا جانا چاہیے۔

چترکوٹ میں بارش نے مچائی تباہی، مانک پور میں ڈوڈا باندھ ٹوٹا

4 گاؤں میں گھسا پانی، بردہا ندی میں طغیانی

چترکوٹ:29 اگست (پی این ایس) ضلع میں مسلسل بارش سے مانک پور تحصیل علاقے میں صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ ہفتہ کی صبح تقریباً 7 بجے ڈوڈا باندھ کا ایک حصہ ٹوٹ گیا، جس سے آس پاس کے گاووں میں تیزی سے پانی پہنچ گیا۔مدھیہ پردیش اور اتر پردیش کی سرحد کے ساتھ بہنے والی بردہا ندی بھی ابتر حالت میں ہے۔ پانی کے تیز بہاؤ کے باعث ریسکیو آپریشن روک دیا گیا ہے۔ڈوڈا باندھ کے قریب واقع ڈوڈا، چیریہا، جارومافی اور کلیان پور گاؤں شدید متاثر ہوئے ہیں۔ پانی کے بہاؤ کی وجہ سے چیریہا گاؤں میں تقریباً نصف درجن مکانات منہدم ہوگئے جس سے، بہت سے دیہاتیوں کو پناہ نہیں دی گئی۔کلیان پور کے گاؤں والوں نے بتایا کہ ان کے گھر دو سے تین فٹ گہرے پانی سے بھر گئے ہیں۔ اس سے راشن، اناج، کپڑے اور گھریلو سامان کو نقصان پہنچا ہے۔ بردہا ندی میں طغیانی آگئی ہے، کئی دیہات الرٹ ہیں۔ دیہاتیوں کو خوراک کی کمی کا بھی سامنا ہے۔دریں اثنا، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش میں مسلسل بارش اور ڈیم میں شگاف پڑنے کی وجہ سے پانی گاؤں میں سے بہہ گیا ہے، جس کی وجہ سے دریائے بردہا اوور فلو ہوگیا ہے۔ندی کا پانی گدھورہا، رانی پور اور چمروہان کے دیہات میں داخل ہو گیا ہے۔ دیہاتیوں کو خدشہ ہے کہ اگر اگلے دو تین گھنٹے تک ندی کی سطح اسی رفتار سے بڑھتی رہی تو دیہات میں سیلاب کی صورتحال سنگین ہوسکتی ہے۔ ضلع انتظامیہ صورتحال کے پیش نظر الرٹ ہے۔ سڑکوں اور پلوں پر پانی بہنے سے پولیس اور ایمبولینس خدمات متاثر ہوئی ہیں۔ تیز ہواؤں کے باعث ریسکیو آپریشن روک دیا گیا ہے۔ مارکونڈی پولیس اسٹیشن اور ہلدی ڈانڈی چوکی کی پولیس جائے وقوعہ پر تعینات ہے اور گاؤں والوں کو تیز بہہ جانے والی سڑکوں کو عبور کرنے یا گہرے پانی میں جانے سے روک رہی ہے۔

قومی یوم کھیل پر دوستانہ والی بال مقابلہ

ڈے اسکالرز ٹیم فاتح، کھیلوں کو طلبہ کی شخصیت سازی کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا

لکھنؤ، 29 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں قومی یوم کھیل کے موقع پر ڈے اسکالرز اور رہائشی طلبہ والی بال ٹیم کے درمیان دوستانہ میچ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میچ کا افتتاح یونیورسٹی کے رجسٹرار وکاس اور ڈین آف کامرس، ڈاکٹر سید حیدر علی نے کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے افسران، اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کرتے ہوئے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اس میچ میں دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل صلاحیت، نظم و ضبط اور کھیل کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ ایک سنسنی خیز مقابلے میں ڈے اسکالرز والی بال ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک اچھے اسکور سے کامیابی حاصل کی اور دوستانہ میچ کی فاتح قرار پائی۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار جناب وکاس نے فاتح ڈے اسکالرز والی بال ٹیم کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ کھیل طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ کھیلوں میں شرکت بھی طلبہ کی جسمانی صحت، ذہنی تندرستی اور خود اعتمادی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کھیلوں کے ذریعے طلبہ میں نظم وضبط، ٹیم ورک، قیادت، باہمی تعاون اور کھیل کے جذبے جیسی مثبت اقدار پروان چڑھتی ہیں۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ باقاعدگی سے کھیلوں میں حصہ لیں اور صحت مند و فعال طرزِ زندگی کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے قومی یوم کھیل کے موقع پر اس طرح کے دوستانہ مقابلوں کے انعقاد کو طلبہ میں باہمی ہم آہنگی، اخوت اور مثبت مسابقت کے جذبے کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ پروفیسر حیدر علی نے بھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ کھیل طلبہ کی تعلیمی زندگی کا اہم حصہ ہیں اور ان کے ذریعے طلبہ میں صحت مند مسابقت، نظم وضبط اور ٹیم ورک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے دوستانہ مقابلے طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں باہمی تعاون، اعتماد اور اتحاد کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی عمدہ کارکردگی کو سراہتے ہوئے مستقبل میں بھی اس طرح کے کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد پر زور دیا۔ اس دوستانہ میچ کا انعقاد کوارڈینیٹر اور شعبۂ فزیکل ایجوکیشن ڈاکٹر محمد شارق کی نگرانی میں ہوا اور اس میں ریفری کی ذمہ داری کو مدثر علی نے انجام دیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر منہاج حسین، ڈاکٹر ابھے کرشنا، آفرین فاطمہ، ڈاکٹر رام جیت سنگھ یادو کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود رہے۔

بچوں کے سامنے بیوی کا گلا گھونٹا، پھندے پر لٹکا کر رچی خودکشی کی سازش

مرادآباد:29 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کے مرادآباد میں ایک عورت کے قتل کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ مینا ٹھیر تھانہ علاقہ کے تہار پور گاؤں میں 25 سالہ ہما کی موت ہوگئی۔ الزام ہے کہ اس کے شوہر فاضل نے گھریلو تنازعہ کے بعد اس کا قتل کردیا۔ اہل خانہ کے مطابق میاں۔بیوی کے درمیان طویل وقفہ سے تنازعہ چل رہا تھا۔ فاضل ہما پر شک کرتا تھا اور مارپیٹ بھی کرتا تھا۔ واقعہ کی رات ہما کے بغیر بتائے گھر سے باہر جانے کو لے کر دونوں میں تنازعہ ہوا۔ الزام ہے کہ اگلے دن اگلے دن فاضل نے اس کی لاٹھی۔ڈنڈوں سے پٹائی کر دی۔ بچوں کے سامنے قتل، پھر رچی خودکشی کی کہانی: بتایا گیا ہے کہ واردات کے وقت جوڑے کے تینوں بچے وہاں موجود تھے۔ انھوں نے ماں کو بچانے کیلئے فریاد لگائی لیکن ملزم نہیں رکا۔ الزام ہے کہ قتل کے بعد لاش کو پھندے سے لٹکا دیا تاکہ معاملہ خودکشی کا لگے۔ بچوں کو بھی کسی کو کچھ بتانے کیلئے دھمکایا۔ اس کے بعد فاضل خود تھانہ پہنچا اور بیوی کے خودکشی کرنے کی بات بتائی۔ حالانکہ موقع پر پہنچے مائیکہ والوں نے ہما کے جسم پر چوٹ کے نشان ملے۔

اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ میں ملک میں سرفہرست: کیشو

زراعت پر مبنی صنعتوں کی توسیع سے کسانوں کی آمدنی، روزگار اور ریاست کی معیشت کو ایک نئی تحریک ملے گی

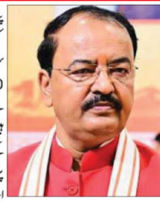

لکھنؤ، 29 اگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے، زراعت پر مبنی صنعتوں کی حوصلہ افزائی، کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور وسیع پیمانے پر روزگار پیدا کرنے کے لیے اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کو مؤثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پالیسی کے مثبت نتائج اب واضح طور پر نظر آرہے ہیں۔ سرمایہ کاری کی تجاویز کی فوری اور شفاف پروسیسنگ ریاست کی فوڈ پروسیسنگ صنعتوں میں سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مسلسل مضبوط کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے یقین ظاہر کیا کہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے مؤثر نفاذ سے ریاست میں سرمایہ کاری، صنعتی ترقی، زرعی قدر میں اضافے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کے اہداف کو نئی تحریک ملے گی اور اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ کی اہم ریاستوں میں اپنی مضبوط شناخت قائم کر رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ انتہائی حوصلہ افزا ہے کہ ریاست کے نوجوان روایتی اور آبائی پیشوں سے آگے بڑھ کر جدید فوڈ پروسیسنگ صنعتوں کے قیام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ مزید برآں، خواتین کاروباری اس شعبے میں تیزی سے سرمایہ کاری کر رہی ہیں، جو ریاست میں کاروباری اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے اچھا اشارہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ صنعتوں کے لیے تیزی سے ایک محفوظ، سازگار اور پرکشش سرمایہ کاری کی منزل کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ، حکومت اتر پردیش، جناب بی ایل۔ مینا نے بتایا کہ نائب وزیر اعلیٰ کی قابل رہنمائی میں اتر پردیش میں فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے سرمایہ کاروں کا جھکاؤ تیزی سے بڑھا ہے۔ فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں یونٹیں قائم کرنے کے معاملہ میں، اتر پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے ذریعے، 579 یونٹ قائم کی گئی ہیں، جن کی اوسط لاگت 4 کروڑ روپے فی یونٹ ہے۔ رام پور اور بریلی میں پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ ہب، کانپور، وارانسی اور گورکھپور میں بسکٹ اور نمکین ہب، بارہ بنکی میں کھانے کے لیے تیار پھل اور سبزیوں کا پلانٹ، امیٹھی میں مویشیوں کے لیے ایک مرتکز فیڈ (اناج) پروڈکشن یونٹ، اناؤ میں پولٹری فیڈ کی پیداوار، اور فلوٹنگ فش فیڈ کی پیداوار۔ ان کوششوں سے تقریباً 15000 کروڑ کی سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ اتر پردیش کے تقریباً 200 نوجوان، جو بیرون ملک کام کر رہے تھے، نے ریاست میں اپنے کاروبار قائم کیے ہیں۔ اتراکھنڈ، بہار، گجرات اور راجستھان کے تاجروں نے بھی ریاست میں فوڈ پروسیسنگ پلانٹ قائم کیے ہیں۔ پودے، اچار، جوس، میکرونی، پاستا، کھانے کے لیے تیار، پھل/شہد، مونگ پھلی اور گڑ کی مصنوعات، آئس کریم اور آئس کریم کونز، برآمد کے لیے چکوری، کاجو/ ہلدی/ مسالا/ ہینگ/ پروٹین/سبزیوں کے تیل کی مصنوعات کی خریداری کے ذریعے 4 لاکھ سے زیادہ کسانوں کی پیداوار کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔ جاپان، چین، آسٹریلیا، خلیجی ممالک، امریکہ وغیرہ میں بسکٹ، گودا، سبزیوں کی مصنوعات، شہد کی مصنوعات اور چکوری کو برآمد کرنے سے برآمدات میں تقریباً 5000 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے اور ریاست دوسرے نمبر پر آگئی ہے۔

کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج میں ٹیچرز ٹریننگ پروگرام

لکھنؤ۔ پریس ریلیز 29 اگست۔کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج، لکھنؤ میں کالج کے منیجر جناب سید ناوید احمد صاحب کی قابل رہنمائی اور سرپرستی میں اور پرنسپل پروفیسر ثما خواجہ صاحبہ کی قیادت اور سربراہی میں، کیریئر کاؤنسلنگ اینڈ پلیسمنٹ سیل، اور شعبہ انگریزی، کرامت کالج نے ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز (اے ایم پی) کے تعاون سے 29 اگست 2026 کو ایک روزہ ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا جس کا اہتمام آٹیکولیٹ امپیکٹ: ماسٹرنگ لینگویج اینڈ کمیونیکیشن" پر کیا گیا۔ اساتذہ کے اس تربیتی پروگرام کا مقصد اساتذہ کو بااختیار بنانا، ان کی زبان کی مہارت اور مواصلات کی مہارت کو بڑھانا ہے۔ کثیر لسانی انگریزی اور فرانسیسی معلم سرٹیفائیڈ TEF/DELF ایگزامینر، جناب شہاب الدین عثمانی، انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسرز، کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ، ڈاکٹر عائشہ انور وارثی، اور ڈاکٹر نائلہ احمد سہیل مہمان مقرر تھے۔ اس تربیت نے اساتذہ کو ایک انٹرایکٹو پلیٹ فارم مہیا کیا، جس سے انہیں جدید کلاس رومز میں انٹرایکٹو تدریسی طریقوں کا عملی استعمال تیار کرنے میں مدد ملی۔ شہر اور آس پاس کے علاقوں کے تقریباً 12 اداروں کے اساتذہ نے ورکشاپ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مغربی اتر پردیش میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی ایس پی: راجندر چوہدری

سہارنپور، 29 اگست (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ایم ایل اے اور چیف قومی ترجمان راجندر چوہدری نے دعویٰ کیا کہ مغربی اتر پردیش میں ایس پی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت سے لوگ اکتا چکے ہیں اور اب ایس پی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ مسٹر چوہدری نے کہا کہ وہ ایسا اکیلے باحیات جاٹ لیڈر ہیں، جنہیں چوہدری چرن سنگھ نے سال 1974 میں لوک دل کے ٹکٹ پر اسمبلی الیکشن لڑایا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے سیاست کی شروعات ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے ساتھ سماج وادی یوجن سبھا سے کی تھی۔ لوہیا نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوہیا سے کئی بار ملے، لیکن اس وقت وہ 12 ویں کلاس کے طالب علم تھے اور لوہیا انہیں ذاتی طور پر ٹھیک سے نہیں جانتے پہچانتے تھے۔ ان کے ساتھ کام کرنے والوں میں ستیہ پال ملک بھی شامل تھے، جو بعد میں جموں و کشمیر کے گورنر بنے۔ بنیادی طور پر غازی آباد کے رہائشی راجندر چوہدری، چوہدری چرن سنگھ کے قابلِ اعتماد لوگوں میں شامل رہے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 1977 میں چرن سنگھ نے انہیں جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر غازی آباد سے اسمبلی الیکشن لڑایا، جس میں وہ ایم ایل اے منتخب ہوئے۔ بعد میں چوہدری اجیت سنگھ کے دور میں وہ ملائم سنگھ یادو کے ساتھ آگئے اور تب سے ایس پی میں بنے ہوئے ہیں۔ اکھلیش یادو حکومت میں وہ خوراک و رسد اور جیل خانہ جات جیسے اہم محکموں کے کابینہ وزیر بھی رہے۔ مسٹر چوہدری نے کہا کہ گزشتہ دنوں انہیں دل کا دورہ پڑا تھا، لیکن اب وہ مکمل طور پر صحت مند ہیں اور پارٹی کا کام کاج دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت پر بدعنوانی بڑھنے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت سے اکتائی ہوئی عوام اب ایس پی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے۔

دہلی پبلک اسکول، ایلڈیکو میں منایا گیا قومی کھیل کا دن

لکھنؤ: دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس)، ایلڈیکو، لکھنؤ میں قومی کھیل کا دن ※ (نیشنل اسپورٹس ڈے) نہایت جوش وخروش اور کھیل کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ یہ دن ہندوستان کے عظیم ہاکی کھلاڑی میجر دھیان چند کے یومِ پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر منعقدہ خصوصی اسمبلی میں طلباء کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کھیلوں، جسمانی صحت، نظم وضبط، ٹیم ورک اور مستقل مزاجی کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ پروگرام پرنسپل محترمہ گنجن ساہنی کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا۔ انہوں نے طلباء کو کھیلوں میں فعال طور پر حصہ لینے اور جسمانی صحت کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا اہم حصہ بنانے کی ترغیب دی۔ ان کی حوصلہ افزا باتوں نے طلباء میں نظم وضبط اور مثبت کھیل کے جذبے کے تئیں نیا جوش بھر دیا۔ اس تقریب کی اہم کشش کراس کنٹری ریس ※ رہی، جس میں مختلف عمر کے طلباء نے بڑے جوش کے ساتھ حصہ لیا۔ نوجوان دلاوروں نے بہترین برداشت، عزم اور کھیل کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ اس دوڑ نے طلباء کو اپنی صلاحیتوں کو پرکھنے اور صحت مند مقابلے کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اسمبلی کے دوران اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ کھیل تعلیم کا ایک اہم حصہ ہیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے طلباء میں خود اعتمادی، صبر، قیادت کی صلاحیت اور نظم وضبط جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ تقریب کا اختتام تمام مشارکین اور اساتذہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ہوا۔ ڈی پی ایس ایلڈیکو میں یہ دن صحت، عزم اور کھیلوں کے جذباتی جشن کے طور پر یادگار رہا۔

مرادآباد میں سابق راشن ڈیلر کی نالے سے مشتبہ حالات میں لاش ملنے سے سنسنی

مرادآباد، 29 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے مرادآباد دیہات علاقے میں سابق راشن ڈیلر کی مشتبہ حالات میں لاش ملنے سے سنسنی پھیل گئی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ واقعہ مرادآباد دیہات کے ٹھاکردوارہ سرکل کے بھگت پور تھانہ علاقے کا ہے۔ پٹیا نگلا گاؤں کے رہائشی 65 سالہ سابق راشن ڈیلر عجب سنگھ جمعہ کی شام سے لاپتہ تھے۔ ہفتہ کی صبح ان کی لاش گاؤں کے قریب پانی سے بھرے نالے سے ملی۔ واقعات کے مطابق پٹیا نگلا گاؤں میں ہفتہ کی صبح سڑک کے کنارے واقع نالے میں لاش ملنے کی اطلاع سے ہڑکمپ مچ گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھگت پور تھانہ پولیس فارنسک ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچی اور جائے وقوعہ کا باریکی سے معائنہ کر کے ضروری ثبوت اکٹھے کیے۔ اس کے بعد لاش کو نالے سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ اہلِ خانہ کے مطابق عجب سنگھ اپنے خاندان کے ساتھ گاؤں سے تقریباً 700 میٹر دور کھیت میں بنے مکان میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے انل نے بتایا کہ جمعہ کی شام تقریباً ساڑھے پانچ بجے عجب سنگھ روزانہ کی طرح گاؤں کی طرف ٹہلنے نکلے تھے۔ دیر رات تک واپس نہ لوٹنے پر اہل خانہ نے ان کی کافی تلاش کی، لیکن کوئی سراغ نہیں ملا۔ ہفتہ کی صبح تقریباً 10 بجے عجب سنگھ کے چچازاد بھائی ونیت بائیک سے کھاد لے کر کھیت کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں کھاد کا بورا گر جانے پر وہ اسے اٹھانے کے لیے رکے۔ اسی دوران ان کی نظر سڑک کے کنارے پڑی ایک چپل اور پاس کے نالے میں پڑی لاش پر گئی۔

میمو ٹرین پر پتھراؤ کے معاملے میں دو نابالغوں سمیت چھ گرفتار

بھدوہی، 29 اگست (یو این آئی) نارتھ ایسٹرن ریلوے کے وارانسی-پریاگ راج ریل سیکشن پر اہیمن پور ہالٹ کے قریب میمو ٹرین پر پتھراؤ کرنے کے معاملے میں ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) اور گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) نے ہفتہ کے روز دو نابالغوں سمیت چھ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ ریلوے پولیس کے مطابق 28 اگست کو گاڑی نمبر 65113 میمو ٹرین اہیمن پور ہالٹ کے قریب سے گزر رہی تھی، تبھی کچھ نوجوانوں نے ٹرین پر پتھراؤ کر دیا۔ واقعے کی ایک مسافر نے ویڈیو بنالی تھی، جو بعد میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد ریلوے انتظامیہ نے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تفتیش شروع کی۔ پولیس نے بتایا کہ جمعہ کے روز مقدمہ درج کیے جانے کے بعد ہفتہ کو آر پی ایف پریاگ راج رام باغ کے انچارج انسپکٹر دیا شنکر یادو اور جی آر پی گیان پور روڈ چوکی انچارج آنند کمار کی قیادت میں مشترکہ ٹیم نے اہیمن پور ہالٹ کے قریب سے ملزمان کو اس وقت گرفتار کیا، جب وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت کرشنا کمار عرف کرشنا یادو (20)، ابھشیک پرجاپتی (18)، آدرش کمار پرجاپتی (18)، آدتیہ گپتا (18) اور دو نابالغوں کے طور پر ہوئی ہے۔ تمام ملزمان بھدوہی ضلع کے اوراِئی تھانہ علاقے کے مختلف دیہات کے رہائشی بتائے گئے ہیں۔